يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

خطبات محمود

جلد:۴

افادات

حضرت مولانا مفتی محمود حافظ جی ابن مولانا سلیمان صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک، گجرات، ہند

ناشر

ایکتا ایجوکیشن اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ

گودھرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	خطباتِ محمود
جلد	دوم
ازافادات	حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم
ضبط وترتیب وکمپوزنگ	مفتی عمران صاحب مولدھرا، مفتی ومدرس جامعہ دارالاحسان نواپور مولوی، مفتی محمد اویس کنجری، فاضل جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
سیٹنگ	مولوی، مفتی محمد اویس کنجری، فاضل جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
اشاعت اول	۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۴ء

ملنے کے پتے

Idara-e-Siddiq Dabhel, 396415 Navsari, gujarat Mo. 9913319190	Molana Ubaidullah Hafezi Nazim Jamea-Darul-Ehsan, Navapur. Didt: Nandurbar, Maharastra Mo. 09377013828
Majlise Mahmud Badi Masjid, Momnavad, Salabatpura, Surat Mo. 9979582212	Qari Irfan Godhravi Jamea-Darul-Ehsan, Makki Masjid Bardoli, Dist: Surat Mo. 9904074468

ہال سیل کے لئے تجار حضرات ان سے رابطہ کریں

Molana Yusuf Bhana Aasnavi
Simlak, Aasna
Mo. 09824096267
Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

اجمالی فہرست

۱	﴿آج کے مسلمانوں کے حالات﴾	
۲	﴿حضرت ابراہیمؑ کا اپنی قوم کو دعوت دینا﴾	
۳	﴿ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)﴾ (قسط اول)	
۴	﴿ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)﴾ (قسط دوم)	
۵	﴿درود شریف کی فضیلت﴾ (قسط اول)	
۶	﴿درود شریف کی فضیلت﴾ (قسط دوم)	

فہرست

صفحہ	عنوان	شمار
۱۲	﴿پیش خدمت﴾	☆
۱۹	﴿تقریظ﴾	☆
۲۲	**﴿میرے اکابر نے مجھے تقریر کرنا سکھایا﴾**	☆
۲۳	﴿عوامی مجمع میں تقریر کی ابتداء﴾	
۲۳	﴿میری فارسی کی ابتداء اور جامعہ میں داخلہ﴾	
۲۴	﴿ابتداءً تقریر سیکھنے والے طلباء کے لئے ہدایات﴾	
۲۷	﴿طلباء کو اپنے اساتذہ کے مشورہ سے کتابیں خریدنی چاہیے﴾	
۲۷	﴿پرسنل لاءتحریک کے چند فوائد﴾	
۲۷	﴿ہماری باتیں دوسروں تک پہنچانے کے دو مضبوط ذریعہ﴾	
۲۸	﴿مضامین کی ترتیب میں اساتذہ کی رہبری﴾	
۲۸	﴿میرے استاذ محترم کا احسان﴾	
۲۹	﴿حضرت مہتمم صاحبؒ کی عنایت اور حوصلہ افزائی﴾	
۳۰	﴿چھوٹوں کو آگے بڑھانا چاہیے﴾	
۳۰	﴿جامعہ میں اناؤنسری﴾	
۳۲	﴿اناؤنسری کے متعلق کچھ ضروری باتیں﴾	
۳۲	﴿اناؤنسری کا مقصد﴾	
۳۳	﴿مہمانوں کا تعارف﴾	

	﴿خطیب العصر حضرت مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کا مفید مشورہ﴾	۳۳
	﴿بیان کے متعلق بندہ کی ایک رائے﴾	۳۴
	﴿تقریر سیکھنے والے منتہی طلباء کے لئے ہدایات﴾	۳۵
	﴿بیان میں مجمع کی رعایت بھی ضروری ہے﴾	۳۵
	﴿اونچی اردو کے متعلق ایک واقعہ﴾	۳۵
	﴿تقریر میں عمدہ اشعار بھی ضروری ہے﴾	۳۶
	﴿تقریر میں وقت کا لحاظ کرنا از حد ضروری ہے﴾	۳۶
	﴿طویل تقریر کے متعلق ایک سبق آموز واقعہ﴾	۳۷
	﴿دوسرا واقعہ﴾	۳۷
	﴿حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقیؒ کا عجیب ملفوظ﴾	۳۷
	﴿تقریر میں موقع اور محل کی رعایت﴾	۳۷
	﴿مستورات کے بیان میں احتیاط ضروری ہے، اور ایک واقعہ﴾	۳۸
	﴿ایک تجربے کی بات﴾	۳۸
	﴿بیان سے پہلے کی نہایت ہی اہم ہدایت﴾	۳۹
	﴿بیان کے دوران تلاوت کے متعلق ایک خاص ہدایت﴾	۴۰
	﴿مشہور صحافی شورش کاشمیری کی خطابت کے بارے میں کچھ اہم باتیں﴾	۴۱
۱	**﴿آج کے مسلمانوں کے حالات﴾**	۴۳
۱	﴿مسلمانوں کے عجیب حالات﴾	۴۶
۲	﴿مسلمانوں پر حالات آنے کی وجہ سے بے چینی کا ہونا ایمان کی علامت ہے﴾	۴۶

۳	﴿مسلمانوں کی تکلیف سے بے چینی کا نہ ہونا ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے﴾	۴۷
۴	﴿حالات آنے کی وجوہات﴾	۴۷
۵	﴿پہلی وجہ گناہ﴾	۴۷
۶	﴿ایک بزرگ کا عجیب الہام﴾	۴۸
۷	﴿اعمال اور حالات کے متعلق ایک سمجھنے کی مثال﴾	۴۹
۸	﴿ہمیشہ حالات گناہوں کی وجہ سے نہیں آتے﴾	۵۰
۹	﴿دوسری وجہ﴾	۵۱
۱۰	﴿ایک بزرگ کا عجیب فرمان﴾	۵۱
۱۱	﴿حضرت یوسف علیہ السلام پر حالات آئے﴾	۵۲
۱۲	﴿حالات آنے کی تیسری وجہ﴾	۵۲
۱۳	﴿ایک وظیفہ﴾	۵۳
۱۴	﴿چار عادت جس کی وجہ سے جنت میں گھر بن جاوے﴾	۵۴
۱۵	﴿ایک صحابی کا عجیب قصہ﴾	۵۴
۱۶	﴿ہر مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھو﴾	۵۴
۱۷	﴿مصیبت کے آنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعام﴾	۵۵
۱۸	﴿ایک دعاء کی عجیب فضیلت﴾	۵۵
۱۹	﴿حالات آنے کی چوتھی وجہ﴾	۵۶
۲۰	﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حالات﴾	۵۶
۲۱	﴿آپ ﷺ پر حالات طائف میں﴾	۵۷

نمبر	عنوان	صفحہ
۲۲	﴿تکلیف کے بعد دو انعام ملے﴾	۵۷
۲۳	﴿ایک عجیب وغریب واقعہ﴾	۵۸
۲۴	﴿دوسرا انعام﴾	۵۹
۲۵	﴿حمل کے وقت عورت کی تکلیف﴾	۵۹
۲۶	﴿ولادت کے وقت عورت کو تکلیف﴾	۶۰
۲۷	﴿شہید عورت﴾	۶۰
۲۸	﴿عورت کو تکلیف کے بعد بچہ کی شکل میں نعمت﴾	۶۰
۲۹	﴿ان حالات کے بعد ایک انعام﴾	۶۱
۳۰	﴿حضرت یوسف علیہ السلام کی مظلومیت﴾	۶۱
۳۱	﴿غیر کا مسلمانوں سے مقصد﴾	۶۲
۳۲	﴿مصر میں قحط کے وقت........﴾	۶۳
۳۳	﴿ایک عجیب حدیث﴾	۶۳
۳۴	﴿حالات سے حفاظت کی دعاء کرنی چاہیے﴾	۶۴
۳۵	﴿ایک عجیب واقعہ﴾	۶۴
۳۶	﴿عبرت کا مقام﴾	۶۷
۳۷	﴿فتنے کے زمانہ میں کیا کرنا چاہیے﴾	۶۸
۲	**﴿حضرت ابراہیمؑ کا اپنی قوم کو دعوت دینا﴾**	۷۱
۳۸	﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کا قوم کو دعوت دینا﴾	۷۳
۳۹	﴿قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ستانا﴾	۷۴

۴۰	اس آیت کا فائدہ	۷۵
۴۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی استقامت	۷۵
۴۲	نیک کام میں دوسرے کی مدد کرنی چاہیے نہ کہ برے کام میں	۷۶
۴۳	گھر والوں کی اصلاح	۷۶
۴۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت	۷۷
۴۵	اس دور کی ہجرت	۷۸
۴۶	برکت والا ملک، ملک شام	۷۹
۴۷	ملک شام کی برکت کا ایک راز	۷۹
۴۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بیوی سے محبت چند وجوہات سے تھیں	۸۰
۴۹	دوسری وجہ	۸۰
۵۰	تیسری وجہ	۸۱
۵۱	ایک غلط سوچ کی اصلاح	۸۱
۵۲	چوتھی وجہ	۸۱
۵۳	دنیا کی سب سے زیادہ حسین عورت	۸۱
۵۴	دوسرے نمبر کی خوبصورت عورت	۸۲
۵۵	پانچویں وجہ	۸۲
۵۶	”سینان“ بادشاہ کی بری عادت	۸۲
۵۷	ضرورت کے وقت توریہ کرنا جائز ہے	۸۳
۵۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصوصی دعاء میں	۸۴
۵۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام اول اللہ تعالیٰ نے عجیب بنایا تھا	۸۵

۶۰	﴿اللہ تعالیٰ کے نبی کے دل میں اُمتی کے بارے میں شک آنا بڑی تباہی کا ذریعہ ہے﴾	۸۲
۶۱	﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد﴾	۸۶
۶۲	﴿حضرت سارہؓ کی دعاء﴾	۸۷
۶۳	﴿مجبوری کے وقت کیا کرنا چاہیے﴾	۸۷
۶۴	﴿حضرت سارہؓ کی دعاء کی برکت﴾	۸۸
۶۵	﴿گناہ کی عادت جلدی چھوٹتی نہیں ہے﴾	۸۹
۶۶	﴿بادشاہ کی دوسری مرتبہ گرفت﴾	۸۹
۶۷	﴿بادشاہ کا حضرت سارہ کو انعام دینا﴾	۹۱
۶۸	﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضرت ہاجرہ سے شادی﴾	۹۳
۶۹	﴿ایک گناہ سے بچنے کی برکت﴾	۹۳
۷۰	﴿کسی کو گناہ سے عار نہ دلاؤ﴾	۹۴
۷۱	﴿کسی مسلمان کے عیب کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے﴾	۹۵
۷۲	﴿شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی نصیحت﴾	۹۵
۷۳	﴿دوسروں کو دھوکہ دینے سے بچو﴾	۹۶
۷۴	﴿دوسروں کو دھوکہ دینے سے بچو﴾	۹۷
۴	**﴿ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)﴾ (قسط اول)**	۹۹
۷۵	﴿پہلی قسم﴾	۱۰۲
۷۶	﴿اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی قسم کھانا﴾	۱۰۲

۷۷	﴿ہم صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتے ہیں﴾	۱۰۳
۷۸	﴿گناہ کے کام کی قسم﴾	۱۰۳
۷۹	﴿اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم مت کھاؤ﴾	۱۰۳
۸۰	﴿دوسری قسم﴾	۱۰۴
۸۱	﴿تیسری قسم﴾	۱۰۴
۸۲	﴿شاہد سے مراد﴾	۱۰۴
۸۳	﴿چوتھی قسم﴾	۱۰۵
۸۴	﴿مشہود سے مراد﴾	۱۰۵
۸۵	﴿عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت﴾	۱۰۵
۸۶	﴿یہ واقعہ کب ہوا؟﴾	۱۰۶
۸۷	﴿برے لوگوں سے بچنا چاہیے﴾	۱۰۶
۸۸	﴿ہماری دینی بہنوں کی حالت﴾	۱۰۷
۸۹	﴿جادوگر کی ایک درخواست لڑکے کے بارے میں﴾	۱۰۸
۹۰	﴿اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام اور اس کی کتاب کی نورانیت﴾	۱۱۰
۹۱	﴿ہمیں اپنے بچوں کے time table کی خاص فکر کرنی چاہیے﴾	۱۱۱
۹۲	﴿بچوں کو اللہ تعالیٰ کا ولی بنانے کا طریقہ﴾	۱۱۲
۹۳	﴿بچوں کے بارے میں ہماری ایک بری عادت﴾	۱۱۲
۹۴	﴿خادمِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات﴾	۱۱۲
۹۵	﴿میاں جی نور محمد جھنجھانوی کے ذکر اور صحبت کی برکت﴾	۱۱۴
۹۶	﴿معصوم بچہ کے سامنے دو چیزیں﴾	۱۱۵

۹۷	﴿امتحان کا ایک عجیب موقع﴾	۱۱۶
۹۸	﴿جنگ بدر میں آپ ﷺ کا کنکر پھینکنا﴾	۱۱۷
۹۹	﴿آپ ﷺ کی عجیب شان﴾	۱۱۷
۱۰۰	﴿آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ کی دوسری مثال﴾	۱۱۸
۱۰۱	﴿ہم بہت خوش نصیب ہیں﴾	۱۱۸
۱۰۲	﴿ایک اور خوش نصیبی کی بات﴾	۱۱۹
۱۰۳	﴿پچاس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾	۱۲۰
۱۰۴	﴿آپ ﷺ کا معجزہ﴾	۱۲۰
۱۰۵	﴿اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے جانور مرگیا﴾	۱۲۰
۱۰۶	﴿اللہ تعالیٰ کو پیارے نام﴾	۱۲۱
۱۰۷	﴿بچوں کو سکھانے کی بات﴾	۱۲۲
۱۰۸	﴿مکہ میں افطاری کے وقت عرب بچوں کی خدمت﴾	۱۲۲
۱۰۹	﴿جنت کمانے کا بہت آسان راستہ﴾	۱۲۳
۱۱۰	﴿بادشاہ کے ایک اندھے آدمی کا واقعہ﴾	۱۲۳
۱۱۱	﴿اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پر ظلم﴾	۱۲۴
۴	﴿ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)﴾ (قسط دوم)	۱۲۷
۱۱۲	﴿معصوم بچہ کو قتل کرنے کی بادشاہ کی سازش﴾	۱۳۰
۱۱۳	﴿ایمان کے خاطر بھی دشمنی ہوتی ہے﴾	۱۳۰
۱۱۴	﴿بچہ کو پہاڑ پر لے جانا﴾	۱۳۱

۱۱۵	﴿بچہ کو قتل کرنے کا دوسرا پلان﴾	۱۳۲
۱۱۶	﴿دعاء کی برکت سے مصیبت دور ہو جاتی ہے﴾	۱۳۲
۱۱۷	﴿بچہ نے اپنے قتل کا طریقہ خود بتایا﴾	۱۳۳
۱۱۸	﴿بچہ کی شہادت اور اس کی برکت﴾	۱۳۴
۱۱۹	﴿ایمان قربانی سے پھیلتا ہے﴾	۱۳۵
۱۲۰	﴿بادشاہ کا خندق کھدوانا﴾	۱۳۶
۱۲۱	﴿اللہ تعالیٰ کی دو زبردست نصیحتیں﴾	۱۳۸
۱۲۲	﴿ایک خوشی کی بات﴾	۱۳۸
۱۲۳	﴿بارہ ہزار مسلمانوں کو جلا دیا﴾	۱۳۹
۱۲۴	﴿ایک عورت کا پیچھے ہٹنا اور چھوٹے بچہ کا بولنا﴾	۱۳۹
۱۲۵	﴿اللہ تعالیٰ کی مسلمانوں کے ساتھ مدد﴾	۱۴۰
۱۲۶	﴿اللہ تعالیٰ کی مہربانی﴾	۱۴۱
۱۲۷	﴿توبہ نہ کرنے اور ایمان نہ لانے پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ﴾	۱۴۲
۱۲۸	﴿ایک عجیب بات﴾	۱۴۳
۱۲۹	﴿اس پوری سورت میں ہماری لئے بڑی نصیحت کی باتیں ہیں﴾	۱۴۵
۱۳۰	﴿ایک نصیحت﴾	۱۴۵
۱۳۱	﴿بچوں کی تربیت کی بچپن ہی میں فکر کرنی چاہیے﴾	۱۴۶
۱۳۲	﴿تربیت اولاد کے بارے میں ایک حدیث﴾	۱۴۷
۱۳۳	﴿دوسری حدیث﴾	۱۴۸
۱۳۴	﴿تیسری حدیث﴾	۱۴۸

۱۳۵	﴿چوتھی حدیث﴾	۱۴۸
۱۳۶	﴿پانچویں حدیث﴾	۱۴۸
۱۳۷	﴿چھٹی حدیث﴾	۱۴۹
۱۳۸	﴿ساتویں حدیث﴾	۱۴۹
۱۳۹	﴿آٹھویں حدیث﴾	۱۴۹
۱۴۰	﴿نویں حدیث﴾	۱۵۰
۱۴۱	﴿دسویں حدیث﴾	۱۵۰
۱۴۲	﴿گیارہویں حدیث﴾	۱۵۰
۱۴۳	﴿بارہویں حدیث﴾	۱۵۰
۵	﴿درود شریف کی فضیلت﴾ (قسط اول)	۱۵۳
۱۴۴	﴿حوض کوثر اور اس کے مستحق﴾	۱۵۶
۱۴۵	﴿کوثر کے پانی میں بڑی خوبی﴾	۱۵۶
۱۴۶	﴿حوض کوثر کی باتیں﴾	۱۵۷
۱۴۷	﴿عجیب حدیث﴾	۱۵۹
۱۴۸	﴿خوشی حاصل کرنے کا بہترین نسخہ﴾	۱۵۹
۱۴۹	﴿درور شریف کی برکت سے اعمال پاک ہونگے﴾	۱۶۰
۱۵۰	﴿نماز کے اخیر میں درور شریف کیوں؟﴾	۱۶۰
۱۵۱	﴿درود شریف کی برکت سے دعاء قبول ہوگی﴾	۱۶۱
۱۵۲	﴿درود شریف کی برکت سے اللہ تعالی راضی ہونگے﴾	۱۶۱

۱۵۳	﴿درود شریف کی برکت سے خیرات وصدقہ کا ثواب﴾	۱۶۲
۱۵۴	﴿ایک عجیب واقعہ﴾	۱۶۲
۱۵۵	﴿مرحومین کو درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرے﴾	۱۶۴
۱۵۶	﴿حضرت شبلیؒ کا واقعہ﴾	۱۶۵
۱۵۷	﴿درود شریف قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے﴾	۱۶۶
۱۵۸	﴿حضرت ابوالفضل قومائی پر آپ ﷺ کا سلام﴾	۱۶۷
۱۵۹	﴿درود شریف کی برکت سے پل صراط پر حفاظت﴾	۱۶۸
۱۶۰	﴿عبرت خیز واقعہ﴾	۱۷۰
۱۶۱	﴿سود کا وبال﴾	۱۷۰
۱۶۲	﴿درود شریف کی برکت سے عذاب سے حفاظت﴾	۱۷۱
۱۶۳	﴿سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾	۱۷۱
۱۶۴	﴿درود شریف کی برکت سے آپ ﷺ کی مبارک بادی ملی﴾	۱۷۳
۶	﴿درود شریف کی فضیلت﴾ (قسط دوم)	۱۷۵
۱۶۵	﴿جمعہ کا دن چمکتا ہوا دن ہے﴾	۱۷۷
۱۶۶	﴿اعمال قبول ہوجائے اس کی دعاء کرتے رہنا چاہیے﴾	۱۷۸
۱۶۷	﴿عمل قبول ہونے کی علامت﴾	۱۷۹
۱۶۸	﴿درود شریف اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو ہی جاتا ہے﴾	۱۷۹
۱۶۹	﴿ایک عمل ایسا ہے جو خود اللہ تعالیٰ کرتے ہیں﴾	۱۸۰
۱۷۰	﴿ایک درود شریف کی برکت سے چالیس نعمتیں﴾	۱۸۱

۱۷۱	﴿عجیب حدیث﴾	۱۸۱
۱۷۲	﴿قیامت کے دن حضرت نبی کریم ﷺ کے قریب جگہ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے﴾	۱۸۲
۱۷۳	﴿درود شریف راحت وسکون کا ذریعہ ہے﴾	۲۸۲
۱۷۴	﴿درود شریف کی برکت سے ہمارا اکرام﴾	۱۸۳
۱۷۵	﴿آپ ﷺ قبر میں زندہ ہے﴾	۱۸۳
۱۷۶	﴿شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا واقعہ﴾	۱۸۴
۱۷۷	﴿میرے گھر کی سعادت﴾	۱۸۵
۱۷۸	﴿حضرت مدنیؒ کے تبرکات﴾	۱۸۶
۱۷۹	﴿درور شریف کے فوائد﴾	۱۸۷
۱۸۰	﴿روزانہ پچاس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾	۱۸۷
۱۸۱	﴿بیماری سے شفاء کے لئے درود شریف بہترین نسخہ ہے﴾	۱۸۷
۱۸۲	﴿حیرت انگیز واقعہ﴾	۱۸۸
۱۸۳	﴿حضرت رفائیؒ کا واقعہ﴾	۱۸۹
۱۸۴	﴿علامہ جامیؒ کا عجیب قصہ﴾	۱۸۹
۱۸۵	﴿درود تنجینا کی برکت﴾	۱۹۰
۱۸۶	﴿صبح وشام دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾	۱۹۲
	واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العلمین	

☆......☆......☆

پیش خدمت

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ الحاج غلام محمد ابن ابراہیم ملاں

آپ کی ولادت: ۳۱/جولائی، ۱۹۴۰ء میں نانی نرولی، ضلع سورت میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم اور حفظ کی تکمیل وطن ہی میں حاصل کی، نانی نرولی کے ایک مشہور حافظ صاحب ''حافظ اسحاق ابن ابراہیم دیسائی'' آپ کے درجۂ حفظ کے استاذ ہے، پھر آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور دورۂ حدیث تک مکمل تعلیم وہی حاصل کی۔

وفات: ۲۲/رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ جمعرات، مطابق ۲/ستمبر ۲۰۱۰ء ڈابھیل ضلع نوساری میں ہوئی، ہماری معلومات کے مطابق آپ نے تدریس کی ابتداء مدرسہ مفتاح العلوم تراج میں کی، پھر جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں تشریف لائے اور تقریباً ۴۰/سال آپ نے تدریسی خدمات انجام دی، جامعہ ڈابھیل سے مستعفی ہونے کے بعد مدرسہ اصلاح البنات سملک میں آپ نے کچھ عرصہ تدریسی خدمات انجام دی۔

مرحوم کا درس بڑا نرالا ہوتا تھا، خصوصاً کنز الدقائق ایک طویل عرصہ تک آپ کے زیرِ درس رہی، کنز کی دقیق سے دقیق عبارتیں بہت ہی سہل انداز میں طلباء کو سمجھا دیا کرتے تھے، ابتدائی سال میں جس سہولت کے ساتھ کنز کی عبارت حل کراتے تھے، بالکل اسی سہل انداز سے سال کے آخری ایام میں جب کے درس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، تب بھی اسی طرح آسان کر کے عبارت سمجھا دیا کرتے تھے، اردو زبان بولنے کا ڈھنگ بہت ہی نرالا تھا، بہت ہی فصیح اردو بولتے تھے، قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے وقت، ترجمہ ایک خاص لہجہ سے کرتے تھے، آپ کے درس میں لغویات کبھی نہیں ہوتے تھے، اور پُر رعب، باوجاہت، نورانی شکل وصورت کی وجہ سے طلباء کو بھی آپ کے سامنے لغویات کی ہمت نہیں

ہوتی تھی۔

اخلاص کا حال یہ تھا کہ کنز کے حواشی سے جب کوئی بات بیان کرنی ہوتو حاشیہ نمبر کے ساتھ سیدھا طلباء کو حاشیہ ہی سے عبارت پڑھ کر حل کراتے تھے، اور ترجمہ پڑھاتے وقت ترجمہ شیخ الہند سامنے ہوتا، لیکن ترجمہ آسان اور عام انداز کا ہوتا، دوران درس آپ کا تکیہ کلام ''میں نے کہا'' یہ ہوا کرتا تھا، درس میں ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ غیر مقلدین کو اہل حدیث کہنے کی وجہ کبھی آپ لوگوں نے سوچی؟ پھر خود فرمایا: کہ کسی مسئلہ کے متعلق متعدد روایات ہوتو ان میں ناسخ منسوخ، مقدم مؤخر، اور تطبیق کا لحاظ کئے بغیر طبیعت کو جس میں آسانی لگے ایسی ایک حدیث کو لے لینا اور اس پر ضد کر کے اڑ جانا، اسی لئے نام ہو گیا اہل حدیث۔

سبق میں تنبیہ کا انداز بھی بڑا نرالا تھا، ایک مرتبہ دوران درس ایک طالب علم کو زور سے ہوا خارج ہوئی، تو اس پر دوسرے طالب علم کو زور سے ہنسی آ گئی تو اس پر ارشاد فرمایا، ''میں نے کہا بے حیائی پر کیا بے حیائی ہو رہی ہے''۔ تدریس کے ساتھ ساتھ آپ بہت ماہر جلد ساز بھی تھے، سالہا سال تک جامعہ کے شعبہ جلد سازی کے ذریعہ کئی طلباء کو اس کا ماہر بنا دیا، مرحوم کا عطر کا کاروبار بھی خارج اوقات میں تھا، الگ الگ قسم کے عطر کو ملا کر نئی خوشبو تیار کرنے میں بڑی مہارت تھی، آپ عطر کے کاروبار کے سلسلہ میں لطافت کے انداز میں کبھی کبھی یہ جملہ ارشاد فرماتے ''میں نے کہا کہ ہمارا کاروبار ایسا کہ ہاتھ اور کپڑے ملوث ہو تو بھی اس میں نفع ہی نفع ہے'' عام طور پر دیگر فضولیات اور لغویات سے بالکل یکسوں رہتے تھے، مسجد، مدرسہ، مکان کے سوا کہیں ادھر ادھر جانا نہیں ہوتا تھا، متعدد امراض میں طویل عرصہ رہے، لیکن بڑے صبر سے رہتے، کبھی بیماریوں کی شکایت زبان پر نہ ہوتی، غالباً دارالعلوم دیوبند کے زمانہ میں پہلی بیعت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے کی تھی، بعد میں جامعہ ڈابھیل سے مستعفی ہونے کے بعد جلالہ آباد کا باقاعدہ سفر کر کے حضرت مولانا شاہ

مسیح اللہ صاحبؒ سے اصلاحی تعلق قائم کیا، مرحوم کی پہلی اہلیہ سے۔

(۱) قاری فرید احمد، مقیم حال زامبیا۔

(۲) حافظ سراج احمد، مقیم حال پیرس (فرانس)

(۳) آپ کے ایک صاحب زادہ خلیل احمد کا زمانۂ طالب علمی میں انتقال ہوگیا۔

(۴) صاحبزادی فاطمہ بی بی، آکوڑود کے یونس بھائی قاضی کے نکاح میں ہے، اس وقت ویسما میں مقیم ہے۔

(۵) فریدہ جو قاری یوسف نرولوی، مدرس مدرسہ اصلاح البنات کے نکاح میں ہے۔

پہلی اہلیہ کے انتقال کے بعد دوسرا نکاح ہوا، ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور وہ اب تک حیات ہے۔

بندہ کو استاذ مرحوم سے، قرآن مجید کا ترجمہ سورۂ یوسف سے ختم قرآن تک اور مشکوۃ شریف جلد اول، کنز الدقائق، نور الانوار، شرح تہذیب کتابیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہندستان اور بیرون ہند دنیا کے کئی ملکوں میں بڑے بڑے علماء اور نامور مفتیان کرام آپ کے تلامذہ آپ کے لئے صدقۂ جاریہ ہیں، اپنے خطبات کی اس چوتھی جلد کا ثواب استاذ مرحوم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ آں مرحوم کی تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے، اور ہم سب کی تعلیم و تربیت کے لئے جو محنت کی اس کا بہترین صلہ آخرت میں عطا فرمائے۔

آپ مرحوم ڈابھیل سملک کے مشہور قبرستان جس میں بڑے بڑے علماء مدفون ہے وہی آرام فرمارہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں آپ کی قبر پر نازل ہو۔

کلمات بابرکت

استاذ العلماء استاذی و مشفقی حضرت مولانا یوسف صاحب کاوی دامت برکاتہم

تمام تعریفیں اس خالق لوح وقلم کے لئے ہیں، جس نے انسان کو قوت نطق وگویائی عطا فرمائی اور لاکھوں درود وسلام ہو اس نبی امی ﷺ پر جس کو خود خالق نطق وگویائی نے فصاحت وبلاغت کے بلندترین مقام سے سرفراز فرمایا اور کروڑوں رحمتیں ہوں ان پاک نفس بندگان باصفا ومردان راہِ خدا پر جن کے وعظوں اور تقریروں، بیانوں اور خطبوں نے ہر دور میں امت احمدیہ کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھا، جن کی شعلہ بیانی وگرم نوائی نے لاکھوں قلوب میں زندگی کی لہر دوڑادی، جن کے گرم گرم نفس سے بے شمار کشتہ ومردہ شمعیں جل اٹھیں:

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے ان اہل دل کے سینوں میں (علامہ اقبالؒ)

کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ قوموں اور ملکوں کی انقلابی تاریخ میں وعظ وخطابت کا نمایاں رول رہا ہے، اسلامی تاریخ میں صرف ''عہد نبوت'' پر ایک نظر ڈالیے: سینکڑوں واقعات مل جائیں گے، جن کے پس پشت خطابت کا جوہر کارفرما ہوگا، چاہے کوہ صفا کی وادی ہو یا نجاشی کا دربار، طائف کی گلیاں ہوں یا عکاظ وذوالمجنہ کے بازار، بدر وحنین کی سرزمین ہو یا موتہ کا معرکۂ کارزار، مدینہ کے شب وروز کے انقلابی مواعظ ہوں یا حجۃ الوداع کا رخصتی پیغام، ہر جگہ وعظ وخطابت کی سحر بیانی اور طلسم طرازی کا کردار صاف نظر آئے گا، خطابت کی اسی اہمیت وافادیت کی بناء پر افصح اللسان پیغمبر علیہ السلام کی لسان گوہر فشاں

سے یہ زریں جملہ نکلا ان من البیان لسحرا۔

رسالت مآب ﷺ کے اسوہ پر صحابہ کرام اور صحابہ کے مقدس کارواں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امت محمدیہ میں لاتعدی ولاتحصی بندے ایسے گزرے ہیں، جنھوں نے وعظ وخطابت کے ذریعہ دلوں کو گرمایا، آنکھوں کو نرمایا اور زندگیوں کو بدلوایا۔

مجھے نہایت خوشی اور فخر ہے کہ ان پاک طینت بندگانِ باصفا کی صف میں عزیز القدر حضرت مفتی محمود صاحب بارڈولی زید مجدہ وفضلہ (استاذ تفسیر وفقہ جامعہ ڈابھیل) بھی شامل ہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ موصوف شیریں بیاں خطیب ومقرر ہیں، زمانۂ طالب علمی ہی سے اس میدان کے شہسوار بنے ہوئے ہیں، ان کی شعلہ نوا خطابت اور رقت آمیز مواعظ کا شہرہ گجرات کے دیہاتوں سے لے کر برطانیہ اور بارباڈوس کے شہروں تک ہے، غیروں کا مجمع ہو یا اپنوں کا ہجوم، سیاسی اسٹیج ہو یا روحانی منبر، اصلاحی مجالس ہو یا درس تفسیر، جنگ آزادی کا گرم گرم موضوع ہو یا دعوت وتبلیغ کا سادہ دلسوز تذکیرہ ان میں کونسی ایسی جگہ ہے، جہاں کے ان کے خطابت کا رنگ نہیں جمتا، یہاں خطاب شروع ہوا اور وہاں آنکھیں نم اور دل پرغم مجلس ختم ہوئی اور لوگوں نے چشم گریاں اور قلب بریاں کے ساتھ اٹھے اور کیا ہی اچھے اٹھے کہ زندگی بدل دینے کا فیصلہ کرا ٹھے، سچ تو یہ ہے کہ ایک دنیا ان کے فیض خطابت سے مستفیض ہو رہی ہے۔

ضرورت تھی کہ عزیز موصوف کے مواعظ وبیانات کو کتابی شکل میں شائع کر کے ان کے افادے کو عام وتام کیا جاتا، بیحد خوشی کی بات ہے کہ ان کے زریں مواعظ و بیانات

سلسلہ وار زیورِ طباعت سے آراستہ ہورہے ہیں، زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے، عزیز موصوف کا اصرار تھا کہ میں بھی اس پر چند کلمات تحریر کردوں، ماشاءاللہ ان کے مواعظ حسنہ کو دیکھا پڑھا بہت ہی جامع ونصیحت آموز، پرسوز وباا ثر اور قابل عمل پایا۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی قارئین کو اس سے از حد فائدہ پہنچائیں، ذریعۂ نجات بنائیں، عمل کی توفیق عطا فرمائیں اور عزیز القدر موصوف کو مزید دینی، علمی، اصلاحی اور ملی خدمات کی توفیق وسعادت عطا فرمائیں۔ آمین بجاہِ سید المرسلین

دعا گو ودعا جو

محمد یوسف احمد اکاوی المظاہری غفرلہ

مقیم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، نوساری، گجرات

۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

پیش لفظ

از: صاحب خطبات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العٰلمين و الصلوٰة والسلام علٰى سيدنامحمد خاتم النبيين وعلٰى اٰله وصحبه وعلٰى من تبعهم باحسان الٰى يوم الدين آمين۔

امابعد!

﴿میرے اکابر نے مجھے تقریر کرنا سیکھایا﴾

الحمدللہ! بچپن ہی سے تقریر کا شوق ہے، گھر میں علماء اور اللہ والوں کی آمد ہوتی رہتی ہے، جس کی برکت سے نیک لوگوں کی تقاریر سننا اور خود عمدہ عمدہ تقریر کرنا یہ دونوں اچھے جذبے نصیب ہوئے۔

والدہ مرحومہ فرمایا کرتی تھی اور کچھ اس طرح یاد بھی ہے کہ تورات کو گھر میں سب کو جمع کیا کرتا تھا، پھر کوئی کتاب ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو جاتا متفرق آیات، چھوٹی سورتیں پڑھ دیتا یا کچھ دینی باتیں بول دیا کرتا، کبھی کبھی اس مقصد کے لئے قریبی رشتہ دار اپنے گھروں میں بھی بلا لیتے، کبھی خود سے رشتہ داروں کے یہاں جا کر گھر کے لوگوں کو جمع کر کے کھڑے ہو کر کے کچھ باتیں بول دیتا، اس کے لئے کبھی جمعہ کے خطبہ کے طرز پر ہاتھ میں عصا بھی ہوتا خاص کر خاندانی رشتہ دار عورتوں کو اس طرح کی چیزوں میں بڑا لطف آتا۔

ہمارے یہاں بارڈولی میں ''مسلم اسٹوڈن یونین'' نامی ایک تنظیم ہے، جس کے ذمہ دار حضرات میرے بچپن کے زمانہ میں عام مسلمانوں کے فائدے کے لئے علماء کی ایک

تقاریر اور وعظ کے پروگرام منعقد کرتے اور مدارس عربیہ، اسکول، اور کالج میں پڑھنے والے طلبہ اور طالبات کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اور حوصلہ افزائی کے لئے مختلف پروگرام منعقد کرتے تھے، اور اچھے خاصے انعامات بھی دیا کرتے تھے، اس طرح کی تنظیمیں مسلمانوں کی آبادیوں میں ہونی چاہیے، اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے، اسی تنظیم کے پلیٹ فارم سے برادر بزرگوار الحاج احمد صاحب کی بھی بڑی خدمات رہی ہیں۔

﴿عوامی مجمع میں تقریر کی ابتداء﴾

میرے مکتب اور اسکول کے بالکل ابتدائی دور میں اسی تنظیم نے ایک پروگرام منعقد کیا، جس میں بولنے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لئے ایک مسابقہ رکھا گیا، مختلف عنوان بھی تنظیم کے ذمہ داروں کی طرف سے دیئے گئے، اس میں سے ایک مضمون بھائی صاحب کی وساطت سے میرے لئے طے ہوا، جس کا عنوان تھا ”مجھے دیہاتی زندگی پسند ہے یا شہری زندگی“ بڑی ہمشیرہ اس وقت لنڈن سے وطن آئی ہوئی تھی، انہوں نے یہ مضمون مرتب کیا، اور بڑے بھائی صاحب نے اس میں کمی بیشی کی، اور یہ مضمون گجراتی زبان میں مجھ سے رٹوایا گیا، پھر پروگرام کی جو تاریخ طے تھی، اس رات میں بارڈولی کا قدیم مدرسہ اسلامیہ جو اسٹیشن روڈ پر واقع تھا جہاں آج کل راشن کنٹرول کی دکان ہے، اور پورا شوپنگ مول بنا ہوا ہے، اس کے بالائی ہال میں ایک بڑے مجمع کے سامنے اللہ تعالی کے فضل سے وہ مضمون کھڑے ہوکر بول دیا، یہ ہوئی عوامی مجمع میں تقریر کے لئے کھڑے رہنے کی باقاعدہ ابتداء۔

﴿میری فارسی کی ابتداء اور جامعہ میں داخلہ﴾

پھر جس سال s.s.c جو اس وقت دسویں جماعت سے ہوتی تھی، اس کے امتحانات سے فراغت ہوئی تو والد صاحب نے گھر پر فارسی کی ابتدائی کتابیں شروع کروادی

تھی اور شوال کے مہینہ سے جامعہ ڈابھیل میں داخلہ ہوا، ہمارے یہاں جامعہ میں درجۂ فارسی دوم کے طلبہ سے انجمن میں لازمی تقریر کی شروعات ہوتی ہے۔

بندہ نے درج فارسی دوم کی کچھ کتابیں خارج میں پڑھ کر دوسرے سال سیدھے عربی اول میں داخلہ لیا، اور انجمن میں تقریر کی باری بھی لازمی ہوئی، الحمدللہ بہت ہی خوشی سے اور پابندی کے ساتھ تقریر کی باری نبھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

﴿ابتداءً تقریر سیکھنے والے طلباء کو ہدایات﴾

ابتدائی مرحلہ میں تو تقاریر رٹنی ہی پڑتی ہے، مشہور اور نامور مقررین اور قادر علی الکلام خطیبوں کی تقاریر رٹ لی جاوے، اسی طرح اچھی اچھی تقاریر کیسیٹ سے سن کر اس کو رٹ لیا جاوے تو الفاظ اور تعبیرات کا ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہو جاتا ہے، بندہ کو اس زمانہ میں علامہ ندوی کے ''خطباتِ مدراس'' اور میر واعظ مرحوم مولانا فاروق کشمیری کی کتاب ''اسلام کا آفاقی پیغام'' جیسی کتابوں سے بہت ہی فائدہ ہوا، آج کل تو کتابی مارکیٹ میں ابتدائی رٹنے کے قابل تقاریر کے بہت سارے مجموعے مل رہے ہیں، اس سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

درجۂ عربی دوم سے جامعہ کے شعبۂ تقریر وتحریر کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرنے کا موقع ملنا شروع ہوا، اس سال ''بابری مسجد کی تاریخی حقیقت'' پر بندے نے تقریر کی۔

میرے رفیق حجرہ مولانا سلیم صاحب کمکوتری صاحب مدظلہ العالی کی فارسی اور اردو دونوں بہت ہی اچھی تھی، انہوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ روزانہ کچھ وقت طے کیا تھا کہ اس وقت میں اردو زبان کے اونچے الفاظ، حسین تعبیرات کے ساتھ آپسی بات چیت کرے، اس سے اردو زبان بولنے کی بڑی اچھی مشق ہوئی۔

میرے مخلص دوست مولانا صادق صاحب ابن مولانا ولی اللہ آچھودی صاحب سے اسی طرح کی دوستی سے بندہ کو خطابت کی تعبیرات اور عمدہ الفاظ بہت سارے سیکھنے کو

ملے۔

ہمارے یہاں مدارس میں عامۃً طلباء غیر درسی اوقات میں علاقائی زبان میں زیادہ تر بات چیت کرتے ہیں، اگر وہ بھی روزانہ کچھ نہ کچھ وقت عمدہ اردو اور عربی میں ضروری آپسی بات چیت کا معمول بنالیوے تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔

درجۂ عربی سوم میں جب پہنچے تو پورے ملک میں ''شاہ بانوں مقدمہ'' کے نتیجہ میں ''مسلم پرسنل لاء'' کی تحریک چلی، جمعیت علمائے ہند اور مسلم پرسنل لا بورڈ دونوں تنظیموں کے ذریعہ پورے ملک میں تحریک شروع ہوئی، ہمارے جنوبی گجرات میں اس تحریک کی سرپرستی ہمارے جامعہ ڈابھیل کے اس دور کے مہتمم، میرے مشفق حضرت مولانا سعید احمد بزرگ سملکیؒ فرمارہے تھے، اس کی ایک شکل یہ بھی تھی کہ گاؤں گاؤں، شہر شہر سے بڑی تعداد میں ٹیلی گرام (تار) مرکزی حکومت کو احتجاجی طور پر روانہ کئے جائے، تار، ٹیلی گرام اس زمانہ میں خبر پہنچانے کا ایک تیز تر ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔

حضرت مہتمم صاحب مرحوم نے اس دور کے انجمن کے صدر مولانا سلیم ایسات کھلوتری کو مکلّف کیا کہ انجمن میں اچھی تقریر کرنے والے طلباء کو مسلم پرسنل لا کیا ہے؟ اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس موضوع پر تیاری کرائیں، اس زمانہ میں اس موضوع پر کئی رسائل شائع ہو چکے تھے، اور اسلامی ماہنامہ رسائل میں مستقل مضامین بھی شائع ہوتے تھے، ان سب سے مواد جمع کر کے چند طلباء سے اس موضوع پر تیاری کرائی گئی، اور انجمن میں اس کی مشق کرائی گئی، پھر اطراف میں مسلمانوں کی آبادیوں کی لسٹ تیار کروائی گئی اور کئی مہینوں تک مسلسل ہر جمعہ کو طلباء کو مختلف جگہوں پر دو دو کی جوڑی بنا کر کے بھیجا گیا، مختلف بستی کے ذمہ داروں کو پہلے اطلاع دی جاتی، طلباء وہاں پہنچ کر جمعہ سے پہلے اس موضوع پر تقریر کرتے اور عام مسلمانوں کو پرسنل لا کی حقیقت سمجھاتے اور تقریر کے اخیر میں ٹیلی گرام کی تشکیل ہوتی اور نماز کے بعد مسلمانوں کے ذمہ دار حضرات ڈاک خانہ جاتے اور مقامی

حضرات، اور مقامی مسلم تنظیموں کے نام سے احتجاجی تار مرکزی حکومت کو روانہ کرتے اس تار کا مضمون جامعہ ہی سے ہم ساتھ لے کر جاتے، جو انگریزی میں ٹائپ کیا ہوا تھا اور اس کے نیچے گجراتی میں اس کا ترجمہ تھا، پھر اس تار کی رسیدات لے کر شام کو طلباء جامعہ میں واپس آتے۔

جانے والے طلباء میں سے ہر طالب علم کی کوشش یہ ہوتی کہ اس کی وساطت سے زیادہ سے زیادہ تار ہو، اور طلباء میں ایک مسابقتی انداز پیدا ہو گیا، جمعہ کی شام کو لوٹ کر جب انجمن کے صدر صاحب کو تار کی رسیدات جمع کرائی جاتی، تو ہر ایک دوسرے سے پوچھتا کہ تو نے کتنے تار کرائیں، تو نے کتنے تار کرائیں، اور سنیچر کے دن خود حضرت مہتمم صاحب مرحوم صدر انجمن سے پوری رپورٹ لیتے، دعائیں دیتے، حوصلہ افزائی فرماتے۔

بندہ اس وقت بہت ہی کم عمر، نحیف الجسم تھا اور تقریر ہوتی جذباتی جس سے عوام پر بہت ہی اثر ہوتا، اس زمانہ میں بہت اچھی طرح یاد ہے کہ ایک ٹوٹے پھوٹے شعر سے تقریر کی شروعات کرتا:

طفلِ مکتب ہوں ، نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ
صدائیں گنج اٹھی ہے دل میں سنادوں حق کا پروانہ

جس کی برکت سے بفضل اللہ تار کی رسید بندے کی سب سے زیادہ ہو گئی، جس کے نتیجہ میں حضرت مہتمم صاحب مرحوم کی دعائیں اور خصوصی توجہات حاصل ہوئی۔

اسی زمانہ میں میرے استاذ محترم قاری یوسف علی صاحب پھلٹی مقیم حال ریُنین (فرانس) نے شب جمعہ میں پھلٹی میں بندے کی تقریر کا باقاعدہ انعقاد کیا، پرسنل لاء کے موضوع کے متعلق۔

اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ اساتذہ کی اس طرح کی حوصلہ افزائی طلباء کی

ترقی کے لئے بہت ہی فائدے کا ذریعہ ہے۔

﴿طلباءکو اپنے اساتذہ کے مشورہ سے کتابیں خریدنی چاہیے﴾

اور درجۂ عربی چہارم کے سال جب ''خطبات حکیم الاسلام'' کی ابتدائی جلدیں شائع ہو کر آئی تو قاری یوسف علی صاحب ہی کے مشورہ اور حکم سے اس کو خریدنے کی سعادت حاصل ہوئی، اسلئے طلباء کو کتابوں کی خریدی میں بھی اساتذہ سے مشورہ کر کے کرنا چاہیے۔

﴿پرسنل لاء کی تحریک کے چند فوائد﴾

الحمدللہ! ان تحرکات کے نتیجہ میں حکومت ہند نے پرسنل لاء کے سلسلہ میں مسلمانوں کے مطالبات بڑی حد تک منظور بھی کر لئے، لیکن اس تحریک سے جو دوسرے فوائد ہمارے سامنے آئیں، وہ بھی بہت ہی اچھے ہیں۔

(۱) حکومتوں سے کسی چیز کو منوانے کا ایک سادہ سیدھا طریقہ کے خطوط اور ٹیلی گرام کی تحریک سے بھی بہت سارے کام بنتے ہیں۔

(۲) مسلمانوں نے ''پرسنل لاء'' کیا ہے؟ اس چیز کو سمجھا اور مسلم عوام میں ملی مسائل کے سلسلہ میں بیداری پیدا ہوئی۔

(۳) مدرسہ والے علماء اور عوام میں ربط بڑھ گیا۔

(۴) طلباء میں عام مسلمانوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر بولنے کی مشق ہوئی۔

(۵) خود طلباء میں ملی مسائل کو سمجھنے کی بیداری ہوئی۔

(۶) عام مسلمانوں سے کیسے ملے، کیسے ان سے کام کروائیں، اس کا طریقہ سیکھنے کو ملا۔

﴿ہماری باتیں دوسروں تک پہنچانے کے دو مضبوط ذریعہ﴾

آگے کی بات روک کر اس جگہ ایک اہم بات بھی عرض کر دوں، آج ہمارے عام مسلمانوں کو شکایت ہیں کہ ہماری باتیں دوسروں تک پہنچانے کے ذرائع (میڈیا) ہمارے

پاس نہیں ہے، تو ان کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ ہمارے پاس دو بہت ہی مضبوط ذرائع ہیں جس کی قدر کرلینی چاہیے۔

(۱) حالیہ اور تازہ حالات کے متعلق رہنمائی کے لئے جمعہ کا بیان۔

(۲) مستقل اور مستقبل کی مضبوط عمارت بنانے کے لئے ہمارے پاس آنے والے مکتب یا مدرسہ کے طلباء کی ذہن سازی۔

یہ دو ہمارے پاس ایسے ذریعہ ہیں، جس کے ذریعہ ہم ہماری باتوں کو خوب پھیلا سکتے ہیں۔

﴿مضامین کی ترتیب میں اساتذہ کی رہبری﴾

خیر! بندہ جس سال عربی سوم میں تھا، جامعہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرنے کا پہلی مرتبہ موقع ملا، جس کا موضوع تھا "اسلام اور سائنس" حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی ایک کتاب "عصر حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہو" اس سے اس موضوع پر پھر پور استفادہ کیا اور میرے مشفق استاذ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا واجد حسین صاحب دامت برکاتہم اور دوسرے میرے بہت ہی مشفق استاذ اور جامعہ کے شعبہ "تقریر و تحریر" کے سرپرست حضرت مولانا اسماعیل صاحب چاسوی مدظلہ العالی نے اس تقریر میں بہت ہی اچھے اضافے اور تصحیح کر کے دیئے۔

﴿میرے استاذ محترم کا احسان﴾

میں اپنے مشفق استاذ حضرت مولانا اسماعیل صاحب چاسوی دامت برکاتہم کے احسانات کو نہیں بھول سکتا کہ سالانہ جلسے دوپہر میں دیر تک چلتے رہتے ہیں، مقرر مہمان حضرات حسب دستور ناشتہ سے شکم سیر ہو کر آتے ہیں اور سالانہ جلسہ کے دن جامعہ میں پتہ نہیں کیوں طلباء اور مہمان کسی کے لئے بھی چائے ناشتہ کا انتظام نہیں ہوتا ہے، استاذ محترم

حضرت مولانا اسماعیل صاحب چاسوی مدظلہ العالی جو اس وقت جامعہ میں ہی اپنے اہل عیال کے ساتھ مقیم تھے، باقاعدہ خود تلاش کر کے فجر کے بعد مجھے گھر لے گئے اور بہت ہی پر تکلف ناشتہ کرایا اور ناشتہ کے دوران بار بار یہ فرماتے رہے کہ جلسے میں دیر ہوگی، تجھے تقریر کرنی ہے، تجھے آگے بیٹھنا ہے، پھر جلسہ ختم ہونے تک باہر نہیں نکل سکوں گے، اس لئے برابر ناشتہ کرلو، تاکہ بھوک نہ لگے، پھر تو الحمد للہ بعد والے سالوں میں بھی دورِ حدیث شریف تک جامعہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کا موقع ملتا رہا، اللہ تعالیٰ ان اساتذۂ کرام کی ان عنایتوں کا دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ صحت و عافیت کے ساتھ ان کے سایہ کو تادیر قائم فرمائے۔

﴿حضرت مہتمم صاحبؒ کی عنایت اور حوصلہ افزائی﴾

خیر! تو عربی سوم میں جامعہ کے سالانہ جلسہ کی بات کر رہا تھا، اس وقت جلسہ جامعہ کی مسجد میں ہوا کرتا تھا، حضرت مہتمم صاحب مرحوم اپنی معذوری کی وجہ سے ویل چیر پر تشریف فرما ہوتے تھے، جلسہ میں بندے کی جب تقریر چل رہی تھی، تو حضرت مہتمم صاحب کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے اور تقریر ختم ہوتے ہی حضرت مہتمم صاحب نے اپنی بیرون ملک کی قیمتی گھڑی نکال کر علی الاعلان بطور انعام عنایت فرمائی، اس دور میں گھڑی وہ بھی بیرون ملک کی بہت قیمتی تحفہ سمجھا جاتا تھا، وہ بھی حضرت مہتمم صاحب اپنے مبارک ہاتھ سے اتار کر کسی طالب علم کو عنایت فرمادے تو یہ بہت بڑی بات تھی، جلسہ میں حاضرین اور بعد میں دور دور تک اس واقعہ کی خوب شہرت ہوئی، اس سے پہلے والوں سالوں میں قاری اشرف علی کوکنی اور قاری یونس صاحب کاوی عمدہ نعت پڑھنے پر حضرت مہتمم صاحب سے گھڑی کا انعام حاصل کر چکے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ذمہ داروں اور بڑوں کی اس طرح کی حوصلہ افزائی طلباء کو آگے

بڑھانے میں بہت ہی مفید ہے۔

﴿چھوٹوں کو آگے بڑھانا چاہیے﴾

بندہ جب عربی چہارم میں پہنچا تو اس وقت دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ میں پورے گجرات کے مدارس کے مابین ایک تقریری مسابقہ ہوا، اس میں ہر مدرسہ سے دورۂ حدیث شریف سے اچھی تقریر کرنے والے طالب علموں نے شرکت کی، صرف ہمارے جامعہ ڈابھیل سے درجہ عربی چہارم کا بندہ ایک چھوٹا سا طالب علم تھا، موضوع تھا ''اسلام کا معاشرتی نظام'' اس زمانہ میں عصر کے بعد میرے مشفق حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی کے گھر جانے کی سعادت حاصل ہوتی تھی، حضرت نے کئی رسائل کی ورق گردانی کر کے اس موضوع پر رہنمائی فرمائی، حضرت مہتمم صاحب مرحوم کی قبر کو اللہ تعالیٰ نور سے منور فرمائے، وہ اس موضوع کے لئے خوب دل چسپی لے رہے تھے، مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں پوچھتے رہتے تھے، جب میں نے یہ عرض کیا کہ مضمون تیار ہوا ہے تو مزید اضافوں کے لئے استاذ محترم مولانا ابراہیم پٹنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے پاس بھیجا، موصوف نے جامعہ کے کتب خانہ سے سادہ قلمی کتابت سے تیار شدہ ایک چھوٹا سا رسالہ نکال کر مجھے عنایت فرمایا، یہ حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ کا لکھا ہوا رسالہ تھا، جس کا نام تھا ''جواہر الحکم'' اس رسالہ سے اپنے مضمون میں بہت سارے اضافے کئے، اور دارالعلوم ماٹلی والا کے اس مسابقہ سے اچھا خاصہ انعام بھی حاصل ہوا۔

اس طرح میرے ان اکابر کی سرپرستی میں، اور ان کے تعاون سے بہت کچھ حاصل ہوا، ہمیں بھی یہ بات سیکھنے کو ملی کہ اپنے چھوٹوں کا اس طرح علمی تعاون یہ بھی ان کو آگے بڑھانے میں بہت ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔

﴿جامعہ میں اناؤنسری﴾

جامعہ کے اس سال سالانہ جلسہ میں بھی بندے کی تقریر ہوئی اور مہمان خصوصی ''شیخ الحدیث حضرت مولانا معین الدین صاحب گونڈوی مرادآبادی'' (خلیفہ شیخ الحدیث حضرت محمد زکریاؒ) نے اپنے پورے وعظ کی زمین بندے کی تقریر کو بنائی اور تقریر کی شروعات ہی سے عزیزم محمود بارڈولی نامی ایک طالب علم نے تقریر میں یہ کہا، یہ کہاں، اس طرح پورا وعظ فرماتے رہے، یہ بھی چھوٹوں کی حوصلہ افزائی کا ایک انوکھا انداز ہے۔

درجہ عربہ پنجم کے سال جامعہ کا سالانہ جلسہ ایک انوکھے انداز میں ہوا، جامعہ کی مسجد کو چھوڑ کر جامعہ کے وسیع میدان میں سالانہ جلسہ منعقد ہوا، جس میں اکابر علماء کی ایک بڑی جماعت موجود تھی، خصوصاً پاکستان سے حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے پورے قافلے کے ساتھ تشریف لائے تھے، اسی طرح دارالعلوم دیوبند کے میرے استاذ شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ مولانا نصیر احمد خاں صاحب نور اللہ مرقدہ، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے حضرت مولانا سید سلمان صاحب مظاہری مدظلہ العالی، اور حضرت مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتہم اور ندوۃ العلماء لکھنؤ سے حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی تشریف لائیں تھے، اور گجرات کے نامور علماء کی ایک بڑی جماعت موجود تھی، خصوصاً مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ بھی اس جلسہ میں تشریف لائے تھے، حضرت مہتمم صاحب مرحوم نے پہلے ہی سے مجھے فرمادیا تھا کہ تجھے اس سال ''ختم نبوت اور رد قادیانیت'' کے موضوع پر تقریر کرنی ہے، گویا اس اہم ترین موضوع سے دل چسپی حضرت مہتمم صاحب مرحوم کی توجہات کی برکت سے اسی زمانہ سے دل میں راسخ ہوگئی تھی، اللہ تعالیٰ اس اہم ذمہ داری کو زندگی کی آخری گھڑی تک نبھانے کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔

اس زمانہ میں جامعہ میں دستور یہ تھا کہ مختلف انجمنوں کے جلسوں میں دورۂ حدیث شریف کے طلباء اناؤنسری اور نظامت کے فرائض انجام دیتے تھے، اس دستور کے خلاف استاذ محترم امام الفن قاری ومقری احمد اللہ صاحب بھاگل پوری دامت برکاتہم العالیہ نے درجۂ

ششم ہی سے انجمن لجنۃ القراء کے جلسوں میں اناؤنسری کی خدمت حوالے فرمائی، اس سے یہ کام بھی سیکھنے کومل گیا۔ اور حضرات اکابر کی توجہ سے آج تک وہ سلسلہ جاری ساری ہے۔

﴿اناؤنسری کے متعلق کچھ ضروری باتیں﴾

جو حضرات جلسوں کی نظامت سنبھالتے ہیں وہ یاد رکھے کہ اناؤنسری کے لئے کچھ ضروری باتیں ہم نوٹ کر کے رکھ سکتے ہیں اور دوران جلسہ اس سے استفادہ بھی کر سکتے ہیں، لیکن اناؤنسری تو زبانی ہی بولنے سے اچھی لگتی ہے، آج کل انحطاط کا اثر ہر شعبہ پر ہے تو اس بات سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے طلباء اور نئے فارغ علماء چھوٹے چھوٹے پروگراموں میں بھی اناؤنسری کی باتیں پوری لکھ کر لاتے ہیں، اور اندر دیکھ دیکھ کر ایک ایک بات بولتے ہیں، جو بہت ہی عیب کی بات ہے اور بعض مرتبہ پہلے سے تیار لکھی لکھائی باتوں کو پڑھتے جانے میں حالت یہاں تک ہو جاتی ہے کہ نہ آئے ہوئے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا ہو رہا ہے اور پہلے سے جن کی آمد طے نہ ہوا اور وقت پر کسی نامور بزرگ کی حاضری ہو جاتی ہے یا کوئی اور اہم چیز پیش آجاتی ہے تو اس کے تذکرے سے اناؤنسری اکثر خالی رہتی ہے، اور اب تو انحطاط کا حال یہ ہے کہ کے شکریہ کے کلمات بھی لکھ کر کے پڑھے جاتے ہیں، اس لئے اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے کے جلسہ کی نظامت اور اناؤنسری محنت سے سیکھی جائے۔

﴿اناؤنسری کا مقصد﴾

اناؤنسری کا مقصد پروگرام کی ترتیب سے حاضرین کو واقفیت حاصل ہو، اس کے لئے جب بھی کوئی پروگرام پیش کرو تو اس کے بعد اگر کسی بڑے عالم دین، اکابر کا بیان ہوا تو ان کی باتوں پر عمل کے لئے حاضرین کو توجہ دلائی جاوے، ہو سکے تو ایک دو جملوں میں ان کے بیان کا خلاصہ بھی آپ پیش کر دیں، اور اس بزرگ کی عافیت، صحت، عمر میں برکت کی

دعاء کا جملہ بول دیا جاوے اور کوئی طالب علم کا پروگرام پیش ہوا تو اس کے لئے حوصلہ افزائی کا کوئی جملہ اور ساتھ میں دعائیہ کلمات بول دئے جاوے۔

مختصر اور سادے کلمات دو پروگراموں کے بیچ میں بولے جائے، بعض مرتبہ طویل اناؤنسری مجموعی طور پر جلسہ کے اصل پروگراموں کی مقدار سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے وہ بھی ہرگز مناسب نہیں۔

﴿مہمانوں کا تعارف﴾

آج کل جلسوں میں تعارف بھی ایک اہم چیز ہوگئی ہے، نئے آنے والے مہمانوں کا تعارف ضرور پیش کریں، ان کی کوئی خاص خوبی ہو تو اس کو ظاہر کیا جائے، تعارفی کلمات سے ان کی شخصیت سے حاضرین کو واقفیت ہو جائے، بس اس قدر تعارف کافی ہے، تعارف کا مقصد تعریف کرنا ہرگز نہیں ہے، اس کا خاص لحاظ رہے۔

﴿خطیب العصر حضرت مولانا عبد المجید ندیم صاحب مدظلہ کا مفید مشورہ﴾

حضرت مولانا ندیم صاحب اس زمانہ میں ہندستان تشریف لایا کرتے تھے، آپ کے بیانات عوام میں بہت ہی مقبول تھے، ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوتے تھے، آپ کے بیانات ''پیغام حق وصداقت'' کے نام سے شائع ہوئے ہیں، وہ بھی پڑھنے کے قابل ہے، اس زمانہ میں جامعہ کا مہمان خانہ جامعہ کے احاطے سے پہلے لب سڑک تالاب کے کنارے پر جو دارالاساتذہ ہے، اس میں ہوا کرتا تھا، اکابر علماء، بزرگان دین کا جامعہ میں ورود ہوتا رہتا تھا، اور وہی ان کا قیام رہتا تھا، مہمان خانہ کے بالکل بازو میں حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کی قیام گاہ تھی، یہ اس دارالاساتذہ کے پہلے فلور پر مشرق کی جانب کا جو فلیٹ ہے وہ حضرت مفتی صاحب کی قیام گاہ اور مغرب کی جانب کا جو فلیٹ ہے وہ مہمان خانہ ہوا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبد المجید صاحب اس مہمان خانہ میں مقیم تھے، حضرت مفتی احمد صاحب مدظلہ العالی نے مجھ سے فرمایا کے مولانا کے پاس رہو اور جب وقت ہو جائے تو مسجد لے کر کے آجانا، خلوت میں مجھے بہت ہی اچھا موقع مل گیا، میں نے مولانا ندیم صاحب سے سوال کیا کہ انسان کامیاب مقرر کیسے بنتا ہے؟ اس کا طریقہ آپ مجھے بتایئے، مولانا نے فرمایا: قرآن مجید کو اپنی تقریروں میں زیادہ سے زیادہ بیان کرو، مولانا کی اس رہنماء جواب نے میری تقاریر میں ایک نمایا تبدیلی پیدا کردی ہے۔

﴿بیان کے متعلق بندہ کی ایک رائے﴾

اس لئے بندہ کی رائے یہ ہے کہ قرآن میں آیئے ہوئے واقعات اور آخرت کے متعلق جو آیات ہیں، اور دوسرے عام جو نصائح ہیں ان آیتوں کو پہلے تفاسیر میں دیکھ لیا جائے، زیادہ نہیں تو کم از کم ''معارف القرآن'' اور مولانا عثمانیؒ کے ''فوائد'' کو دیکھ لیا جائے، اور واقعات کے لئے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی ''قصص القرآن'' دیکھ لی جائے، پھر اس کو عمومی انداز میں بیان کیا جائے۔

حقیقت بات ہے کہ جس قدر باتیں ہم قرآن اور احادیث سے بیان کرے گے اور حضرات صحابہ کے واقعات بیان کرے گے، اس قدر تاثر اور روحانیت بڑھ جاتی ہے، موزامبیک کے ایک سفر میں ایک قاری صاحب مجھ سے فرمانے لگے کہ آپ کے بیانات میں جو قرآنی واقعات اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد بیان ہوتے ہیں، اس سے بہت ہی روحانی فائدہ ہوتا ہے۔

اس لئے احادیث کے لئے ہمارے حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ کے مقبول ترین درس ''حدیث کے اسباق'' کا ضرور مطالعہ کرلیا جائے، مولانا نعمانیؒ کی ''معارف الحدیث'' بھی انشاءاللہ مفید ثابت ہوگی، صحابہ کرام کے واقعات کے لئے میں خود

مولانا ندیم صاحبؒ کو دیکھا کہ وہ حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ کی کتاب ''عہد زریں'' کی دونوں جلد مطالعہ میں رکھتے تھے، اس کے علاوہ حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ کی ''حیاۃ الصحابہ'' اور ''رفضائل اعمال'' میں حکایت صحابہ والا حصہ بھی سامنے رہے۔

﴿تقریر سیکھنے والے منتہی طلباء کے لئے ہدایات﴾

جو ہمارے طلباء مشکوۃ، دورۂ حدیث شریف کی جماعت میں ہوتے ہیں، ان کے لئے خاص یہ مشورہ ہے کے وہ اب تقاریر کو رٹنا چھوڑ دے اور مذکورہ بالا تفسیر، حدیث، اور واقعات صحابہ کتابوں کو مطالعہ میں رکھے اور خطبات حکیم الاسلام، اصلاحی خطبات، فیض ابرار جیسی پر مغز کتابیں مطالعہ میں رہے اور اپنے مطالعہ کا نچوڑ بیان کرنے کی عادت ڈالے تو ہی آپ کامیاب مقرر ہو سکے گے ورنہ یہ عجوبہ بھی دیکھنے کو ملا کے زمانہ طالب علمی میں صرف رٹ کر جو حضرات تقریریں کرتے ہیں اور ایسی تقاریر سے مسابقات میں اول نمبر تک حاصل کر لیتے ہیں، بعد میں مطالعہ کے ذریعہ سے مختصر تقریر کرنا ان کے لئے دشوار ہو جاتا ہے۔

﴿بیان میں مجمع کی رعایت بھی ضروری ہے﴾

تقریر کرنے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے سامنے جو مجمع موجود ہے ان کی سمجھ کی بھی رعایت کی جائے، عام مسلمانوں کے سامنے نہایت سادہ زبان استعمال کی جائے، بہت سی مرتبہ اردو تقریر میں مقامی زبان کے الفاظ کو بھی استعمال کئے جائے، تو سننے والوں کے لئے مزید آسان ہو جاتا ہے۔

﴿اونچی اردو کے متعلق ایک واقعہ﴾

ہمارے یہاں ڈابھیل کے قریب میں ''کمکوتر'' نامی ایک بستی ہے، جیسا کے زمانۂ طالب علمی میں طلباء کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہم درس ساتھیوں کے گھر تعطیلات کے موقع پر

جایا کرتے ہیں، ایک جمعہ کو مولانا سلیم صاحب نے کئی دوستوں کو اپنے وطن کمکوتر دعوت دی، اور ہر ایک ساتھی سے ان کے قابلیت کے اعتبار سے اہل بستی کو دینی فائدہ حاصل ہو اس کی کوشش کی، ایک ساتھی کو جن کی مادری زبان اردو ہی تھی، ان کے ذمہ جمعہ سے پہلے تقریر طے کی، اس صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ اونچے اونچے مشکل الفاظ کی پھر مار کے ساتھ جوشی لی تقریر کر ڈالی، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مسجد کے درو دیوار بھی ہل رہے ہیں، نماز کے بعد اہل بستی مسجد کے باہر کھڑے ہو کر آپس میں تبصرہ کر رہے تھے کے مولانا کا بیان تو ماشاء اللہ بہت عمدہ رہا لیکن ہم کو ایک بھی بات سمجھ میں نہیں آئی اس لئے اس طرح کی تقاریر سے آپ حاضرین کو ظاہری طور پر متاثر تو کر سکتے ہیں، لیکن فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿تقریر میں عمدہ اشعار بھی ضروری ہے﴾

تقریر کو عمدہ بنانے کے لئے موقع موقع سے عمدہ عمدہ مناسب اشعار بھی آپ پیش کریں، اس کے لئے علامہ اقبال، غالب، مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی، قاری صدیق صاحب باندوی، میرے مرشد اول حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ وغیرہ حضرات کے اشعار بڑی مقدار میں آپ ضرور یاد کر لیں۔

﴿تقریر میں وقت کا لحاظ کرنا از حد ضروری ہے﴾

تقریر کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے، کہ وہ بہت لمبی تقریر نہ کرے، وقت کا خاص لحاظ رکھے، خصوصاً جمعہ کی نماز کے وقت جو مجمع ہوتا ہے اس میں ہر طرح کے لوگ موجود ہوتے ہیں، اس لئے ان کے اوقات کی خصوصی رعایت کی جائے، کمال یہ ہے کہ آپ کو جتنا وقت طے کر کے بتایا جائے آپ اس سے ایک دو منٹ پہلے ہی اپنی تقریر ختم کر دے، جب ۵، ۱۰، ۱۵ منٹ ایسے مختصر وقت میں تقریر کرنی ہو تو مختصر خطبہ اس کے بعد ایک آیت یا ایک حدیث پیش کر کے اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح کر دے، تمہیدی گفتگو میں زیادہ

وقت ضائع نہ کرے۔

﴿طویل تقریر کے متعلق ایک سبق آموز واقعہ﴾

میرے استاذ محترم قاری رشید بزرگ صاحب سملکیؒ نے ایک واقعہ سنایا، کہ جس زمانہ میں وہ کوساڑی میں مدرس تھے، ایک مولانا صاحب کو اہل بستی نے دعوت دی عشاء کے بعد قراءت، نعت کے بعد جب مولانا کی تقریر شروع ہوئی تو مولانا صاحب بولتے ہی چلے گئے بستی کے اکثر کسان لوگ دن بھر کے تھکے ہوئے، مولانا صاحب کی تقریر میں اپنی نیند کی ایک مقدار پورا کرنے کی فکر میں تقریباً رات بارہ بجے دعا شروع ہوئی، صبح میں اہل بستی آپس میں تبصرہ کر رہے تھے کہ مولانا صاحب کے پاس جتنا علم تھا وہ سب ہمارے سامنے بیان کردیا۔

﴿دوسرا واقعہ﴾

ایک صاحب کی تقریر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عام طور پر حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ بیان فرماتے ہے اور جب تک فرعون غرق نہ ہو وہ اپنی تقریر ختم نہیں کرتے چاہے پورا مجمع نیند کے سمندر میں غرق ہوجائے۔

﴿حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقیؒ کا عجیب ملفوظ﴾

میرے مشفق بزرگ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی لکھنوی مدظلہ العالی نے اپنے دادا امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقیؒ کا ملفوظ سنایا کہ رات کے جلسوں کی تاخیر کی وجہ سے اگر کسی کی فجر کی نماز کا نشاط تک ختم ہوگیا تو تمہارا وہ رات والا جلسہ معصیت (غیر مستحسن) ہے، اس لئے اس طرح کی بے موقع طویل تقاریر سے احتراز کرنا چاہیے۔

﴿تقریر میں موقع اور محل کی رعایت﴾

تقریر کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ موقع اور محل دونوں کی رعایت کی جائے ،مثلاً نکاح کا موقع ہے تو اس کے مناسب حال باتیں بیان کی جائے ،موت تعزیت کا موقع ہے تو اس طرح کی باتیں بیان کی جائے ،اسی طرح تبلیغی اجتماع یا گشت کا دن ہو تو اس کے مناسب حال باتیں بتائی جائے ،اس کے لئے حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ ، حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوریؒ ،حضرت مولانا ابراہیم صاحب دیولہ مدظلہ العالی ،ان حضرات کے بیانات کئی کئی جلدوں میں شائع ہوئے ہیں ،اس سے بھر پور استفادہ کیا جائے ، بہت سی مرتبہ مجمع میں غیر مسلم بھی موجود ہوتے ہیں ،ایسی صورت میں اسلامی اخلاق ، نبیؑ کریم ﷺ کی حقوق انسانیت اور امن عام کے متعلق پاکیزہ تعلیمات ،توحید اس طرح کے مضامین کا انتخاب کیا جائے ۔

﴿مستورات کے بیان میں احتیاط ضروری ہے، اور ایک واقعہ﴾

مستورات میں جب بیان کرنے جائے تو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ،میرے دوست مفتی عبد القادر صاحب بھٹیؒ مدظلہ (مقیم پناما) نے سنایا کہ ایک بستی کے لوگ جہاں دعوت وتبلیغ کا کام نیا نیا شروع ہوا تھا ،وہاں ایک تبلیغی جماعت پہلی مرتبہ پہنچی ،اہل بستی نے خوب استقبال کیا اور مشورے سے کئی مجالس طے کی ،اس میں ایک مجلس مستورات کے بیان کی بھی طے ہوئی ،ایک جذباتی ساتھی نے امیر صاحب سے کہاں کہ مستورات میں میرا ہی بیان ہوگا ،احتیاطاً امیر صاحب بھی ساتھ میں گئے ،اس ساتھی نے تقریر شروع کی ،تو پہلی ہی بات یہ کہی کہ :میری محترمہ ماؤں اور بہنوں اور بیویوں ....امیر صاحب نے فوراً خود بیان شروع کردیا کہ یہ ساتھی تو بات کو بگاڑنے والا ہے۔

﴿ایک تجربے کی بات﴾

مستورات کے مجمع میں تجربے سے یہ بات سامنے آئی کے عذاب قبر، جہنم کے خوفناک مناظر اس طرح کی باتیں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں، اور عورتوں کی آنکھوں میں آنسوں جاری ہو جاتے ہیں، اور بہت جلدی وہ باتوں کو قبول کر لیتی ہے، بندے نے اکثر مرتبہ حضرت آسیہؓ (امراۃ فرعون) کی مظلومیت، حضرت سمیہ ام عمارہؓ کا واقعہ سنایا، تو اس طرح کے واقعات سے بہت ہی فائدہ ہوا۔

﴿بیان سے پہلے کی نہایت ہی اہم ہدایت﴾

یہ سب باتیں تو ظاہری ہوئی، حقیقت میں ہدایت تو اللہ سبحانہ وتعالی کے یہاں سے ملتی ہے، اس لئے تقریر سے پہلے صلاۃ الحاجہ پڑھ کر خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے، صلوۃ الحاجہ کا موقع نہ ہو تو صرف دعاء ہی کر لی جائے، کچھ نہ کچھ نیک عمل مثلاً تلاوت کی ایک مقدار یا چالیس درود یا ذکر اس مجلس کی نیت سے کر لیا جائے تو اس کے انوار بیان میں شامل ہوتے ہیں، بیان کے بعد اگر حاضرین کی طرف سے کچھ تعریفی بات بھی سامنے آئے تو عجب میں ہرگز مبتلاء نہ ہو، بلکہ ہر بیان کے بعد کی کوتاہی اور حق ادا نہ ہوا، اس کے اعتراف کے ساتھ استغفار کا اہتمام کیا جائے اور بیان کی مقبولیت عند اللہ اور فائدے کے عام ہونے کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، میں نے بار ہاں اپنے مشفق اور مرشد ثانی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ کا یہ معمول دیکھا اور خاص کر دینی مجالس یا دینی اسفار سے پہلے خود بھی اور اپنے ماتحتوں سے دعاؤں کا اہتمام کرتے اور کرواتے ہے۔

زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ استاذ محترم حضرت مولانا ابراہیم صاحب کاوی کے حکم سے ۲۷؍رمضان کو ختم قرآن کی نسبت سے بلیشور بیان کے لئے جانا ہوا تو استاذ محترم نے روانگی کے وقت فرمایا تقریر شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ. (پارہ۱۶: سورۂ طٰہٰ: آیت ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸) اور تین مرتبہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. (پارہ۱: سورۂ بقرہ: آیت ۳۲) اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ لینا، اس پر پابندی کرنے سے بھی بہت ہی فائدہ محسوس ہوا۔

﴿بیان کے دوران تلاوت کے متعلق ایک خاص ہدایت﴾

ایک بہت ہی خاص اور اہم بات یہ ہے کہ تقریر کے دوران جب بھی قرآن مجید کی آیت پیش کرنی ہو تو اس کو تجوید کی رعایت کے ساتھ عمدہ لہجہ میں تلاوت کرے، اس کا بھی ایک خاص اثر سامعین کے دلوں پر ہوتا ہے اور جس قدر قرآن کی آیتیں اور احادیث مبارکہ ہم عربی میں صحیح عبارت سے پیش کریں گے تو ان الفاظ کی برکات ضرور ہمارے بیان میں شامل ہوں گے، اس کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے۔

یہ کچھ گزارشات خطبات اور تقریر کے متعلق اپنے دوستوں کی درخواست پر اور تیسری جلد کے وقت وعدہ کے مطابق لکھ دی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے، فائدے کا ذریعہ بنائے۔

اور اس چوتھی جلد کی تیاری کے لئے تمام معاونین حضرات کو اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر عطاء فرمائے۔ اس کو قبول اور نافع بنائے۔ آمین

فقط والسلام

العبد الضعیف محمود بارڈولی

جامعہ ڈابھیل

﴿مشہور صحافی شورش کاشمیری کی خطابت کے بارے میں کچھ اہم باتیں﴾

بندہ نے مفتی معاذ صاحب، بمبوی سے درخواست کی تھی، انہوں نے حسب ذیل بہت ہی عمدہ اقتباس تلاش کر کے دیا جو قارئین کے فائدے کے لئے پیش خدمت ہے۔

مشہور مقرر و صحافی جناب شورش کاشمیری کی کتاب ''فن خطابت'' سے کچھ اہم باتیں اختصار کے ساتھ پیش کر دوں، مقررین درج ذیل ہدایات کا لحاظ کریں۔

(۱) آواز صاف رکھو مستحکم بناؤ اور اس طرح بناؤ کہ اس میں ایک طرح کی نغمگی ہو۔

(۲) الفاظ چبا کر نہ بولو۔

(۳) خطباء، ادباء، شعراء، حکماء، علماء کی بات چیت پر نگاہ رکھو، ان سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

(۴) کھانے کے بعد فوراً تقریر نہ کرو، پیٹ بھر کر تقریر کرنا آواز کو بوجھل کرتا ہے۔

(۵) مطالعہ بھی قدرے بلند آواز سے کیجئے تاکہ لہجہ اور اس کا نشیب و فراز طبیعت ثانیہ بن جائے۔

(۶) اشارے نہ بھولیں، ہمارے چہرے کی سلوٹیں، باہوں کے زاویے اور آنکھوں کے دورے ہماری خطابت کا اعلان ہے۔

(۷) مطالعہ کے وقت چیدہ جملے اور اہم باتیں مع حوالہ نوٹ کرتے رہیں ورنہ ضرورت پر حوالہ کو ترسو گے۔

(۸) ابتداء ہی میں گرج گونج پیدا نہ کیجئے، ملائمت و سلاست سے چلئے، جب لوگ ہمہ تن گوش ہو جائیں تو اظہار و اسلوب کے زاویئے اپنی حرارت خود قائم کریں گے۔

(۹) ہمیشہ دوستانہ طریق سے خطاب کرو، کبھی اجنبی انداز میں نہ بولو اسلئے کوئی ایسا پہلو ضرور تلاش کرو جو آپ کے اور عوام کے مابین مشترک ہو۔

(۱۰) تلخ حقائق شیریں انداز میں پیش کرو۔

(۱۱) طویل سنجیدہ تقریر سے سامعین اکتانے لگیں تو لہجہ بدل کر یا مزاحیہ شگوفہ چھوڑ کر شگفتگی پیدا کرو۔

(۱۲) تمثیلات کے ساتھ عوام کو سمجھانا ایسا ہے جیسا کہ کھانے کے ساتھ شیرینی۔

(۱۳) زبان ہمیشہ، ہر لحظہ اور آخر تک سیکھیے، بے زبان عالم علم کا مزار ہے۔

(۱۴) عوام کی نفسیات جانو، وہی مقرر کامیاب ہو سکتا ہے جو عوام کی نفسیات جانتا اور انسانی طبائع کی بوقلمونیوں سے واقف ہو۔

(۱۵) مقرر کے لئے سب سے بڑی نعمت اس کا حافظہ ہے، لہذا ہر وہ چیز استعمال کرو جس سے قوت حافظہ کو جلا ملے۔

(۱۶) عوام کی ذہنی سطح سے بلند تعبیرات و استعارے استعمال نہ کرو۔ (ملخصاً فن خطابت ۸۶ تا ۱۰۱)

ان سب کے ساتھ ایک کامیاب مقرر بننے کے لئے توحید کامل، محبت فاتح عالم، صداقت اسلام پر مکمل یقین، اُمت کا غم اور دلِ دردمند ضروری ہے کہ

نغمہ ہے ناتمام خونِ جگر کے بغیر ☆ عشق ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

آج کے مسلمانوں کے حالات

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☙	ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے دربار میں عرض کی "اے اللہ! تو ہم لوگوں کی پریشانیوں کو دیکھ کہ ہم مسلمان کیسی پریشانی میں ہے" تو مجھے الہام ہوا ،اللہ کی طرف سے میرے دل میں آیا" کہ اے میرے بندوں! تم تمہارے حالات کو دیکھو"
☙	جیسے اعمال دنیا سے اوپر یعنی آسمانوں پر چڑھتے ہیں ویسے احوال آسمان سے زمین پر اترتے ہیں۔
☙	ایک بزرگ کا ایک عجیب فرمان ہے کہ "کبھی مجھ پر دو دن تین دن چار دن پانچ دن کوئی تکلیف نہیں آتی ،کوئی مصیبت نہیں آتی تو میں اللہ کے سامنے روتا ہوں کہ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے اسی لئے اس نے مجھے چھیڑا نہیں ہے۔"
☙	بہت سی مرتبہ اللہ تعالی کی طرف تکلیف آتی ہیں، ہم کو لگتا ہے اللہ تکلیف دے رہے ہیں، لیکن ان تکلیف ان حالات، ان مصیبتوں کے بعد اللہ تعالی کوئی بہت بڑا انعام ہم کو عطا فرماتے ہیں۔
☙	فتنہ کے زمانہ میں قرآن کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو، دین اور شریعت پر مضبوطی سے عمل رکھو، اس فتنہ کے زمانہ میں دین جاننے والے علماء اور اللہ والوں سے تعلق رکھو۔

﴿۱﴾

﴿آج کے مسلمانوں کے حالات﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ شَفِیْعَنَا وَحَبِیْبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً...... اَمَّا بَعْدُ !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ [پارہ:۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷]

وقال تعالٰی فی مقام اٰخر:

اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ وَاِنْ تُصِبْکُمْ سَیِّئَۃٌ یَّفْرَحُوْا بِھَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

مُحِیْطٌ. [پارہ:۴، سورۂ آل عمران: آیت ۱۲۰]

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسوله النّبی الکریم ونحن علیٰ ذٰلک لمن الشّاھدین والشّاکرین.

﴿مسلمانوں کے عجیب حالات﴾

دنیا میں اس وقت پر مسلمان عجیب حالات سے گذر رہے ہیں، کہیں پر مسلمان آسمانی آفتوں میں پھنسے ہوئے ہیں:

سیلاب ہے۔

زلزلہ ہے۔

آندھی اور طوفان ہے۔

کہیں پر زمینی اور انسانی آفتوں میں مبتلا ہے:

فسادات ہو رہے ہیں۔

مسلمانوں کو قتل کیا جاتا ہے۔

زندہ جلایا جارہا ہے۔

عجیب حالات امت پر گذر رہے ہیں، جب ان حالات کو ہم سنتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ایک بے چینی پیدا ہوتی ہے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

کب تک ایسا ہوتا رہے گا؟

اور یہ بے چینی پیدا ہونی بھی چاہئے، یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

﴿مسلمانوں پر حالات آنے کی وجہ سے بے چینی کا ہونا ایمان کی علامت ہے﴾

حدیث پاک میں ہمیں یہ بتلایا گیا کہ: پوری دنیا کے مسلمان ایک بدن کی طرح ہیں، بدن کے ایک حصہ میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا بدن پوری [Body] بے چین ہو جاتی ہے، بالکل اسی طریقہ سے دنیا کے کسی مسلمان کو تکلیف ہو، کسی علاقہ میں مسلمانوں کا نقصان ہو، مسلمان پریشان ہو تو دنیا کے دوسرے مسلمان بے چین ہو جاتے ہیں، تکلیف ہوتی ہے اور یہ ان کے ایمان کے وجہ سے ہوتی ہے۔

مسلمانوں کی تکلیف سے بے چینی کا نہ ہونا ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے

مسلمانوں کی تکلیف سن کر اگر ہم کو بے چینی نہ ہو تو سمجھ لو کہ ہمارے اندر ایمان بالکل کمزور ہو چکا ہے اس لئے ایسے حالات سن کر

بے چینی ہونا۔

پریشانی ہونا۔

الجھن اور ٹینشن ہونا، یہ ہمارے اندر ایمانی غیرت کے ہونے کی نشانی ہے۔

حالات آنے کی وجوہات

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

اور کب تک ہوتا رہے گا؟ تو آج اسی کے متعلق قرآن مجید کی کچھ آیتوں کو لے کر میں آپ سے کچھ بات کروں گا۔

پہلی وجہ گناہ

ایک اہم سبب جو ایسے حالات سن کر کے ہم سب کے ذہن میں آتا ہے کہ یہ مسلمانوں کو ان کے گناہوں کی سزا مل رہی ہے، یہ فوراً ہمارے ذہن میں آتا ہے اور یہ چیز

قرآن میں ہے:

وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ [پارہ ۲۵: سورۃ شوریٰ: آیت ۳۰]

جو مصیبت اور جو تکلیف تم کو پہنچے وہ تمہارے گناہوں کی نحوست ہے۔

دوسری آیت میں اللہ فرماتے ہیں:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ [پارہ ۲۱، سورۃ روم: آیت ۴۱]

زمین پر فساد ہے، سمندروں میں فساد ہے، یہ انسان کے گناہوں کی وجہ سے ہے۔

یہ قرآن کی آیتوں سے ہم کو معلوم ہورہا ہے۔

﴿ایک بزرگ کا عجیب الہام﴾

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے دربار میں عرض کی ''اے اللہ! تو ہم لوگوں کی پریشانیوں کو دیکھ کہ ہم مسلمان کیسی پریشانی میں ہے'' تو مجھے الہام ہوا، اللہ کی طرف سے میرے دل میں آیا'' کہ اے میرے بندوں! تم تمہارے حالات کو دیکھو''

تم فریاد کرتے ہو کہ ہماری مصیبت کو دیکھ تو جواب ملا کہ اے میرے بندے! تو اپنے حالات کو دیکھ تو میری نافرمانی کرتا ہے، گناہ کرتا ہے تو میں تیرے لئے ایسے حالات بھیجتا ہوں۔

یہ ایک سبب ہے، اسلئے حالات کے موقع پر ہم فوراً اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں۔

اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

استغفار کریں۔

اور اپنے اعمال کو درست کرلیں، یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔

ایک آدمی جو حالات پر نظر رکھتا ہے وہ جب ایسی چیزوں کو سنتا ہے تو فوراً اس کا دل متاثر ہوتا ہے اور ان حالات کو کیسے دور کرنا؟ اس کی وہ فکر میں رہتا ہے۔

اعمال اور حالات کے متعلق ایک سمجھنے کی مثال

ایک صاحب نے بیان میں ایک اچھی مثال دی، جس سے اعمال اور حالات سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

ایک بیچارہ گاؤں کا رہنے والا آدمی جس کے بدن پر پرانے انداز کے کپڑے، سفر کر کے کسی شہر میں پہنچا، شہر میں اونچی اونچی عمارتیں ہوتی ہیں، ان میں اوپر چڑھنے اور اترنے کے لئے لفٹ لگی ہوئی ہوتی ہے، اس بیچارے دیہاتی نے زندگی میں کبھی لفٹ نہیں دیکھی تھی، پہلے تو وہ اس اونچی عمارت کو دیکھنے کے لئے قریب گیا، پھر اس میں اس نے لفٹ دیکھی تو بہت حیران ہوا، یہ کیا چیز ہے، لفٹ میں ایک چلانے والا ہوتا ہے، جس کو لفٹ مین کہتے ہے، اب یہ دیہاتی آدمی کھڑے ہو کر لفٹ کو دیکھ رہا ہے، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی پھٹے پرانے کپڑے والا ہاتھ میں سبزی اور سامان کا بڑا ٹھیلا لے کر لفٹ میں سوار ہوا اور لفٹ اوپر کی طرف گئی، پھر جب لفٹ نیچے آئی تو ایک صاحب ہاتھ میں بریف کیس لئے ہوئے سوٹ بوٹ میں تیار باہر نکلے، یہ دیہاتی بیچارہ یہ منظر دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ لفٹ کوئی مشین ہے، جس میں پھٹے پرانے کپڑے والا آدمی سوار ہو جاوے اور وہ مشین اوپر جا کر نیچے آوے اتنے میں انسانی حالت بدل جاتی ہے اور پھٹے پرانے کپڑے والا سوٹ بوٹ والا ہو جاتا ہے، اس دیہاتی نے بھی سوچا کہ یہ تو بہت اچھی مشین ہے لہذا وہ خود بھی اس میں بیٹھ گیا، اب وہ لفٹ چلانے والا پوچھتا ہے کہاں جانا ہے، اس دیہاتی نے جواب دیا اوپر، وہ لفٹ والا اس دیہاتی کو اوپر لے گیا، وہاں جا کر وہ دیہاتی کہتا ہے نیچے چلو، تو وہ لفٹ والا اس کو نیچے لے آیا، اب وہ دیہاتی نیچے آ کر اپنے پورے بدن کو بار بار دیکھتا ہے، کوئی اس میں تبدیلی نہیں

ہوئی، تو پھر لفٹ والے سے کہتا ہے، اوپر لے چلو، اس طرح دو تین مرتبہ اس دیہاتی نے اوپر نیچے کا سفر کیا، پھر وہ لفٹ والا سوال کرتا ہے، بھائی کیا بات ہے؟ کیوں اوپر نیچے ہو رہے ہو؟ تو اس پر اس دیہاتی نے کہا، مجھے اپنی حالت بدلوانی ہے، لفٹ والا پوچھتا ہے، یہ لفٹ ہے یہاں کیسے حالت بدلوانی؟ یہ تو اوپر نیچے جانے آنے کے لئے ہے، اس پر اس دیہاتی نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات بتائی کہ میں نے کھڑے ہوکر دیکھا کہ پہلے ایک غریب، پھٹے، پرانے کپڑے والا آدمی سبزی کا تھیلا ہاتھ میں لے کر اوپر گیا اور پھر واپس آیا تو وہ سوٹ بوٹ بریف کیس والا ہو گیا، تو یہ دیکھ کر میں بھی اپنی حالت بدلوانے آیا ہوں، اس پر اس لفٹ چلانے والے نے بتلایا کہ وہ آدمی جو پھٹے پرانے کپڑے والا ہاتھ میں سبزی لئے ہوئے تم نے دیکھا وہ تو ملازم تھا، گھر کا خادم تھا، اور بعد میں جو صاحب سوٹ بوٹ والے دیکھے وہ کسی فلیٹ میں رہنے والے کوئی سیٹھ صاحب تھے، دونوں الگ الگ شخص تھے، پھر اس لفٹ والے نے کہا، ارے دیہاتی بھائی! اس لفٹ میں تو جیسا نیچے سے اوپر جاتا ہے ویسا ہی اوپر سے نیچے آتا ہے، نیچے اوپر ہونے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

میرے دینی بھائیوں! اسی طرح کا حال ہمارے اعمال کا ہے، جیسے اعمال دنیا سے اوپر یعنی آسمانوں پر چڑھتے ہیں ویسے احوال آسمان سے زمین پر اترتے ہیں، ہمارے اعمال اچھے ہونگے تو وہاں سے حالات کے فیصلے بھی اچھے ہونگے، ہمارے اعمال برے ہونگے تو وہاں سے اعمال کے فیصلے بھی اسی کے مطابق ہونگے، اسلئے اعمال کو درست کرنے کا فکر کرو۔

﴿ہمیشہ حالات گناہوں کی وجہ سے نہیں آتے﴾

لیکن ایک بات اچھی طرح اپنے ذہن میں بیٹھا لو کہ ہمیشہ برے حالات گناہوں کی وجہ سے ہی آئے ایسا نہیں ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے کہ گناہوں کی وجہ سے برے حالات

آتے ہیں لیکن ہمیشہ ہر مرتبہ گناہ ہی کی وجہ سے برے حالات آئے، ایسا نہیں ہوتا ہے اس لئے کسی علاقہ کے مسلمان پر یا کسی انسان پر برے حالات آئے تو ہم کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ بہت بڑا گنہگار ہوگا، بہت برائیاں کرتا ہوگا، اس لئے عذاب آیا۔

﴿دوسری وجہ﴾

بہت سی مرتبہ حالات آنے کے دوسرے اسباب بھی ہوتے ہیں دوسری وجوہات بھی ہیں میں آپ کو ایک بات سمجھاؤں، اس کو تو ہم میں سے ہر ایک آدمی سمجھتا ہے کہ انسان کس کو چھیڑتا ہے؟ جس سے انسان کو محبت اور پیار ہوتا ہے اسی کو انسان چھیڑتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ایمان والوں کے ساتھ محبت ہے پیار ہے اور اسی محبت میں، اسی پیار میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسے حالات مسلمانوں پر آتے ہیں۔

﴿ایک بزرگ کا عجیب فرمان﴾

اس لئے ایک بزرگ کا ایک عجیب فرمان ہے کہ "کبھی مجھ پر دو دن تین دن چار دن پانچ دن کوئی تکلیف نہیں آتی، کوئی مصیبت نہیں آتی تو میں اللہ کے سامنے روتا ہوں کہ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے اسی لئے اس نے مجھے چھیڑا نہیں ہے۔"

لہٰذا یہ حالات اللہ تعالیٰ کی مومنوں کے ساتھ جو محبت ہے، پیار ہے اس محبت اور پیار اور اس تعلق کی وجہ سے بھی، ایسے حالات عالم میں آتے ہیں اور ہمارا اللہ کے ساتھ جو تعلق ہے، یہ مضمون قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ [پارہ:۲، سورۂ بقر: آیت ۱۶۵]

ایمان والوں کی سب سے زیادہ محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ایمان والوں کے ساتھ بڑی محبت فرماتے ہیں اور اسی محبت میں، اسی پیار میں یہ حالات آتے ہیں، یہ سب اللہ کی مومنوں کے ساتھ محبت کی نشانی ہے۔

﴿حضرت یوسف علیہ السلام پر حالات آئے﴾

آپ اندازہ لگاؤ کہ میرے اور آپ پر اور پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر جو حالات آتے ہیں یہ تو کچھ نہیں ہے، اللہ کے نبی علیہم السلام پر پیغمبر علیہم السلام پر جو حالات آئے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

آپ دیکھئے! حدیث میں آتا ہے اللہ کے ایک نبی علیہ السلام کو ایک پیغمبر علیہ السلام کو ان کے سگے بھائیوں نے اٹھا کر کنویں میں ڈال دیا۔ آپ نے نماز وتر میں آج ہی یہ آیتیں سنیں، اس نبی علیہ السلام کو لوگوں نے بازار میں لے جا کر بیچ دیا، اس نبی علیہ السلام کو برسوں برس جیل میں سزا بھگتنی پڑی۔

اب کیا ہم یہ کہیں گے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں ڈالا، بیچ دیا، جیل میں بند کیا گیا، یہ ان کے گناہوں کی سزا تھی؟ کوئی مومن ہے جو یہ ہمت کر سکے؟ یہ کونسی چیز ہے؟ اللہ کو اپنے نبیوں کے ساتھ اپنے پیغمبروں کے ساتھ جو محبت ہوتی ہے جو پیار ہوتا ہے اس محبت اور پیار کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے ساتھ ایسے حالات کا معاملہ فرماتے ہیں۔

﴿حالات آنے کی تیسری وجہ﴾

بہت سی مرتبہ حالات آنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے ایمان کا، ہمارے اسلام کا امتحان لیتے ہیں کہ میرے بندے کے اندر ایمان کتنا ہے؟ میرے ساتھ تعلق کتنا اور کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ امتحان لیتے ہیں۔

یہ مضمون بھی اللہ نے قرآن میں بیان فرمادیا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ [پارہ:۲، سورہ بقرہ: آیت ۱۵۵]

ہم تمہارا امتحان لیں گے،تم کو آزمائیں گے،کبھی بھوک کے ذریعہ سے،کبھی خوف اورڈر کے ذریعہ سے،کبھی مال کم ہوجائے گا،کبھی کاروبار ٹھپ پڑ جائے گا،کبھی کھیتی باڑیاں اجڑ جائیں گی،ہم تمہارے ایمان کا امتحان لیں گے،آزمائش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ میرا بندہ ایسی تکلیف کے موقعہ پر مجھ کو یاد رکھتا ہے یا مجھے بھول جاتا ہے؟اس لئے اللہ تعالیٰ یہ امتحان لیتے ہیں،اسی لئے تو حدیث میں آتا ہے:

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

''سب سے زیادہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے نبیوں پر آتی ہیں''اب نبیوں پر تکلیف آئی پریشانیاں آئیں تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ عذاب ہے؟سزا ہے؟نہیں!اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کا امتحان لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نبیوں کو آزماتے ہیں۔

﴿ایک وظیفہ﴾

اللہ تعالیٰ عافیت اور سلامتی کے ساتھ رکھے،لیکن جب کبھی ہم کو ذاتی طور پر یا خاندان میں یا کاروبار میں یا اجتماعی طور پر مسلمانوں پر کوئی برے حالات آئے،توانا للہ وانا الیہ راجعون بھی پڑھا کرو،یہ بہت پیارا وظیفہ ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے،جو آدمی مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کو اچھا بدلہ عطاء فرماتے ہیں اور اتنا دیتا ہے کہ وہ بندہ راضی ہو جاوے،حضرت سعید بن جبیرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مصیبت کے وقت جو کلمات پڑھنے کے واسطے اس امت کو دئے گئے ہیں،کسی دوسری امت کو نہیں دئے گئے،دیکھو!حضرت یعقوبؑ نے بڑی مصیبت کے وقت یٰٓاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ پڑھا یعنی ہائے افسوس یوسف پر،اگر انا للہ وانا الیہ راجعون کا مبارک کلمہ پچھلی امت کو ملا ہوا ہوتا تو حضرت یعقوبؑ یہی کلمہ پڑھتے،اسلئے یہ انا للہ وانا الیہ راجعون والا بڑی نعمت ہے۔

﴿چار عادت جس کی وجہ سے جنت میں گھر بن جاوے﴾

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷛ کی روایت میں ہے کہ جس آدمی میں چار عادت جمع ہو جاوے اس کے لئے جنت میں گھر بن جاتا ہے۔

(۱) اپنے سب کاموں میں اللہ تعالی سے مدد مانگے۔

(۲) مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے۔

(۳) اللہ تعالی کی نعمت پر الحمد للہ پڑھے۔

(۴) جب کوئی گناہ ہو جاوے تو اس پر استغفر اللہ پڑھے۔

﴿ایک صحابی کا عجیب قصہ﴾

ایک صحابی کا بچہ کا انتقال ہو گیا، انہوں نے اپنے بچے کو دفن کیا، وہ صحابی ابھی وہاں سے نکلے ہی تھے کہ ایک دوسرے صحابی نے ان کو یہ خوش خبری سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالی موت کے فرشتہ سے دریافت فرماتے ہیں کہ تونے میرے بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے کلیجے کا ٹکڑا (بیٹا) چھین لیا، تو اس بندے نے کیا کہا تو موت کے فرشتہ نے عرض کیا کہ اللہ آپ کے اس بندے نے آپ کی تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو۔

﴿ہر مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھو﴾

ہم لوگوں نے اپنا ایک مزاج بنالیا ہے کہ صرف وفات کے موقع پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں، حالانکہ چھوٹی یا بڑی ہر مصیبت کے موقع انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے، حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مکان میں چراغ بجھ گیا تو آپ ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، ایک مرتبہ آپ ﷺ کے

جوتے مبارک کی پٹی ٹوٹ گئی تو آپ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا، ایک مرتبہ آپ ﷺ کے انگوٹھے مبارک میں کانٹا چبھا تو آپ اس کے درد سے بار بار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ رہے تھے۔

﴿مصیبت کے آنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعام﴾

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس بندہ کے گناہ معاف فرماتے ہیں، اسی طرح بندے کے لئے بعض مرتبہ کوئی اعلیٰ درجہ لکھا ہوا ہوتا ہے اور اس کے اعمال ایسے نہیں ہوتے ہیں جو اس کو وہاں تک پہنچا سکے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مال اور اولاد پر کوئی مصیبت بھیجی جاتی ہے اور بندہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کی برکت سے وہ بندہ اونچے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے، اس لئے مصیبت سامنے سے مانگنی نہیں ہے، لیکن آجاوے تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور اس پر صبر کرے۔

﴿ایک دعاء کی عجیب فضیلت﴾

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار میرے شوہر ابو سلمہ ؓ گھر میں آئے اور کہا کہ آج رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث شریف سن کر آیا ہوں، جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے، وہ یہ ہے کہ جس شخص کو مصیبت پہنچے اور اس کے بعد یہ دعاء مانگے۔

اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اِحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ ،اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِیْ فِیْھَا بِخَیْرٍ مِّنْھَا.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں ثواب کی امید رکھتا ہوں، اے اللہ! تو مجھ کو اس کے بدلہ میں بہتر چیز عطاء فرما۔

جو آدمی انا للہ و انا الیہ راجعون کے بعد یہ دعاء مانگے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو اس سے بہتر چیز عطاء فرمائیں گے، خود حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو سلمہ

ﷺ کے انتقال کے بعد یہ حدیث مجھ کو یاد آئی، جب دعاء پڑھنے کا ارادہ کیا تو یہ خیال آیا کہ مجھ کو حضرت ابو سلمہ ؓ سے بہتر کون ملے گا؟ مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تھا اسلئے پڑھ لیا، چنانچہ اس دعاء کی برکت سے عدت گزرنے پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا، جن سے دنیا میں کوئی بھی بہتر نہیں۔

﴿حالات آنے کی چوتھی وجہ﴾

میرے دینی بھائیو! ایک اور بڑی اہم بات یاد رکھ لو کہ "یہ حالات بہت سی مرتبہ اس لئے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بڑی نعمت دینا چاہتے ہیں" اس نکتہ [Point] کو یاد رکھو گے تو انشاء اللہ کبھی کوئی تکلیف، مصیبت معلوم نہیں ہوگی۔

یہ حالات، یہ مصیبتیں، یہ پریشانیاں اللہ تعالیٰ اس لئے دیتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی بہت بڑی نعمت دینا چاہتے ہیں اور یہ مضمون ابھی میں آپ کو اللہ کے کرم سے قرآن سے ثابت کر کے بتاتا ہوں۔

دیکھئے! قرآن میں ایک جگہ پر ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو ان کی قوم نے آگ میں ڈالا، کیسے حالات آئے، حدیث میں ہے ننگا کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور اس مصیبت کے ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا "خلیل" بنایا، اپنا دوست بنالیا۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حالات﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بہت ساری مصیبتیں آئیں، لیکن ان مصیبتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنے بڑے انعام سے نوازا کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے گھرانے کے ذریعہ کعبۃ اللہ بنوایا۔

مکہ شہر آباد کروایا۔

حج کا فریضہ شروع فرمایا۔
زمزم کا کنواں چالو کروایا۔
قربانی کی سنت جاری کروائی۔

اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے ان کو "پیشوا" اور "امام" بنادیا تو کبھی کبھی تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی بہت بڑا انعام عطا فرماتے ہیں۔اس لئے ایسی تکلیف کے موقع پر بندوں کو گھبرانہیں جانا چاہئے۔

آپ ﷺ پر حالات طائف میں

آپ کو معلوم ہونا چاہئے میرے اور آپ کے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ طائف میں تشریف لے گئے، حضور ﷺ پر طائف میں کیسی کیسی تکلیف آئیں؟ اکیلے تن تنہا کوئی مدد کرنے والا بھی نہیں اور اس تکلیف کو حضور ﷺ نے اکیلے برداشت کیا، لہولہان ہوئے، زخمی ہوئے، پریشان ہوئے، طائف میں حضور ﷺ کے پیچھے نوجوانوں نے تالیاں بجائیں، اتنی ساری تکلیفیں حضور ﷺ نے طائف میں اٹھائیں۔

تکلیف کے بعد دو انعام ملے

لیکن طائف سے تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے دو بڑے انعام عطا فرمائے:

پہلا انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ملا کہ طائف سے آرہے تھے کہ راستہ میں ایک جگہ جنگل میں جھاڑیوں کے بیچ میں تہجد کی نماز پڑھ رہے ہیں، اس جگہ کو بطن نخلہ کہتے ہیں اور نماز میں قرآن پڑھ رہے ہیں، اس قرآن کے پڑھنے کی برکت ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے ستر جناتوں کو ایمان عطا فرمایا، اور ان کے واسطے سے دوسرے جناتوں کو بھی ایمان نصیب ہوا، جناتوں کی بڑی جماعت حضور ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لائی، اور اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ بہت بڑا انعام ملا کہ جنات ایمان میں داخل ہوئے، طائف کی تکلیف کے فوراً بعد راستہ ہی

میں یہ انعام ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا [پارہ ۲۶: سورۂ احقاف: آیت ۲۹]

جنات کی جماعت بطن نخلہ نامی جگہ پہنچی، اس جنات کی جماعت نے تہجد میں حضور ﷺ کا قرآن سنا، اور انہوں نے دھیان سے قرآن سنا، وہ ایمان لائے۔ پھر جا کر اپنی پوری قوم کو ایمان کی دعوت دی۔

ایک عجیب وغریب واقعہ

علامہ ابن قیم جوزیؒ نے اپنی کتاب میں ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے حضرت سہل ابن عبد اللہ تستریؒ بہت بڑے اللہ والے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ کعبۃ اللہ کے سامنے بڑی عمر کے ایک جن نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کے بدن پر ایک پرانا کرتا ہے اور وہ پرانا جبہ نور سے چمک رہا ہے۔

حضرت سہل ابن عبد اللہؒ فرماتے ہیں کہ جب اس جنات نے سلام پھیرا تو میں نے جا کر ان کی ملاقات کی، سلام کیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کا جبہ آپ کا کرتہ اتنا نورانی اتنا چمکتا ہوا؟ کہاں سے لائے؟ تو اس جنات نے مجھے جواب میں کہا کہ ”اے سہل! یہ میرا وہ کرتا ہے کہ میں نے اسی کرتے کو پہن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کی تھی، ان پر میں ایمان لایا تھا۔ پھر اسی کرتے کو پہن کر میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کی اور اسی کرتے کو پہن کر میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا تھا اور دو دو نبیوں کی ملاقات اسی کرتہ میں ہوئی، اسی کرتہ میں دو دو نبیوں پر میں ایمان لایا تو اس کی نورانیت اس کے انوار میرے اس کرتہ میں چمک رہے ہیں۔

پھر آگے اس جن نے جو بات بتلائی وہ میں سنانا چاہتا ہوں اس نے کہا اے سہل ابن عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سورہ جن میں جن جناتوں کا قصہ بیان فرمایا اور پوری ''سورہ جن'' جن جناتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی، ان جناتوں میں سے ایک میں بھی ہوں، اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے سورہ جن نازل فرمائی''۔ تو دیکھو! طائف کی تکلیف کے بعد یہ مبارک واقعہ، یہ مبارک انعام اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا۔

﴿دوسرا انعام﴾

دوسرا بڑا انعام طائف کی تکلیف کے بعد یہ ملا کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو معراج عطا فرمائی معراج کا واقعہ طائف کے فوراً بعد میں پیش آیا ہے۔

حقیقت یہ سمجھ میں آئی کہ بہت سی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف تکلیف آتی ہیں، ہم کو لگتا ہے اللہ تکلیف دے رہے ہیں، لیکن ان تکلیف ان حالات، ان مصیبتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی بہت بڑا انعام ہم کو عطا فرماتے ہیں۔

﴿حمل کے وقت عورت کی تکلیف﴾

آپ سب جانتے ہیں، قرآن میں بھی یہ حقیقت بیان کی گئی، ایک عورت ذات ہے اس کو بچہ پیدا ہوتا ہے، اس عورت ذات کو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔

اللہ نے خود اس تکلیف کو قرآن میں ہمارے سامنے بیان فرمایا:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا [پارہ۲۶: سورۂ احقاف: آیت ۱۵]

اس کی ماں نے بڑی تکلیف سے اس کو اپنے پیٹ میں اٹھایا، جس دن سے عورت کو حمل رہتا ہے، تکلیف بھی شروع ہو جاتی ہے، کبھی قے (وامٹ) ہوگی، کبھی کمر میں درد ہوگا، کبھی پیٹ میں درد، کبھی پیر میں درد، کبھی گھٹنوں میں درد، کبھی گھبراہٹ، کبھی بے چینی،

پورا ایک زمانہ اسی کیفیت میں گذرتا ہے۔

ایک بچہ کم از کم ماں کے پیٹ میں چھ مہینہ رہتا ہے، زیادہ سے زیادہ دو سال رہتا ہے، حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے، اس لئے چھ مہینہ پر بچہ پیدا ہو جائے تو عورت پر شک کرنا جائز نہیں ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ شادی کے بعد چھ مہینہ پر بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور کبھی دو سال تک بھی بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے، اب اندازہ لگاؤ کہ چھ مہینہ سے لے کر دو سال تک کا زمانہ ایک بچہ ماں کے پیٹ میں رہے ماں کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔

﴿ولادت کے وقت عورت کو تکلیف﴾

دوسری تکلیف حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ولادت کے وقت دوسری بڑی تکلیف ہے، ہم لوگ بھی آپس میں بات کرتے ہیں کہ "بھائی! دُکھاوا شروع ہوا اس لئے بیوی کو Hospital لے کر چلے گئے"، اب یہ جو درد شروع ہوتا ہے اتنا خطرناک درد ہوتا ہے کہ موت اور بچہ پیدا ہونے کے درد دونوں میں ایک درجہ کا فرق باقی رہتا ہے اتنی تکلیف ماں کو ہوتی ہے۔

﴿شہید عورت﴾

اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ بچہ پیدا ہوتے وقت اس درد کی وجہ سے کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اللہ اس عورت کو شہادت کا مقام عطا فرماتے ہیں، وہ شہید سمجھی جاتی ہے۔

﴿عورت کو تکلیف کے بعد بچہ کی شکل میں نعمت﴾

اب آپ دیکھئے! ایک عورت نے چھ مہینہ، سات مہینہ، نو مہینہ، دس مہینہ، دو سال تک پیٹ میں بچہ کی تکلیف اٹھائی، کتنی بڑی تکلیف لیکن آپ سب جانتے ہیں اس کی ساری

تکلیف، اس کا سارا درد، ساری پریشانی، کب ختم ہوگئی؟ جب بچہ نام کی اللہ کی ایک نعمت اس کو نصیب ہوتی ہے جیسے ہی بچہ ملا اب وہ عورت اپنی ساری تکلیف کو بھول جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ تکلیف کے پیچھے کوئی نعمت اللہ عطا فرماتے ہیں۔

﴿ان حالات کے بعد ایک انعام﴾

اب ان حالات کی روشنی میں سن لو کہ اس وقت جو حالات پورے عالم میں مسلمانوں پر ہیں چونکہ الحمد للہ میں نے قیامت کی احادیث پر ریسرچ کیا ہے، بہت ڈیپ میں ریسرچ کیا ہے، ان تمام احادیث کی روشنی میں اللہ کی ذات پر پورے یقین کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ ''یہ حالات جو اس وقت دنیا میں چل رہے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہت بڑی ایک نعمت عطا فرمانے والے ہیں'' اور وہ نعمت کونسی؟ جس کا اللہ نے قرآن میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے:

وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ[پارہ: ۴، سورۃ آل عمرٰن: ۱۳۹]

ترجمہ: تم ہی سربلند رہوں گے اگر ایمان والے ہو۔

اللہ ایمان والوں کو ساری دنیا میں اونچا مقام عطا فرمائیں گے، یہ پوری دنیا اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہے، اس دنیا کی حکومت اور اس کے خزانہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ہاتھ میں عطا فرمانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے یہ سب ماحول بن رہا ہے۔

﴿حضرت یوسف علیہ السلام کی مظلومیت﴾

تیسری رکعت میں وتر میں جو آیت پڑھی گئی اس کے مضمون پر آپ نے غور کیا؟

حضرت یوسف علیہ السلام کبھی کنویں میں گئے۔

کبھی جیل میں گئے۔

مظلوم بنے بہت مظالم ان پر ڈھائے گئے۔

ایک سات سال کا بچہ اس کو باپ سے ہٹا کر کنویں میں ڈال دیا جائے، کیسی مظلومیت ہے؟ اسی بچہ کو لے جا کر لوگ بیچ دیں اور کیسے بیچ دیں؟

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ. [پارہ:۱۲، سورۃ یوسف: آیت ۲۰]

امام ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: بیس درہم کے بدلہ میں اللہ کے ایک معصوم نبی کو، ایک معصوم بچہ کو سگے بھائیوں نے بیچ دیا۔ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ان کو پیسوں سے کوئی مطلب نہیں تھا، ان کا مطلب تھا کہ یوسف علیہ السلام کو باپ کے سامنے سے ہٹاؤ۔

غیر کا مسلمانوں سے مقصد

آج میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ مسلمانوں کی جان آج دنیا میں پانی سے بھی زیادہ سستی ہو چکی ہے اور مسلمانوں کی جائداد پروپرٹیاں، مسلمانوں کا پٹرول، مسلمانوں کے خزانے لوٹے جا رہے ہیں اور کسی کو کوئی فکر نہیں، کوئی بولنے والا نہیں، ان کا اصلی نشانہ مسلمان ہے کہ مسلمانوں کو کسی طرح بھی ختم کرو۔

لیکن پھر کیا ہوا، سبحان اللہ! ہوا کیا جو کنویں میں ڈالنے والے، جو بیس درہم میں اللہ کے نبی کو بیچنے والے، ایک دن کتنا پیارا خوشی کا دن آیا

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ. [پارہ:۱۳، سورۃ یوسف: آیت ۱۰۱]

اے اللہ! میں کس زبان سے تیرا شکرادا کروں، تو نے مجھے کنویں سے نکال کر مصر کا بادشاہ بنا دیا، کہاں کنواں اور کہاں مصر کی حکومت؟ تو نے مجھے پورے مصر کا بادشاہ بنا دیا۔

میرے بھائیو! کوئی گھبرانے کی بات نہیں، یہ حالات ہیں، ان حالات کے بعد اللہ

تعالیٰ پوری دنیا کی حکومت مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں، کبھی اللہ موقع دیں گے تو سورہ یوسف کی تفسیر ایک ایک نکات سے ساتھ انشاء اللہ سناؤں گا۔

مصر میں قحط کے وقت........

بیچ میں ایک موقع یہ آیا کہ مصر کا بادشاہ بہت پریشان تھا کہ قحط پڑنے والا ہے، پریشانی آنے والی ہے، بادشاہ فکر میں ہے کہ میں کیا کروں؟ خزانہ ختم ہو جائے گا تو اس موقع پر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا "کوئی گھبرانے کی بات نہیں، پریشانی جو آنے والی ہے تو اس پریشانی کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے فن عطا فرمایا ہے۔

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ [پارہ ۱۳: سورۃ یوسف: آیت ۵۵]

اے بادشاہ! گھبراؤ مت، مجھے مصر کا خزانہ حوالہ کردو انی حفیظ علیم پورے سسٹم کو کیسے چلانا، اکونومی کو کیسے کنٹرول کرنا معاشیات اقتصادیات کیسے چلانا اللہ تعالیٰ نے یہ علم مجھے عطا فرمایا ہے، میں تمہارے ملک کی اکونومی کو تمہارے ملک کی رزرو بینک کو تمہارے خزانے کو برابر سنبھالوں گا، تم بالکل بے فکر ہو جاؤ۔

لیکن میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ جب دنیا کی حکومت مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے پہلے ہم اس کے سنبھالنے کے لائق تو بن جائیں انی حفیظ علیم کہ اتنی بڑی ذمہ داری سر پر آنے والی ہے تو اتنی بڑی ذمی داری کو سنبھالنے کے لائق تو ہم بن جائیں، جس دن ہم لائق بن جائیں گے انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہم کو بہت جلدی عطا فرمادیں گے، الغرض ان حالات کے پیچھے اللہ تعالیٰ بہت بڑی نعمت عطا فرمانے والے ہیں۔

ایک عجیب حدیث

ہم نے حضرت امام مہدی والی کتاب میں تمام حدیثیں لکھی ہیں، اس میں ایک

حدیث آپ پڑھو گے کہ:

ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ "اللہ" کا لفظ کوئی آدمی بولے گا تو اس بولنے پر لوگ اس کو قتل کر دیں گے کہ اس زمانہ میں کوئی انسان اللہ تعالی کا نام لیتا ہے! اللہ کا نام لینا، کلمہ پڑھنا، اللہ تعالی کے احکام کو جاری کرنے کی بات کرنا، بس یہی اس کا جرم ہوگا قتل کرنے کے واسطے ایسا دور بھی امت پر آنے والا ہے۔

﴿حالات سے حفاظت کی دعاء کرنی چاہیے﴾

میں آج کل ایک بات آپ سب لوگوں کو عرض کیا کرتا ہوں بھائی دیکھو' جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے بہت خوشی کی چیز ہوتی ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے کے جو دن ہوتے ہیں، بہت تکلیف کے دن ہوتے ہیں، اللہ اس امت کو اب بہت جلدی عزت کا اونچا مقام عطا فرمانے والے ہیں لیکن یہ اس سے پہلے کے دن جو تکلیف کے، درد کے، پریشانی کے ہیں، اللہ عافیت کے ساتھ امت پر سے گذار دے، اس کی دعا اللہ تعالی سے کرتے رہو۔

﴿ایک عجیب واقعہ﴾

ایک عجیب قصہ میں آپ کو سناتا ہوں:

دہلی میں ایک قبرستان ہے "قبرستان مہدیان" وہ یہ مبارک قبرستان ہے کہ جس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی، ان سارے اکابر اولیاء اللہ کی قبریں ہیں، (دہلی جانا ہو تو اس قبرستان میں ضرور جانا) جن حضرات کی برکت سے پورے ہندستان میں، پورے ایشیاء میں، حدیث شریف کا علم پہنچا، ان سب حضرات کی قبر بھی اسی قبرستان میں ہیں۔

اس قبرستان میں مرکزی جمیعۃ علماء ہند کی Office بھی ہے، اس میں ہمارے ایک دوست (اللہ ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے) جو مجھ سے بڑی محبت رکھتے تھے، ابھی

ابھی ایک دو سال پہلے ان کا انتقال ہوا، حضرت مولانا فضیل احمد صاحب گورکھپوری قاسمیؒ وہاں اس آفس میں رہتے تھے، آج کل مرحوم کے بھائی محقق عالم دین حضرت مولانا عزیر صاحب اور مرحوم کے صاحب زادے مولانا سہیل صاحب وہاں ہوتے ہیں، مولانا فضیل صاحبؒ نے خود مجھے یہ واقعہ سنایا، قبرستان مہدیان کے باہر ایک راستہ ہے، اس کا نام ہے'' پرڈرروڈ''

حضرت مولانا فضیلؒ نے سنایا کہ ایک مرتبہ دو تین سادھو (جو ہندوؤں کے یہاں بڑے اونچے درجہ کے مذہبی پیشرو سمجھے جاتے ہیں) وہ قبرستان میں آگئے اور ساری قبروں پر ادھر ادھر گئے، کچھ منتر پڑھے، سنسکرت بھاشا میں کچھ سلوک پڑھے اور پھر وہاں سے نکلتے ہوئے میری آفس میں آئے اور میری آفس میں آکر میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور بہت دیر تک سنسکرت میں سلوک بولتے رہے، میں نے ان

کو بٹھایا، بٹھانے کے بعد میں نے ان سے بات چیت کی تو وہ سادھو مہاراج جو تھے، انہوں نے میرے سامنے دو باتیں کیں۔

پہلی بات یہ کی کہ مولانا صاحب اس قبرستان میں میں بڑے بڑے مہاتما لوگ سوئے ہوئے ہیں ان کا روحانی پاور، ان کی روحانی طاقت بہت عجیب ہے، ہم اس راستہ سے گذر رہے تھے تو ان کے روحانی پاور نے میرے دل پر اثر کیا، (ان سادھوؤں کے یہاں بھی الگ لائن کے روحانی مجاہدات ہوتے ہیں) تو اس نے کہا ان کی روحانی طاقت نے میرے دل پر وہ اثر کیا کہ میں خود اس قبرستان میں ان کی قبروں پر حاضر ہوا ایک بات تو اس نے یہ کہی۔

دوسری بات اس نے یہ کہی کہ ہمارے ہندو دھرم کی جو مذہب کی بنیادی کتابیں ہیں، پایہ کی'' وید'' (وید ان کی اصل مذہبی کتابیں ہیں) کہا کہ میں وید کا بہت بڑا اوڈوان ہوں، عالم ہوں، پورے وید میں نے پڑھی ہے، مجھے وید کا جو علم حاصل ہے اور دوسری اپنے

دھرم کی جو کتابیں میں نے پڑھی ہیں، اس کی روشنی میں بہت یقین کے ساتھ میں یہ بات آپ سے کہتا ہوں کہ:

وہ زمانہ بہت نزدیک ہے۔

وہ زمانہ بہت نزدیک ہے۔

وہ زمانہ بہت نزدیک ہے کہ اللہ تعالیٰ تم مسلمانون کو پوری دنیا کی حکومت عطا فرمانے والے ہیں۔اس نے کہا پرمیشور ایشور بہت جلدی پوری دنیا کی حکومت تم کو عطا کرنے والے ہیں۔

پھر وہ سادھو اٹھ کر جانے لگا تو اس نے جاتے جاتے میرے سامنے ایک درخواست کی ،مولانا نے خود مجھے سنایا کہ اس نے جو درخواست کی اس درخواست نے مجھ کو رلا دیا، اس سادھو نے جاتے جاتے مجھ سے یہ کہا کہ مولانا صاحب! میری ایک درخواست ہے آپ سے کہ جس دن آپ لوگوں کے ہاتھ میں پوری دنیا کی حکومت آئے تو اس دن تم ہمارے ساتھ یعنی ہندوؤں کے ساتھ وہ برتاؤ، وہ معاملہ، وہ سلوک کرنا جو تمہارے نبی نے مکہ کی فتح کے موقعہ پر مکہ کے کافروں کے ساتھ کیا تھا۔تم ہمارے ساتھ وہ معاملہ وہ سلوک مت کرنا جو اس وقت پر ہمارے ہندو لوگ تمہارے ساتھ کر رہے ہیں، وہ برتاؤ تم ہمارے ساتھ مت کرنا۔

بیس سال کا لمبا زمانہ یعنی تیرہ سال مکہ میں کافروں نے تمہارے نبی کو ستایا تھا ،سات برس مدینہ میں ستایا، بیس سال تک کافروں نے مشرکوں نے تمہارے نبی کو پریشان کیا، ایکسواں سال آیا اور وہ ہجرت کا آٹھواں سال تھا، جس کو ”فتح مکہ“ کا سال کہا جاتا ہے، تمہارے نبی چودہ ہزار صحابہ کو لے کر مکہ آئے تھے تو تمہارے نبی کے ایک نوجوان صحابی ﷛ نے اعلان کیا تھا کہ:

الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ

اے مکہ والو! آج بدلہ کا دن ہے، کل تک تمہاری تلوار تھی ہماری گردنیں تھی، آج ہماری تلوار اور تمہاری گردنیں ہوگی الیوم یوم الملحمۃ آج بدلہ کا دن ہے، آج مکہ کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہیں گی، ہم انتقام لیں گے، بلال حبشیؓ پر جو ظلم ہوئے تھے ،صہیب رومیؓ پر ظلم ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ کے نبی کو نکالا گیا تھا، مسلمانوں پر ظلم کئے گئے تھے، اس کا ہم بدلہ لینے کے لئے آئے ہیں۔

الیوم یوم الملحمۃ ایک صحابیؓ نے یہ اعلان کیا تو کہا مولانا صاحب! تمہارے نبی نے کیا فرمایا تھا؟ اس نو جوان صحابی کو بلایا اور بلانے کے بعد کہا کہ ’’میرے لاڈلے سعد کس نے تم کو اجازت دی الیوم یوم الملحمۃ کا اعلان کرنے کی؟ یہ کہنے کی کہ آج بدلہ کا دن ہے؟

نبی کریمﷺ نے فرمایا اعلان کرو مکہ کی گلیوں میں جا کر کے کہ الیوم یوم المرحمۃ آج تو رحم کرنے کا دن ہے۔

میں رحم کرنے آیا ہوں۔

میں معاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔

میں آج مکہ والوں سے وہ بات کہوں گا، جو میرے بھائی یوسف نے کہی تھی کہ لَاَ تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (پارہ۱۳: سورۂ یوسف: آیت ۹۲) آج تم سے بدلہ نہیں لیا جائے گا، اللہ تم سب کو معاف فرمادے۔

کہا کہ تمہارے نبی نے مکہ کے ظالموں کو معاف فرما دیا تھا، مولانا صاحب! جس دن تمہارے ہاتھوں میں حکومت آئے، اس دن تم بھی ہمارے ساتھ یہ برتاؤ کرنا جو تمہارے نبی نے مکہ کے ظالموں کے ساتھ کیا تھا، یہ بات کہہ کر وہ سادھو اٹھ کر چلے گئے۔

﴿عبرت کا مقام﴾

میرے دینی بھائیوں! کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالی کے نبی ﷺ کی مبارک سیرت ایک کافر مشرک کو معلوم ہے، حضور ﷺ نے مکہ والوں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ،معافی کا برتاؤ کیا، وہ ایک سادھو کو معلوم ہے، لیکن ہم مسلمانوں کو معلوم نہیں، حضور ﷺ کا معافی کا اعلان معلوم نہیں، کافروں، ظالموں کے ساتھ حسن سلوک معلوم نہیں، اللہ تعالی ہم کو سیرت طیبہ پڑھنے کی اور اس کے مطابق عمل کرنے توفیق عطاء فرمائے۔ دوسروں کے ساتھ معافی، رحم وکرم کی توفیق عطاء فرمائے۔ حسن اخلاق والی زندگی عطاء فرمائے۔

﴿فتنے کے زمانہ میں کیا کرنا چاہیے﴾

میرے بھائیو! تکلیف کے دن زیادہ لمبے نہیں ہوا کرتے ،اللہ تعالی اس امت کو انشاء اللہ بہت جلدی وہ خوشی کے دن دکھلائیں گے، حدیثوں پر ہمارا یقین ہے، قرآن کی آیتوں پر ہمارا ایمان ہے۔

لیکن اس فتنہ کے زمانہ میں قرآن کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو، دین اور شریعت پر مضبوطی سے عمل رکھو، اس فتنہ کے زمانہ میں دین جاننے والے علماء اور اللہ والوں سے تعلق رکھو۔

فتنہ سے حفاظت ہوگی قرآن کی برکت سے۔

فتنہ سے حفاظت ہوگی دیندار علماء اولیاء اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے سے۔

اور ایک بات اور سنا دوں کہ فتنہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی جو بڑی جماعت، اکثریت والی ہوتی ہے، اس کے ساتھ تم رہنا الگ سے چھوٹی چھوٹی، نئی نئی جماعتیں مت بنانا۔

آج یہ مزاج بن رہا ہے لوگوں میں ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد، چار آدمیوں کی الگ تنظیم، الگ جماعت، الگ الگ انجمن ایسا مت کرو، بلکہ فتنہ کے زمانہ میں اگر فتنہ سے بچنا ہو تو

مسلمانوں کی جو اجتماعی جماعت ہوتی ہے سوادِ اعظم، اس سے مل جل کر رہنا تو اللہ فتنوں سے حفاظت فرمائیں گے'' اور ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک عجیب علاج بتلایا۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا [پارہ۴: سورۂ آل عمران: آیت ۱۲۰]

صبر سے رہو اور اللہ سے ڈر ڈر کر زندگی گذارو، ہر حرام سے اپنے آپ کو بچاؤ تو انشاء اللہ ان لوگوں کی کوئی اسکیم، کوئی پلاننگ ہم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو، پوری دنیا کے مسلمانوں کو عزت کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے، عافیت کے ساتھ سہولت کے ساتھ نرمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان دنوں کو گذروا دے اور بہت جلدی اللہ تعالیٰ خوشی کے دن دکھلائے اور امت کو عزت کے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحان ربک ربی العزة عما يصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد وعلى ال سيدنا ومولانا محمد كما تحب وترضى عدد ماتحب وترضى يا كريم.

وصلى الله وسلم على سيدنا محمدوعلى اله واصحابه اجمعين

سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

مناجات

نفس کے شر سے مجھ کو بچالے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
پنجۂ غم سے مجھ کو چھڑالے ، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
سن میرے نالے، سن میرے نالے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
اپنا بنالے ، اپنا بنالے ، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ

اپنی رضا میں مجھے کو مٹادے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
کردے فنا سب میرے ارادے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
جسم محبت اپنا پلادے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
دل میں میرے یاد اپنی رچادے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ

دیدہ و دل میں تجھ کو بسا لوں، سب سے ہٹالوں اپنی نظر میں
تیرا ہی جلوہ پیشِ نظر ہو، جاؤں کہیں میں، دیکھوں جدھر میں
تیرا ہی تصور ایسا جمالوں، قلب میں مثلِ نقشِ حجر میں
بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو ، چاہوں بھلا خود بھی اگر میں
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ

﴿۲﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینا

اس بیان کے چندہ

جواہر پارے

☙	عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ کوئی بھی دین کا داعی، دین کی بات لے کر اٹھتا ہے تو لوگ اس کے مخالف بن جاتے ہیں، لیکن داعی کو تکلیف اور مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ دین کی دعوت جاری رکھنی چاہیے۔
☙	اگر کسی کو بخار آجائے تو اکتالیس [41] مرتبہ یہ آیت کریمہ اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی میں دم کر کے مریض کو پلا دو یا بیمار پر دم کردو تو انشاء اللہ اس کا بخار ختم ہو جائے گا۔
☙	میرے مرشد ثانی حضرت شیخ الحدیث مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم فرمایا کرتے ہیں کہ: جب گھر میں بیوی بچے دینی مزاج کے ہوں گے تو آدمی گھر سے باہر پورے اطمینان کے ساتھ دین کے کام کر سکتا ہے، اگر گھر کا ماحول درست نہیں ہوتا تو پھر باہر دینی کام میں الجھنیں ہی رہتی ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی ہماری دعوت کا اثر کم ہوتا ہے۔
☙	پورا ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مبارک نظروں کی برکت سے برکت والا ہو گیا۔
☙	دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت عورت حضرت حواءؑ ہے، اس کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت سارہؓ ہے۔
☙	کبھی بھی مجبوری کا موقعہ ہو تو ہمارے لئے ایک راستہ ہے اور وہ راستہ ہے اللہ کے دربار میں دعاء کرنا۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینا﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِى الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ لَايُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَهٗ، لَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَاشَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خلاصة الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِى السَّمَاءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ وَهُمْ اَفْضَلُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ. اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ [پارہ:۲۳ سورۂ صافات: آیت ۹۹]

صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبي الكريم ونحن على ذلك لمن الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين.

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کا قوم کو دعوت دینا﴾

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تمام پیغمبروں میں رتبہ اور مرتبہ کی حیثیت سے دوسرے نمبر کے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش عراق میں ہوئی۔

اس زمانہ میں عراق کا ''بابل'' شہر بہت مشہور تھا، اسی بابل شہر میں آپ کی ولادت با سعادت ہوئی، وہ بابل شہر بعد میں ویران ہوگیا، ابھی کچھ وقت قبل اس کے کھنڈرات نکلے

تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دین کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ عراق کے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے وہاں کا بادشاہ خود کافر تھا اور لوگوں کے پاس کفر اور شرک کرواتا تھا، آپ کے ابا جان آزر اور آپ کی امی دونوں پکے کافر تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ابا آزر بت بنانے میں (بڑے ماہر) تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی تو پورا عراق آپ کا مخالف ہو گیا، ماں باپ بھی آپ کے مخالف ہو گئے۔

اور عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ کوئی بھی دین کا داعی، دین کی بات لے کر اٹھتا ہے تو لوگ اس کے مخالف بن جاتے ہیں، لیکن داعی کو تکلیف اور مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ دین کی دعوت جاری رکھنی چاہیے۔

قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ستانا

دشمنوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ستانا شروع کیا اور آپ کو ختم کر دینے کا پلان بنایا، آپ کے لئے بڑی خطرناک آگ جلائی گئی اور اس آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔

قرآن مجید میں آیت کریمہ ہے:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

[پارہ:۱۷، سورۃ الانبیاء: آیت ۶۹]

ترجمہ: (چنانچہ انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا اور) ہم نے کہا: ”اے آگ ٹھنڈی ہو جا، اور ابراہیم کے لئے سلامتی والی بن جا۔“

اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا تو آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی، اللہ تعالیٰ نے آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حفاظت فرمائی، اس کا واقعہ بہت لمبا ہے انشاء اللہ کسی دوسرے وقت عرض کروں گا۔

﴿اس آیت کا فائدہ﴾

اگر کسی کو بخار آجائے تو اکتالیس[41] مرتبہ یہ آیت کریمہ اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی میں دم کر کے مریض کو پلا دو یا بیمار پر دم کر دو تو انشاء اللہ اس کا بخار ختم ہو جائے گا، گھر میں بچوں کو بخار آجائے، بڑوں کو بخار آجائے، تو اس آیت کا یہ عمل بہت فائدہ والا ہے۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی استقامت﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے آگ سے بچ گئے، لیکن آپ نے عراق میں دین کی دعوت نہیں چھوڑی، بہت تکلیف برداشت کی، کوئی ایمان نہیں لایا بلکہ لوگ آپ کے دشمن بن گئے، صرف دو آدمی ایمان لائے، ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی۔ مرد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے یا بھانجے (اس بھتیجے یا بھانجے کو بھی اللہ تعالیٰ نے بعد میں نبی بنایا) جن کا نام حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام ہے اور ایک عورت ایمان لائی وہ آپؑ کی بیوی حضرت سارہؓ تھی۔

پورے عراق میں اللہ کے نبی نے دین کی دعوت دی لیکن ایمان لانے والے صرف دو، ایک مرد ایک عورت۔

حضرت سارہؓ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برابر مدد کرتی رہی، اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ ہماری بہنوں کو چاہئے کہ وہ دین کے کاموں میں اپنے شوہروں کی مدد کرنے والیاں بنیں۔

﴿نیک کام میں دوسرے کی مدد کرنی چاہیے نہ کہ برے کام میں﴾

حدیث پاک میں بھی آتا ہے کہ "ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیکی اور بھلائی کے کام میں دوسرے مسلمان بھائی کی مدد کرے"۔

قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [پارہ:۶،سورۂ مائدہ: آیت۲]

ترجمہ": اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون مت کرو"۔

نیکی اور بھلائی کے کام میں، ثواب کے کام میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور اللہ کی نافرمانی میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔

حضرت سارہؓ وہ عظیم نیک خاتون ہے، وہ بڑی نیک عورت ہے کہ جس نے پورے گندے ماحول میں اپنے شوہر کی مدد کی، خود بھی ایمان لائی، ایمان پر مضبوط رہی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کرتی رہی۔

انسان کو جب گھر والوں کی طرف سے دینی کام میں مدد ملتی ہے تو بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

﴿گھر والوں کی اصلاح﴾

میرے مرشد ثانی حضرت شیخ الحدیث مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم فرمایا کرتے ہیں کہ: جب گھر میں بیوی بچے دینی مزاج کے ہوں گے تو آدمی گھر سے باہر پورے اطمینان کے ساتھ دین کے کام کر سکتا ہے، اگر گھر کا ماحول درست نہیں ہوتا تو پھر باہر دینی کام میں الجھنیں ہی رہتی ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی ہماری دعوت کا اثر کم ہوتا

ہے، اس لئے قرآن مجید میں بھی ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم ہمارے گھر والوں کو دین دار بنانے کی خاص فکر کریں، یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ضروری بھی ہے ورنہ آدمی گھر کے باہر دینی کاموں میں مشغول رہے اور گھر والے بے دین ہو، نمازی نہ ہو، حرام کام کرتے ہوں، تو یہ ہرگز ہرگز مناسب نہیں ہے، انسان کو اپنے گھر والوں کی بھی دینی فکر کرنا چاہیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت

اب اللہ کا حکم آیا ''ابراہیم یہ عراق کے لوگ ایمان نہیں لاتے، مسلمان نہیں ہوتے تو تم عراق چھوڑ کر کے چلے جاؤ، یہاں سے ہجرت کرو''۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ کے حکم سے ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ کفار و مشرکین کی دشمنی تو انبیاء علیہم السلام سے ہمیشہ ہی ہوتی چلی آئی ہے، اور اللہ تعالی کی عادت یہی رہی ہے کہ جب کسی نبی کی قوم اپنے انکار اور ضد پر جمی رہی، پیغمبر کی بات نہ مانی، ان کے معجزات دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لائی تو دو صورتوں میں سے ایک صورت کی گئی، یا تو اس قوم پر آسمانی عذاب بھیج کر سب کو فنا کر دیا گیا، جیسے عاد وثمود اور قوم لوط وقوم صالح کے ساتھ معاملہ کیا گیا، یا پھر یہ صورت ہوتی کہ اللہ تعالی پیغمبر کو اس کافروں، نافرمانوں کی بستی سے ہجرت کرا کے دوسری طرف لے جایا گیا، اور وہاں ان کو قوت وشوکت دی گئی، اور ان کی دعوت لوگوں میں مقبول ہوئی، لوگ ان پر ایمان لائے، حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق سے ہجرت کرکے شام تشریف لے گئے، اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام مصر سے ہجرت کر کے علاقۂ شام میں تشریف لائے اور آخر میں خاتم الانبیاء ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے، پھر مدینہ سے تشریف لا کر مکہ فتح کیا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کو یہودیوں کے قتل کے پلان سے بچانے کے لئے اللہ تعالی کا آسمان پر بلا لینا بھی درحقیقت ایک قسم کی ہجرت تھی۔

﴿اس دور کی ہجرت﴾

اب ہجرت کرنا کتنا مشکل کام ہے کہ جس وطن میں پیدا ہوئے، جس وطن میں جوان ہوئے، اس وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا اور وہ بھی پرانے زمانہ میں، آج تو ہزاروں میل، ہزاروں کلومیٹر کا سفر کرنا آسان، جب چاہے ہوائی جہاز وغیرہ سے سفر کرکے ملاقات کرنا آسان، لیکن وہ زمانہ تو بڑا مشکل اور خطرناک زمانہ تھا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی جانب سے ہجرت کرنے کا حکم ملا تو حضرت سارہؓ ایسی وفادار عورت تھی کہ انہوں نے فوراً ہجرت کی نیت کرلی کہ "اے میرے شوہر! اے اللہ کے نبی! جب آپ ہجرت کرکے جارہے ہیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ایمان کے خاطر اللہ کے دین کے خاطر ہجرت کریں گے، ہم بھی اپنا وطن چھوڑ دیں گے"۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس واقعہ کو بیان فرماتے ہیں:

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ [پارہ:۱۷، سورۂ انبیاء: آیت ۷۰، ۷۱]

ترجمہ: "ان لوگوں نے (عراق کے کافروں نے) ابراہیم کے لئے برائی کا منصوبہ بنایا تھا، مگر نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے انہی کو بری طرح ناکام کردیا۔ اور ہم حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کو بچا کر اس سرزمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے دنیا جہاں کے لوگوں کے لئے برکتیں رکھی ہیں۔"

چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام ہجرت کے لئے نکلے تو ساتھ میں ان کی بیوی سارہؓ بھی اور آپ کے بھانجے یا بھتیجے لوط علیہ السلام بھی تھے، تین آدمی کی جماعت روانہ ہوئی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ (جس کو آج کل Syria کہا جاتا ہے)

﴿برکت والا ملک، ملک شام﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ ملک شام (Syria) ایسا ملک (Contry) ہے کہ اس میں تمام دنیا کے لوگوں کے لئے اللہ نے برکت رکھی ہے۔

بہت برکتی علاقہ ہے۔

وہاں پانی کی ندیاں ہیں۔

پانی کے چشمے ہیں۔

پھل (Frut) کے باغیچے ہیں باڑیاں ہیں۔

اور بڑی برکت تو یہ ہے کہ اللہ کے ہزاروں نبی اور پیغمبر علیہم السلام ملک شام میں پیدا ہوئے اور ملک شام ہی میں ان کی قبر بھی بنی ہوئی ہے۔

خود ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب معراج میں تشریف لے گئے تو پہلے مکہ سے نکل کر ملک شام گئے اور ملک شام سے پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

بعض سیرت کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ ملک شام کی برکتوں سے بھی نوازنا چاہتے تھے، اسلئے معراج مکہ سے شروع ہوئی، پھر نبی کریم ﷺ بیت المقدس تشریف لے گئے، وہاں سے پھر ساتوں آسمان وغیرہ کا سفر ہوا، اور دیکھنے جائے تو دونوں باتیں ہوئیں، ملک شام جو نبیوں کی سرزمین ہے، وہاں کی برکتیں حضرت محمد ﷺ کو عطاء کی گئیں اور آپ ﷺ کی برکتیں ملک شام کی زمین کو نصیب ہوئیں، ملک شام کی جس زمین پر ہزاروں نبیوں کے قدم مبارک کی برکتیں تھیں وہاں بھی معراج میں حضور ﷺ کے قدم مبارک کی برکتیں بھی پہنچ گئیں۔

﴿ملک شام کی برکت کا ایک راز﴾

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی تقریر ایک کیسیٹ میں سنی تھی، اس میں سورۂ اسراء کی

تفسیر تھی، دوران بیان ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ باری تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک پہاڑ پر چڑھنے کا حکم دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام چڑھے، ارشاد ہوا: آپ دور دور تک نظر دوڑائیں، اور خود باری تعالیٰ نے جہاں تک چاہا وہاں تک آپ کی نظر پہنچائی، پھر ارشاد فرمایا: جہاں جہاں تمہاری نظر پڑے گی، اس پورے علاقہ کو ہم برکت والا بنادیں گے، یہ پورا ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مبارک نظروں کی برکت سے برکت والا ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو برکت والا بنایا، اور ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نورانی نظر کو بنایا، اس لئے ہمیں بھی اللہ والوں کو دیکھنا چاہیے اور اللہ والوں کی برکتی نظریں حاصل کرنی چاہیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سفر کے لئے نکلے بڑا مشکل سفر، بڑا لمبا سفر۔ جانا تھا ملک شام(Syria) لیکن جب عراق سے نکلے تو سفر کرتے کرتے بیچ میں مصر(Ejypat) آ گیا، پھر مصر سے آگے جا کر آپ کو ملک شام جانا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بیوی سے محبت چند وجوہات سے تھیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بیوی حضرت سارہؓ سے بڑی محبت تھی اور محبت ہونا بھی ظاہری بات تھی کہ جس بیوی نے اکیلے پورے عراق میں آپ کا ساتھ دیا۔

اللہ کے نبی کے پورے عراق والے دشمن۔

سگے ماں باپ بھی دشمن۔

خاندان والے بھی دشمن۔

حکومت اور بادشاہ بھی دشمن۔

ایسے خطرناک ماحول میں جس بیوی نے آپ کا ساتھ دیا، آپ کی مدد کی، اس بیوی سے محبت تو ہونی ہی ہے۔

دوسری وجہ

دوسری بات یہ تھی کہ حضرت سارہؑ ایمان لے آئی، مدد بھی کی اور ایمان بھی لائی اور ایمان کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بیوی سے محبت اور زیادہ ہوگئی۔

﴿تیسری وجہ﴾

تیسری وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہؑ آپ کی رشتہ دار تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شادی اپنے رشتہ دار میں ہوئی تھی اور رشتہ داری کی وجہ سے محبت زیادہ تھی۔

﴿ایک غلط سوچ کی اصلاح﴾

آج کل بعض ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ رشتہ داروں میں شادی کرنے سے بعض خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، یہ بات سراسر غلط ہے، خود حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا نکاح اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی ؓ سے کروایا، ڈاکٹر حضرات کی ایک بیماری ہے کہ جب کسی مرض کی صحیح وجہ سمجھ میں نہیں آتی تو وہ اس قسم کی باتیں بتا دیتے ہیں، اسلئے رشتہ داروں میں شادی کرو، اس میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہمارے بڑے کہا کرتے تھے، لڑکی گھر میں ہو تو شادی کے لئے محلّہ میں مت جاؤ، محلّہ میں ہو تو گاؤں میں مت جاؤ، گاؤں میں ہو تو دوسرے گاؤں مت جاؤ۔

﴿چوتھی وجہ﴾

چوتھی وجہ کتابوں میں یہ لکھی ہے کہ حضرت سارہؓ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حسین اور بہت خوبصورت بنایا تھا۔

﴿دنیا کی سب سے زیادہ حسین عورت﴾

کہتے ہیں اس دنیا میں سب سے زیادہ حسین عورت حضرت حواء علیہا السلام تھی (حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی) اور حضرت حواء علیہا السلام خوبصورت ہوگی ہی، اس لئے

کہ وہ دنیا کی تمام عورتوں کی ''ماں'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا خوبصورت بنایا تھا۔

اور حضرت حوّاءؑ کی پیدائش جنت میں ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے (Direct) حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے ان کو پیدا فرمایا تھا۔

﴿دوسرے نمبر کی خوبصورت عورت﴾

ظاہر بات ہے جس عورت کو اللہ تعالیٰ (Direct) اپنی قدرت سے پیدا فرمائے اور جنت میں پیدا فرمائے تو یقیناً وہ بہت خوبصورت عورت ہوگی اور حضرت حوا علیہا السلام کے بعد سینکڑوں برس اس دنیا میں گذر گئے، دوسرے نمبر کی خوبصورت عورت حضرت سارہؓ تھی۔ تو کتنی ساری فضیلتیں جمع ہوگئیں۔

ایک تو حضرت سارہؓ نے فتنہ کے ماحول میں اپنے شوہر کی مدد کی۔

ایمان لے آئی۔

اور رشتہ دار تھی۔

بڑی خوبصورت تھی۔

﴿پانچویں وجہ﴾

اور بڑا کمال یہ ہوا کہ اللہ کے دین کے لئے جب ہجرت کا موقع آیا تو اس عورت نے ایک بات بھی ادھر ادھر کی نہیں کی بلکہ فوراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کے لئے تیار ہوگئی، ان وجوہات کی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان سے بڑی محبت تھی۔

﴿''سینان'' بادشاہ کی بری عادت﴾

دونوں میاں بیوی اور ساتھ میں بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام ہیں، ہجرت کرتے کرتے راستہ میں مصر (Ejypat) آیا، اس زمانہ میں مصر (Ejypat) کا جو بادشاہ ہوتا

تھا، اس کا لقب ''فرعون'' ہوا کرتا تھا اور اس زمانہ کے بادشاہ کا نام ''سینان'' تھا اور وہ مصر (Ejypat) کا بڑا ظالم بادشاہ تھا۔

اس کمبخت کی عادت یہ تھی کہ جوئی عورت ملک مصر میں آتی وہ اس کے ساتھ غلط کام کرتا تھا، زبردستی برا کام کرتا تھا، پورے ملک میں ہر طرف راستہ میں اس کے جاسوس بیٹھے رہتے تھے۔

جب سفر کرتے کرتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جماعت پہنچی تو جاسوسوں نے بادشاہ کو خبر دے دی کہ ایک بہت خوبصورت عورت اور اس کے ساتھ دو مرد ہیں، وہ آج ہمارے ملک میں آئے ہیں، تو اس ظالم بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی۔

اس کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ اگر میاں بیوی سفر میں ساتھ ہو تو شوہر کو الگ کر دیتا تھا اور بیوی کو اپنے محل (Pales) میں بلا کر غلط کام کیا کرتا تھا اور اگر بھائی بہن ہو، باپ بیٹی ہو تو تھوڑی بہت رعایت کرتا تھا۔

جب اس کو اس کے جاسوسوں نے بتلایا تو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے محل میں بلایا۔

پوچھا: تم کون ہو؟ تمہارے ساتھ کون ہے؟

﴿ضرورت کے وقت توریہ کرنا جائز ہے﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک سچی بات بتائی، اوپر اوپر سے ایسا لگتا تھا کہ کچھ جھوٹی بات ہے (ایسی مجبوری کے موقعہ پر ایسی بات کر سکتے ہیں، جو حقیقت میں سچی ہو اور اوپر سے کچھ دوسری معلوم ہوتی ہو۔)

ظالم بادشاہ نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے ساتھ میری بہن ہے''، حالانکہ بیوی تھی لیکن کہا کہ میری بہن ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ کے محل سے آکر حضرت سارہؓ سے فرمایا: کہ دیکھو بادشاہ پوچھے گا کہ تم دونوں کون ہو؟ تو میں نے اس کو بتلایا ہے کہ میرے ساتھ میری بہن ہے اور میں نے بہن اس اعتبار سے کہا ہے کہ اس پورے ملک مصر میں ایمان کے رشتہ کے اعتبار سے ہم بھائی بہن ہیں، یہ ایمانی رشتہ ہے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمائی ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ [پارہ ۲۶، سورۂ حجرات: آیت ۱۰]

ترجمہ: " حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لئے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ"

تمام ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس کلمہ کی نسبت پر ہم دونوں بھائی بہن ہیں اور ویسے ہم دونوں میاں بیوی ہیں، اگر بادشاہ تجھ سے پوچھے تو تو بھی یہی کہہ دینا کہ "ہم دونوں بھائی بہن ہیں اور نیت یہ رکھنا کہ ایمانی بھائی بہن والا رشتہ مراد ہے"۔

بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس بھیج دیا اور پھر اس ظالم نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ سارہ کو پکڑ کر میرے دربار میں لے آؤ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہ بادشاہ بڑا ظالم، بدمعاش ہے، بڑا کم بخت ہے، عورتوں کے ساتھ برا کام کرتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت پریشان ہوئے کہ پتہ نہیں یہ میری بیوی کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصوصی دعاء میں﴾

چنانچہ جب حضرت سارہؓ کو پولیس والے پکڑ کر سواری پر بٹھا کر لے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے وضو کیا، نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مشغول ہو

گئے اور جب تک حضرت سارہؑ واپس آئی، اللہ تعالیٰ کی طرف دل لگا کر دعاء میں مشغول رہے، اور اللہ کے سامنے دعا میں ہاتھ اٹھا کر کے کہا: ''اے اللہ! تو میری بیوی کو اس ظالم کی برائی سے بچا کر رکھنا اور یہ بادشاہ جو میری بیوی کے ساتھ زنا کا، برے کام کا ارادہ رکھتا ہے، اے اللہ! تو اس ظالم سے میری بیوی کی حفاظت فرمالے۔'' اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا میں مشغول ہو گئے ادھر حضرت سارہؑ کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل اللہ تعالیٰ نے عجیب بنایا تھا

میری دینی بہنو! ایسے موقعہ پر شوہر کے دل میں عجیب عجیب شک وشبہات پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل بڑا عجیب بنایا تھا، انہوں نے تو ایمان یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ''اے اللہ! تو مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ نے سوال کیا؟ اے ابراہیم! کیا ہمارے مرنے کے بعد زندہ کرنے پر تمہیں ایمان نہیں لاتے؟

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ

[پارہ۳، سور بقرہ: آیت۲۶۰]

''اللہ نے کہا: ''کیا تمہیں یقین نہیں؟'' کہنے لگے: ''یقین کیوں نہ ہوتا؟ مگر (یہ خواہش اس لئے کی ہے) تا کہ میرے دل کو پورا اطمینان حاصل ہو جائے۔''

اے اللہ! تو مرنے کے بعد زندہ کرے گا میرا ایمان ہے، لیکن میں اپنے دل کے اطمینان کے لئے آنکھ سے بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو قیامت کے دن مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ دکھا دیا کہ کیسے اللہ مردوں کو زندہ کریں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل بڑا عجیب تھا وہ آنکھ کے ذریعہ سے دیکھ کر کے پورا یقین۔ جو مشاہدہ کے درجہ کا ہوتا ہے۔ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

﴿اللہ تعالیٰ کے نبی کے دل میں امتی کے بارے میں شک آنا بڑی تباہی کا ذریعہ ہے﴾

اب سپاہی بیوی کو پکڑ کر لے جائے اور پتہ نہیں بادشاہ کیا کیا کرے اللہ کے نبی کے دل میں شک آجائے اور میری دینی بہنو! اگر کسی نبی کے دل میں اپنے کسی امتی کے لئے شک آجائے تو یہ اس امتی کے لئے بڑی بربادی ہوتی ہے، اسی طرح شوہر کو بھی اپنے دل میں بیوی کے متعلق کوئی شک نہ لانا چاہیے اور بیوی کو بھی شوہر پر شک نہ کرنا چاہیے، ورنہ میاں بیوی میں محبت میں کمی آجاتی ہے۔

بات یہ چل رہی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہؓ یقیناً دونوں میاں بیوی تھے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے اور ماں سارہؓ امتی تھی، اس لئے نبی کے دل میں شک آجانا یہ حضرت سارہؓ کے لئے تکلیف کا ذریعہ ہوسکتا تھا۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد﴾

اللہ تعالیٰ نے عجیب مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد یہ آئی کہ اس بادشاہ کے محل کی جتنی دیواریں تھیں سب کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے کانچ جیسا بنادیا، آئینہ بنادیا حالانکہ وہ بڑی بڑی پتھروں کی دیوار تھی لیکن اللہ کی عجیب قدرت وہ تمام دیوارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کانچ جیسی بنادی۔ کسی کو نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس محل کے باہر بیٹھ کر سارا منظر دیکھ رہے ہیں کہ پولیس والے میری بیوی کو محل میں لے گئے، پھر بادشاہ کے دربار میں لے گئے پھر بادشاہ کا جو (Private Bed Room) تھا، سونے کا کمرہ تھا، وہاں لے گئے، سب مناظر حضرت

ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کی قدرت سے باہر بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور یہ اللہ نے ان کے لئے اس لئے کر دیا تا کہ ان کے دل میں اطمینان رہے کہ الحمد للہ میری بیوی پاک ہے اس کے ساتھ کوئی غلط کام ہوا نہیں ہے اور اس کے ساتھ کوئی برا کام نہیں ہوا ہے اور شوہر اور ایک نبی کے دل میں اپنی بیوی کے بارے میں اطمینان رہے، اس لئے اللہ تعالی کی یہ غیبی مدد آئی۔

چنانچہ وہ ظالم بادشاہ حضرت سارہؓ کے حسن کو دیکھ کر دیوانہ ہو گیا اس نے پولیس سے کہا کہ "اس کو میرے (Bed Room) میں پہنچا دو"، پولیس والوں نے پہنچا دیا، وہ بادشاہ اس (Bed Room) میں گیا اور اس نے ماں حضرت سارہؓ کے ساتھ غلط کام کرنے کا ارادہ کیا، وہ اٹھا اور حضرت سارہؓ کی طرف آگے بڑھنے لگا، اس تکلیف کے موقع پر اس پریشانی اور مجبوری کے موقعہ پر ماں سارہؓ نے اٹھ کر جلدی جلدی وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر اللہ سے دعا مانگی۔

﴿حضرت سارہؑ کی دعاء﴾

ان کی دعا کے مبارک الفاظ بھی کتابوں میں موجود ہے اس عورت نے دعا میں اللہ سے کہا کہ:

"اے میرے اللہ! میں آپ پر ایمان لائی ہوں، آپ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائی ہوں"۔ پھر آگے انہوں نے بڑی زبردست بات کہی کہ:

"اے میرے اللہ! آپ جانتے ہیں آج تک میں نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی شرم گاہ کو نہیں کھولا ہے، میں نے ہمیشہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ہے۔ اے میرے اللہ! آج اس تکلیف کے موقعہ پر تو اس ظالم کافر بادشاہ سے میری حفاظت فرما"۔

﴿مجبوری کے وقت کیا کرنا چاہیے﴾

میری دینی بہنو! ایسی مجبوری سے اللہ میری آپ سب کی حفاظت فرمائے، لیکن کبھی بھی مجبوری کا موقعہ ہو تو ہمارے لئے ایک راستہ ہے اور وہ راستہ ہے اللہ کے دربار میں دعاء کرنا۔

خود اللہ تعالیٰ اعلان فرماتے ہیں:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ [پارہ: ۲۰، سورۂ نمل: آیت ۶۲]

ترجمہ: ''بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار ہو کر اس کو پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور تکلیف دور کر دیتا ہے۔''

اللہ کے سوا کون ہے جو مجبور کی دعا کو سن لے اور اس تکلیف اور پریشانی کو دور کر دے، مجبور کی دعا سننے والے صرف ''اللہ'' ہے، اس تکلیف کو دور کرنے والے بھی صرف ''اللہ'' ہے۔

حضرت سارہؓ کی دعاء کی برکت

حضرت سارہؓ نے دعا مانگی بس اس دعا کی برکت ہوئی کہ اس ظالم ''سینان'' بادشاہ کا پورا بدن جکڑ گیا، ایسا ہو گیا جیسا لقوا ہو گیا ہو، پورا بدن ایک دم جکڑ گیا، اور جو ہاتھ اس نے حضرت سارہؓ کی طرف لمبا کیا تھا وہ ہاتھ شل ہو گیا، بیکار ہو گیا، اور پورے محل میں زلزلہ آ گیا اور اللہ کی قدرت زمین پھٹی اور وہ آہستہ آہستہ زمین میں دھنسنے لگا اور وہ گھٹنے تک زمین میں دھنس گیا۔

اس نے دیکھا کہ یہ تو مجھ پر عذاب آ گیا کہ میرا پورا بدن جکڑ گیا اور میں زمین میں دھنس رہا ہوں تو اس نے حضرت سارہؓ سے معافی مانگی اور معافی مانگتے ہوئے کہتا ہے، ''پکا وعدہ کرتا ہوں اب ایسا کام نہیں کروں گا'' اے سارہ! مجھے معاف کر دو، میں معافی چاہتا

ہوں، میں آپ کو چھوڑ دونگا۔ چنانچہ حضرت سارہؓ ایک نبی کی بیوی تھی (جس طرح ایک نبی کے دل میں اللہ کی مخلوق کے لئے شفقت نرمی اور محبت ہوتی ہے) حضرت سارہؓ کا دل بھی بڑا نرم تھا، فوراً حضرت سارہؓ نے اللہ کے حضور دعا مانگنا شروع کیا کہ ''اے اللہ! اگر یہ ظالم مرگیا اور پورے کا پورا زمین میں چلا گیا تو پورے مصر میں لوگ مجھے بدنام کریں گے کہ سارہ نے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اس لئے اے اللہ! تو اس بدنامی سے میری حفاظت فرما اور اس کو تو معاف کردے۔

حضرت سارہؓ نے اللہ سے دعا مانگی، بس اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول کر لی اور اس ظالم بادشاہ کا بدن پھر سے اچھا ہو گیا جیسا تھا ویسا ہو گیا اور زمین کے اوپر آ گیا اور تندرست ہو گیا۔

﴿گناہ کی عادت جلدی چھوٹتی نہیں ہے﴾

لیکن آج تک جو اس نے زندگی میں بہت مرتبہ زنا کا کام کیا تھا تو گناہ کرتے کرتے اس کا پورا دل کالا پڑ چکا تھا پھر جب وہ اچھا ہو گیا، ایسی مصیبت دیکھی پھر بھی وہ سدھرا نہیں اور دوسری مرتبہ حضرت سارہؓ کی طرف گناہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔

میری دینی بہنو! اللہ ایسی بری عادت سے ہماری حفاظت فرمائے ایک مرتبہ کھلم کھلا اللہ کا عذاب دیکھنے کے بعد بھی گناہ کی عادت نہیں چھوٹی یہ عذاب ہم لوگوں کو سدھارنے کے لئے آتا ہے کہ ہم ذرا سدھر جائیں، ہم ذرا سنبھل جائیں، اللہ سے معافی مانگ لیں ،گناہ چھوڑ کر اپنی عادت اچھی بنالیں، اس کے لئے اللہ تعالی موقع مرحمت فرماتے ہیں۔

﴿بادشاہ کی دوسری مرتبہ گرفت﴾

وہ ظالم سدھرا نہیں اور پھر حضرت سارہؓ کی طرف آگے بڑھا، جب دوبارہ آگے بڑھا تو حضرت سارہؓ نے دوسری مرتبہ جلدی جلدی وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، اللہ کے

سامنے دعا مانگنے بیٹھ گئی تو اللہ نے حضرت سارہؓ کی دعا کی برکت سے دوسری مرتبہ اس ظالم کے بدن کو جکڑ دیا، بلکہ پہلے سے زیادہ سخت جکڑ گیا اور زمین میں دھنسنے لگا، پھر سے وہ پکارتا ہے، آواز دیتا ہے، معافی مانگتا ہے، چلاتا ہے "سارہ معاف کردو"

پھر حضرت سارہؓ کے دل میں اس کے لئے شفقت آ گئی، نرمی آ گئی، ماں سارہؓ نے پھر سے اس کے لئے دعا کر دی اور اس دعا کی برکت سے وہ ظالم اچھا ہو گیا، زمین پر آ گیا۔ یہ دوسرا موقع تھا، جب دوسری مرتبہ اچھا ہو گیا، تب بھی اس ظالم کے دل کا شیطان اس کو گناہ پر ابھار رہا تھا۔

پھر تیسری مرتبہ اس ظالم نے حضرت سارہؓ کے سامنے گندہ ارادہ کیا، یہ تیسرا موقع آیا، اس تیسرے موقع پر بھی حضرت سارہؓ نے جلدی جلدی وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے دعا مانگی میں آپ کو یہی چیز سمجھانا چاہتا ہوں میری دینی بہنو! کہ "نماز پڑھ کر اللہ سے لینے والیاں بن جاؤ، اللہ سے مدد مانگنے والیاں بن جاؤ"

چنانچہ تیسری مرتبہ ماں حضرت سارہؓ نے دعا مانگی تو پھر اس ظالم کا بدن جکڑ گیا، زمین میں دھنسنے لگا، چلاتا ہے، پکارتا ہے "سارہ یہ آخری موقعہ ہے، سارہ یہ آخری موقعہ ہے، اب نہیں کروں گا، اب نہیں کروں گا" معافی مانگتا ہے، جب اس نے قسم کھا کر یہ وعدہ کر لیا کہ یہ آخری مرتبہ مجھ کو مہلت دیدو، آخری مرتبہ (Last Time) مجھ کو معاف کر دو تو پھر حضرت سارہؓ نے اللہ سے دعا مانگی اور وہ ظالم اچھا ہو گیا اور زمین پر آ گیا۔

بعض تفسیر میں لکھا ہے کہ جب بھی اس ظالم نے برے کام کا ارادہ کیا تو ہر مرتبہ محل میں زلزلہ آیا اور وہ ظالم ایک محل کو چھوڑ کر دوسرے محل میں بھاگا تو وہاں بھی زلزلہ آ گیا، یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا۔

پھر اس بادشاہ نے اپنے پولیس والوں کو آواز دی، پولیس والوں کو اس بادشاہ نے

ڈانٹ کر کے کہا کہ: ''''تم میرے پاس یہ کس کو پکڑ کر لائے؟ یہ کوئی عورت ہے؟ یہ تو کوئی شیطان لگتی ہے، کوئی بڑی جادوگرنی لگتی ہے کہ میرے اوپر جادو کر دیتی ہے جس کی وجہ سے میرا پورا بدن جکڑا جاتا ہے، اس کو یہاں سے لے جاؤ، اس کو یہاں سے بھگاؤ۔'' اور جلدی سے اس نے حضرت سارہؓ کو لے جانے کا حکم دیا۔

﴿بادشاہ کا حضرت سارہ کو انعام دینا﴾

لیکن میں آپ کو عجیب بات بتلاؤں اس ظالم بادشاہ نے جس نے حضرت سارہؓ کے ساتھ گندی نیت کی اور تینوں مرتبہ حضرت سارہؓ نے نماز پڑھی، دعا مانگی تو اسکے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہ عورت کوئی بڑی نیک عورت ہے اور کوئی غیبی مدد اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے تو اس ظالم نے یہ کیا کہ حضرت سارہؓ کو چھوڑ دیا اور چھوڑنے کے بعد یوں کہا کہ: ''اس عورت کو اس کے مرد کے پاس اس کے بھائی کے پاس واپس بھیج دو'' اور جب بھیجا ہے تو اس نے ایسے نہیں بھیجا بلکہ حضرت سارہؓ کو عجیب عجیب انعامات دئے۔

ایک انعام یہ دیا کہ اس نے بہت سارا مال دیا سونا، چاندی، ہیرے جواہرات دیئے۔

دوسرا انعام یہ دیا کہ بہت سارے جانور دیئے (اس زمانہ میں جانور یعنی آج کل کے زمانہ کے اعتبار سے کاریں دی)

تیسرا انعام یہ دیا کہ بہت سارے غلام دیئے کہ یہ غلام لے جاؤ تمہاری خدمت کریں گے، تمہارے کام آئیں گے۔

اور چوتھا انعام بڑا عجیب دیا، بڑا زبردست انعام دیا کہ اس سینان بادشاہ کی ایک نوجوان لڑکی تھی وہ لڑکی حضرت سارہؓ کو دی کہ'' سارہ تم میری بیٹی کو لے جاؤ، اب میری یہ بیٹی پوری زندگی تمہاری خدمت کرے گی'' اور اپنی بیٹی حضرت سارہؓ کے حوالہ کر دی۔

میری دینی بہنو! جانتے ہو یہ بیٹی کون ہے؟ جو مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی تھی اس بیٹی کا نام تھا "ہاجرہؓ"۔ حضرت سارہؓ اس بادشاہ کی جوان لڑکی کو لے کر آئی، حضرت سارہ جب واپس آئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کیا ہوا تو حضرت سارہؓ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہتی ہیں: "اے نبی! اے میرے شوہر! اللہ نے میری عزت کی حفاظت فرمائی اور وہ ظالم بادشاہ میرے ساتھ غلط کام نہیں کر سکا، حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پورا منظر دیکھ رہے تھے۔

پھر حضرت سارہؓ نے فرمایا کہ دیکھو! مجھے کیسے کیسے انعام ملے نماز کی برکت سے دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک رکھا اور انعام میں یہ مال ملا سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات، غلام، یہ جانور ملے اور بادشاہ نے اپنی بیٹی ہاجرہ بھی مجھے دیدی کہ یہ میری خدمت کرے گی، میرا کام کرے گی اس لئے مجھے اپنی بیٹی دیدی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضرت ہاجرہ سے شادی

حضرت سارہؓ کی شادی ہوئے ایک لمبا زمانہ گذر گیا تھا، لیکن اللہ کی عجیب قدرت حضرت سارہؓ کو اب تک ایک بھی اولاد نہیں ہوئی تھی تو حضرت سارہؓ نے آکر کہا کہ: اے میرے شوہر! اے اللہ کے نبی! ہم دونوں کی زندگی بڑی محبت سے گذر رہی ہے، لیکن ہماری کوئی اولاد نہیں ہے، یہ بادشاہ کی لڑکی جو مجھے انعام میں ملی ہے اس سے خوشی خوشی میں آپ کی شادی کرواتی ہوں، آپ اس سے نکاح کر لیجئے۔

ایک گناہ سے بچنے کی برکت

خود حضرت سارہؓ نے حضرت ہاجرہ کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نکاح کروایا۔ میری دینی بہنو! آپ سب جانتی ہو یہی ماں ہاجرہ ہے کہ جن کی نسل سے ہمارے آقا تاجدار مدینہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں، کتنی بڑی اللہ کی نعمت، کتنی بڑی

اللہ کی مدد کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو گناہ سے بچا کر رکھا، حضرت سارہؓ کو معلوم نہیں تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب کچھ دیکھ رہے ہیں لیکن وہ اتنی نیک عورت اتنی پاک عورت کہ اس نے اپنے آپ کو گناہ سے بچایا، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور انعام میں ہاجرہؓ مل گئی۔

جس ہاجرہؓ کی برکت سے زمزم کا پانی قیامت تک آنے والے انسانوں کو نصیب ہوا۔

جس ہاجرہؓ کے پیٹ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

جس ہاجرہؓ کی نسل سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ہوئی۔

میری دینی بہنو! یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام، اکرام، احسان ہوا۔ میں آپ کو یہی نکتہ سمجھانا چاہتا ہوں ہم لوگ اپنی ذات کی حفاظت کریں، آج کے گندے اور ناپاک ماحول میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں اور اللہ سے نماز پڑھ پڑھ کر مانگنے والیاں بنیں، دعا کرنے والیاں بنیں، دیکھو اس خطرے کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہؓ دونوں مسلسل دعاء میں مشغول رہے اور اس کا فائدہ بھی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اسلئے ہم بھی دعائیں مانگنے والے بنیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حفاظت بھی فرمائیں گے اور ہم سب کی مدد بھی فرمائیں گے۔

اسی پاک مقصد سے حضرت سارہؓ کا یہ عجیب واقعہ میں نے آپ کی خدمت میں سنایا، اللہ تعالیٰ اس میں جو نصیحت کی باتیں ہیں اس پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد میں اس مجلس میں آپ کو دو چار کام کی اہم حدیثیں سنانا چاہتا ہوں۔

ایک حدیث جو خاص طور پر سنانی ہے حضرت نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صعد رسول اللہ ﷺ علی

المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانه ولم یفض الایمان الی قلبه لا توذوا المسلمین ولا تعیروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من یتبع عورة اخیه المسلم یتبع الله عورته ومن یتبع الله عورته یفضحه ولو فی جوف رحله رواه الترمذی (مشکوة شریف ص ۴۲۸/ باب ما ینهی عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات)

اے لوگوں! جنہوں نے زبان سے ایمان کا کلمہ پڑھا، مسلمان ہوئے لیکن آج تک ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا، تم مسلمانوں کو مت ستاؤ، ایمان والوں کو تکلیف مت دو۔ یہ پہلی نصیحت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔

میری بہنو! بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی زبان سے، اپنے عمل سے، اپنے کام سے کسی دوسرے کو، کسی دوسری بہن کو تکلیف نہ دیں، پریشان نہ کریں۔

کسی کو گناہ سے عار نہ دلاؤ

دوسری نصیحت آپ ﷺ نے یہ فرمائی: ''کسی دوسرے عار مت دلاؤ''
کسی سے کوئی گناہ ہو گیا ہو، کوئی برا کام ہو گیا ہو تو اس پر عار مت دلاؤ، شرم مت دلاؤ۔
میں نے پہلے بھی آپ کو یہ حدیث سنائی تھی:

وعن خالد بن معدان عن معاذ رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله یعنی عن ذنب قد تاب منه رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب ولیس اسناده بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل رضی الله عنه (مشکوة شریف ص ۴۱۴/ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم)

''ایک مسلمان مرد یا عورت کوئی گناہ کرے گناہ کرنے کے بعد توبہ کر لے اللہ تعالی

سے معافی مانگ لے اور دوسرا آدمی یا دوسری عورت اس کو عار دلائے تو اس کی موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔'' اس لئے کسی کو عار مت دلاؤ، شرم مت دلاؤ، طعنہ مت مارو۔

کسی مسلمان کے عیب کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے

تیسری نصیحت نبی کریم ﷺ نے یہ فرمائی ''کسی مسلمان کے عیب کے پیچھے مت پڑو'' کسی مسلمان کی چھپی ہوئی باتوں کے پیچھے مت پڑو، کون کیا کرتا ہے؟ کس میں کیا عیب ہے؟ کسی کی خانگی زندگی کیسی ہے؟ کس میں کیا برائی ہے؟ اس کے پیچھے مت پڑو۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم کسی کے پیچھے پڑو گے اگر تم کسی کی چھپی ہوئی بات کے پیچھے پڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری چھپی ہوئی برائیوں کو ظاہر فرما دیں گے اور اللہ تعالیٰ تم کو ذلیل اور رسوا کر دیں گے۔''

اس لئے کسی کی خانگی بات، چھپی ہوئی بات کے پیچھے مت پڑو، اگر ہم نے کسی کے پیچھے پڑ کر کسی کی برائی کو ظاہر کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ہماری برائی کو ظاہر کر کے سب کے سامنے ذلیل اور رسوا کر دیں گے۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی نصیحت

عجیب بات ہے حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ (بہت بڑے اللہ والے گذرے ہیں) وہ فرماتے ہیں: ''میں ایک مرتبہ اپنے ایک بہت بڑے بزرگ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے ساتھ سفر کر رہا تھا (ہمارا جو یہ بیعت کا سلسلہ ہے اس میں چشتیہ کے ساتھ ساتھ یہ سہروردیہ سلسلہ بھی ہے، اس کے بہت بڑے بزرگ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ گذرے ہیں) حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں: کہ میں دریا میں کشتی میں بیٹھ کر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے ساتھ سفر کر رہا تھا تو انہوں نے کشتی میں بیٹھ کر مجھ کو دو باتوں کی نصیحت فرمائی۔

ایک نصیحت یہ فرمائی کہ "اپنی خوبی اور اپنے کمال کو مت دیکھنا"

میرے اندر کیا کیا کمالات ہیں۔

میرے میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔

میں کتنی نماز پڑھتی ہوں۔

میں کتنی تلاوت کرتی ہوں۔

اپنی خوبی اپنا کمال مت دیکھنا میرے پاس بہت مال ہے، بہت کپڑے ہیں، بہت زیورات ہیں، میں بہت مال والی فیملی میں سے ہوں، کبھی اپنی خوبی اور کمال کو مت دیکھنا اس لئے کہ تم اپنے کمال اور خوبیوں کو دیکھو گے تو دوسروں کو حقیر اور چھوٹا سمجھو گے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "انسان کے برا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی یا بہن کو حقیر یا برا سمجھے"

کبھی کسی کو حقیر اور نیچا مت سمجھو، اللہ نے جو کچھ ہم کو دیا اس پر شکر ادا کرو اور دوسرو ں کو حقیر اور نیچا مت سمجھو تو فرمایا مجھے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ تم اپنی خوبی اور کمال مت دیکھنا۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں: اور مجھے دوسری نصیحت یہ فرمائی کہ "تم دوسروں کی برائی کو مت دیکھنا، دوسروں کی برائی کے پیچھے مت پڑنا۔" یہ مجھے خاص طور پر نصیحت فرمائی۔

﴿دوسروں کو دھوکہ دینے سے بچو﴾

ایک حدیث میں آتا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان پر لعنت ہے (سبحان اللہ! میری دینی بہنو! حضور ﷺ لعنت فرما رہے ہیں) جو دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچائے اور دوسرے مسلمان کے ساتھ دھوکہ اور فریب کا معاملہ کرے۔"

اس لئے کسی مسلمان بھائی کو مسلمان بہن کو تکلیف مت دو، دھوکہ مت دو، کسی کے

ساتھ بھی دھوکہ اور فریب کا معاملہ مت کرو، اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔

﴿اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہو﴾

ایک اور حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش مت ہو'' ہم بہت سی مرتبہ اپنے مسلمان بھائی یا بہن کی تکلیف پر خوش ہوتے ہیں، کوئی بیمار ہوگیا، کسی کو کوئی تکلیف آگئی، پریشانی آگئی، ہمارے دل میں خوشی ہوتی ہے۔ خاص کر جن کے ساتھ ہماری دشمنی اور ناراضگی ہوتی ہے جب ان کو کوئی تکلف پہنچتی ہے تو ہم دل دل میں خوش ہوتے ہیں اور یوں سوچتے ہیں بہت اچھا ہوا ایسا ہوا۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''کسی مسلمان کی تکلیف پر خوشی ظاہر مت کرو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس تکلیف کو دور کردے، اس پر رحم فرمادے اور تم کو اس تکلیف میں مبتلا کر دے، تم کو اس تکلیف میں اللہ تعالیٰ ڈال دے''۔

اس لئے کبھی کسی کی تکلیف پر خوش مت ہونا، ہم سب بھائی بھائی ہیں، بہن بہن ہیں، دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھو اور کبھی کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار مت کرو، مسلمان کبھی کسی دوسرے مسلمان کا دشمن نہیں ہوسکتا، مسلمان کبھی مسلمان سے ناراض نہیں ہو سکتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان حدیثوں پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مومنین کا حق ادا کرنے کی ہم کو توفیق عطا فرمائے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد کما تحب وترضی عدد ما تحب وترضی یا کریم

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما، جہنم کی آگ سے چھٹکارا عطا فرما، جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما، قبر کے عذاب سے حفاظت فرما، موت کی تکلیف سے حفاظت فرما۔

اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے جنت الفردوس کا اولین داخلہ نصیب فرما۔
اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے جنت الفردوس کا اولین داخلہ نصیب فرما۔
اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے جنت الفردوس کا اولین داخلہ نصیب فرما۔

عید کا چاند نکلنے سے پہلے ہم کو کامل تقوی عطا فرما، اے مالک! زندگی میں بہت ماہ مبارک گزرے بہت روزے رکھے لیکن اے اللہ! آج تک ہماری زندگیوں میں تقوی پیدا نہیں ہو سکا اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو کامل تقوی عطا فرما۔

دنیا آخرت میں تیری رضا عطا فرما، ہماری جائز مرادوں کو پورا فرما۔

نبی کریم ﷺ نے جتنی بھلائیاں مانگی اور بتلائیں ہم سب کو عطا فرما نبی کریم ﷺ نے جن شرور سے پناہ چاہی ان سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

﴿ ۳ ﴾
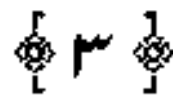
ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)

(قسط اول)

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☙	ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم قسم نہ کھائیں، اگر ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ہوگی تو قسم کھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور اگر کبھی قسم کھانے کی ضرورت پڑ جائے تو صرف اور صرف اللہ کے پاک نام کی قسم کھائیں، اور پھر اس کو پورا بھی کریں، غلط کام کے لئے قسم نہ کھائیں۔
☙	تعویذ کا کام کسی دین دار، نیک، تقوی والے عامل سے ہی کروانا چاہیے۔
☙	حقیقت بات یہ ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں بچپن ہی سے ان کو اللہ تعالی کے نیک بندوں کے پاس لے جاؤ، علماء کے پاس لے جاؤ، اللہ والوں کے پاس بھیجو، اولیاء اللہ کے پاس بھیجو، ان کے پاس دعائیں کرواؤ، اس کی برکت سے اللہ تعالی آپ کی اولاد کو بچپن ہی سے نیک اور صالح بنا دیں گے۔
☙	ایک سمجھنے کی بات یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنے بچوں کے اسکول مدرسہ جانے کے Time Table اور اوقات پر خاص نظر رکھنی چاہئے کہ اس کی اسکول کا Time کتنے بجے شروع ہوتا ہے، مدرسہ کا وقت کتنے بجے شروع ہوتا ہے، کتنے بجے ختم ہوتا ہے، کتنے بجے یہ گھر پر آتا ہے، اس Time Table پر خاص نظر Watch رکھنی چاہئے، کہیں ہمارا بچہ مدرسہ سے نکل کر کہیں ادھر ادھر گھومنے نہ چلا جائے غلط دوستوں کے ساتھ نہ چلا جائے اور اس کی زندگی برباد نہ ہو جائے اس لئے بچوں کے Time Table پر نظر رکھنے کی خاص عادت بناؤ، یہ بہت ضروری ہے۔
☙	”اپنی اولاد کے اچھے نام رکھنا چاہئے، اچھے نام کے اچھے اثرات اولاد پر پڑتے ہیں“
☙	آج کل ہم لوگ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تب تو اللہ والوں کے پاس بھیجتے نہیں اور جب یہ بگڑ کر بڑے ہو جاتے ہیں تو بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں تب تو وقت بہت آگے نکل چکا ہوتا ہے، بچپن ہی سے ان کو اللہ کے نیک بندوں کے پاس لے جانے کی عادت بناؤ۔

﴿ ۳ ﴾

ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاھِدٍ وَّمَشْھُوْدٍ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ وَّھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُھُوْدٌ وَمَا نَقَمُوْا مِنْھُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ [پارہ: ۳۰، سورۃ بروج: آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹]

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخُلْقِ کُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا کَرِیْمُ

﴿پہلی قسم﴾

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم کھا کر ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔

پہلی قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے آسمان کی، کیسا عجیب آسمان اللہ تعالیٰ نے بنایا؟ جس میں الگ الگ منزل اللہ تعالیٰ نے بنائی، ان منزلوں میں اللہ کے فرشتہ بیٹھتے ہیں۔

سورج، چاند، ستارے اللہ کی یہ بڑی بڑی مخلوقیں آسمان میں ہیں، ایسی عجیب عجیب منزل اور بڑے بڑے قلعے اور بڑے بڑے ستارے والا آسمان اللہ تعالیٰ نے بنایا۔

دینی بہنو! اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس چیز کی قسم کھانا چاہے کھا سکتے ہیں۔

﴿اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی قسم کھانا﴾

قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی قسم کھائی ہے، جب کسی مخلوق کے کسی خاص فائدے کو بتانا ہوتا ہے یا کسی خاص چیز کی کوئی اہمیت بتانی ہو تو اللہ تعالیٰ اس مخلوق کی قسم کھاتے ہیں، جیسے قرآن میں زمانہ، وقت کی قسم ہے، اللہ تعالیٰ بندوں کو سمجھاتے ہیں کہ وقت ضائع مت کرو، وقت برباد مت کرو، یہ وقت بہت اہم اور قیمتی ہے۔

اے انسانوں! اس کی قدر کرو، اور انسان جب وقت کی قدر کرے، برباد نہ کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

﴿ہم صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتے ہیں﴾

لیکن ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم قسم نہ کھائیں، اگر ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ہوگی تو قسم کھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور اگر کبھی قسم کھانے کی ضرورت پڑ جائے تو صرف اور صرف اللہ کے پاک نام کی قسم کھائیں، اور پھر اس کو پورا بھی کریں، غلط کام کے لئے قسم نہ کھائیں۔

﴿گناہ کے کام کی قسم﴾

کسی گناہ کے کام کی اور غلط کام کی قسم نہ کھاوے، اگر گناہ کے کام کی قسم کھاوے تو اس کو توڑ دیوے اور قسم پر عمل نہ کرے، جیسے آج کل ہمارے نوجوان بہنیں ناجائز تعلقات میں وفاداری کی قسمیں کھاتی ہیں، کھلواتی ہیں، یہ قسم گناہ کا کام ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے، اس کو توڑ دیوے اور قسم کا کفارہ دیوے۔

﴿اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم مت کھاؤ﴾

حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی ماؤں اور باپوں کی اور بتوں کی قسم مت کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم مت کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی قسم بھی صرف اسی وقت کھاؤ جب تم اپنی بات میں سچے ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ابا کی قسم کھا رہے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار رہو، اللہ تعالیٰ نے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے، جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائے، ورنہ چپ رہے، اسلئے صرف ضرورت کے موقع پر آدمی قسم کھائے اور سچی بات پر ہی قسم کھائے اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی قسم کھائے، اور قسم کھانے کے بعد اس کو پورا بھی کرے۔

﴿دوسری قسم﴾

دوسری قسم کھائی "والیوم الموعود" قیامت کے دن کی قسم کھائی، بڑا خطرناک اور بڑا بھاری دن ہوگا۔

﴿تیسری قسم﴾

تیسری قسم اللہ نے "شَاھِدٍ" کی کھائی۔

﴿شاہد سے مراد﴾

"شاہد" کہتے ہیں جمعہ کے دن کو، جمعہ کے دن کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی، حدیث شریف میں آتا ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہوتی ہے، ایک وقت ہوتا ہے، جو بندہ اس وقت میں اللہ سے بھلائی کی دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کو وہ بھلائی اور نیکی عطا فرمادیتے ہیں، کسی شر اور برائی سے پناہ کی دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس شر اور برائی سے اس کی حفاظت فرما لیتے ہیں۔

"شاہد" قرآن مجید کی دوسری آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو بھی کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا [پارہ:۲۶، سورۂ فتح: آیت ۸]

ترجمہ: "اے پیغمبر! ہم نے تمہیں گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"

تو قسم جمعہ کے دن کی یا قسم نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکت کی اور یہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قسم کھائے۔ اور جمعہ کا دن مراد ہے تو قرآن میں جمعہ کے دن کی قسم آئی، اسلئے اس کی اہمیت

زیادہ ہوگئی۔

﴿چوتھی قسم﴾

چوتھی قسم اللہ نے کھائی "مشھود"

﴿مشہود سے مراد﴾

عرفہ کے دن کو مشہود کہتے ہیں اسلامی کیلنڈر میں جو آخری مہینہ ہوتا ہے، جس کو ہم ذی الحج کا مہینہ کہتے ہیں، جس مہینہ میں حج اور قربانی آتی ہے، اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہا جاتا ہے۔

﴿عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت﴾

حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے اللہ اس کے اگلے سال کے اور پچھلے سال کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، یعنی گذشتہ ایک سال کے اور ایک سال بعد کے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، اس لئے ذی الحج کی نویں تاریخ یعنی بقری عید سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا چاہئے، اور اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ عید کے ایک روز پہلے پیٹ کو آرام مل جائے گا تو پھر قربانی کا گوشت مسلسل کھانے میں بھی خیریت رہے گی۔

اللہ تعالی نے ان چار چیزوں کی قسم کھائی:

آسمان کی۔

قیامت کے دن کی۔

جمعہ کے دن کی یا نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک کی۔

اور عرفہ کے دن کی، چار قسم کھا کر اللہ ایک قصہ بیان فرما رہے ہیں۔

سوچو میری دینی بہنو! وہ قصہ کتنا عجیب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود چار چار چیزوں کی قسم کھا کر وہ قصہ بیان فرمارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس واقعہ میں جو نصیحت کی باتیں ہیں اس کو سمجھنے کی، اس پر یقین کی، اس کے خیر اور معروفات پر عمل کرنے کی اور اس کے شر اور منکرات سے بچنے کی ہم کو توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو ایمان اور یقین میں ترقی کا ذریعہ بنا دے۔

﴿یہ واقعہ کب ہوا؟﴾

کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے ستر (۷۰) سال پہلے یہ قصہ ہوا، موجودہ سعودیہ عربیہ کے بالکل پڑوس میں "یمن" ہے جس کی راجدھانی (دارالسلطنت) "صنعاء" ہے، وہاں یمن میں ایک بادشاہ تھا، جس کی پورے یمن پر حکومت چلتی تھی، اس بادشاہ کا نام "یوسف" تھا۔ لوگ اس کو "یوسف ذونواس" کہتے تھے۔

اس بادشاہ نے اپنے دربار میں ایک جادوگر کو رکھا تھا، وہ بڑا جادوگر تھا اور اس جادوگر کی مدد اور اس کے جادو سے وہ اپنی حکومت کو چلاتا تھا، جہاں کہیں اس کو پریشانی پیش آتی وہ اس جادوگر سے مدد لیتا اور وہ جادوگر اس کی مدد کرتا اور اس کی حکومت چلتی رہتی تھی۔

ایسا پرانے زمانہ میں بہت ہوتا تھا کہ لوگ جادوگروں سے مدد لیتے تھے۔

دوسروں پر قبضہ جمانے کے لئے۔

دوسروں کو اپنا تابع کرنے کے لئے۔

دوسروں پر اپنا Hold جمانے کے لئے۔

﴿برے لوگوں سے بچنا چاہیے﴾

اور آج بھی نعوذ باللہ بہت سے مسلمان جادو کا سہارا لیتے ہیں، کسی کو قابو میں کرنا ہو،

کسی کو تابع کرنا ہو تو جادو کی ہوئی چیز اس کو کھلا دیتے ہیں، جادو کی ہوئی چیز پلا دیتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے دوسرے مرد یا عورت کو اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔

اس لئے کبھی بھی چلتے پھرتے تعویذ اور عملیات والوں کے پاس ہرگز نہ جانا چاہئے، خاص کر کے کسی غیر مسلم یا بے نمازی اور جس کی دین داری کا کوئی ٹھکانا نہ ہو، جو متقی اور پرہیز گار نہ ہو، جو پردہ کا اہتمام نہ کرتا ہو ایسے کسی تعویذ اور عملیات والے کے پاس کبھی بھولے سے بھی نہیں جانا چاہئے۔

بعض مرتبہ اگر وہ کوئی چیز کھلائے نہیں، پلائے نہیں تو بھی وہ کچھ گندے کلمات پڑھتے ہیں، شرک والے کلمات پڑھتے ہیں جن کلمات کو پڑھ کر دم کرنے (پھونک مارنے) کی وجہ سے ہماری بہنوں کو بھائیوں کو پتہ نہیں چلتا اور وہ ان کے ایسے فرمانبردار ہو جاتے ہیں کہ "وہ جو کہیں گے کریں گے" "جیسا وہ چاہیں کریں گے"

﴿ہماری دینی بہنوں کی حالت﴾

مجمع میں بظاہر غیر مناسب لگنے والی ایک اہم بات بتاؤں! لیکن آپ بہنوں کی حفاظت ہو، آپ اپنے آپ کو بچائیں، اس لئے کہہ دیتا ہوں، اپنے یہاں (India) میں آج کل ایسا بھی ہو رہا ہے کہ مسلمان عورتیں مندروں میں جاتی ہیں، ہندوؤں کے سادھوؤں کے پاس جاتی ہیں، غیر مسلم تعویذ والوں کے پاس جاتی ہیں اور مسلمانوں میں بھی فاسق، فاجر، بے نمازی، بے دین، گنہگاروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ان کو کچھ کلمات پڑھ کر کھلا دے پلا دے تو ان بہنوں پر پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے کہ وہ پورے پوری اس کے کنٹرول میں آ جاتی ہیں اور کیا ہوتا ہے اس کو زبان پر لاتے بھی مجھ کو شرم آتی ہے، وہ سادھو، وہ فاسق، فاجر تعویذ والے ہماری دینی بہنوں کو ایسا Control میں کر لیتے ہیں کہ جب ان کی مرضی میں آتا ہے ان کے ساتھ غلط کام کرتے ہیں، زنا کرتے ہیں، ایسے

عجیب عجیب حالات وہاں ہو رہے ہیں اور ایسی کارگزاریاں ہمارے پاس آتی ہیں، پھر بڑی محنت سے کسی دین دار، نیک، تقوی والے عامل سے علاج کروا کر ان کا اثر کم کروانا پڑتا ہے۔

اس لئے اس لائن سے آپ سب کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے، میں آپ سے امید رکھوں گا درخواست کروں گا کہ کبھی کسی غلط عملیات والے، تعویذ والے کے پاس چاہے مسلمان ہو چاہے غیر مسلم ہو اس کے پاس جانے سے اپنے آپ کو ضرور بچا کر رکھو، کبھی ایسی کوئی مجبوری ہو تو ایسے موقعہ پر کسی دین دار عالم دین، متقی، اللہ والا، مخلص کے پاس جاؤ اور اس میں بھی اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے شوہر کو ساتھ میں رکھو۔

ہمارے تیسرے سال کے جو بیانات چھپے ہیں اردو میں بھی اور گجراتی میں بھی یہاں پر موجود ہیں اور وہ سی ڈیاں بھی آپ کے پاس ہیں، اس میں سنو اور پڑھو، عجیب عجیب قصے ہم نے ایسے غلط عاملوں کے غلط کاموں کے بیان کئے ہیں، اللہ تعالی ہماری تمام دینی بہنوں کی ایسی چیز سے حفاظت فرمائیں۔

جادوگر کی ایک درخواست لڑکے کے بارے میں

تو یمن کے بادشاہ "یوسف ذونواس" نے اپنے پاس ایک جادوگر رکھا ہوا تھا اور وہ اس جادوگر کے ذریعہ جس پر چاہتا جادو کرواتا اور اس کو اپنے قابو میں کر لیتا۔ دھیمے دھیمے وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا اور اس جادوگر نے ایک دن اس بادشاہ سے کہا کہ "اے بادشاہ! میں بوڑھا ہو گیا، پتہ نہیں کب مجھے موت آ جائے؟ تو پھر میرا یہ جادو ختم ہو جائے گا، تو کوئی چھوٹا لڑکا جو بہت ہوشیار ہو تو مجھ کو دے دے تاکہ میں اس کو یہ جادو سکھا دوں اور میرے مرنے کے بعد وہ بچہ تیری مدد [Help] کرے"۔

بادشاہ نے تلاش کیا اور ایک چھوٹا لڑکا اس کو مل گیا جو بہت ذہین، ہوشیار تھا، اس

کا حافظہ بھی بہت عمدہ تھا، بہت آسانی سے وہ باتوں کو یاد کر لیا کرتا تھا، بادشاہ نے اس بچہ کو اس کے ماں باپ سے کہہ کر کے لے لیا کہ " یہ بچہ جادو سیکھے گا اور مستقبل میں ہم اس کو بڑا عہدہ اور درجہ دیں گے اور اس کو اپنے دربار میں رکھیں گے" اس کے ماں باپ بھی اس کو جادو سکھانے کے واسطے راضی ہو گئے۔

اب اس جادوگر نے اس لڑکے کے لئے وقت مقرر کر دیا کہ " تجھے اتنے بجے میرے پاس آنے کا اور اتنے بجے تک میرے پاس رہنے کا میں روز تجھ کو تھوڑا تھوڑا جادو سکھا دیا کروں گا"۔

اب وہ لڑکا اپنے گھر سے نکلتا اور چلتے چلتے اس جادوگر کے گھر پر جاتا اور وہ جادوگر روزانہ اس کو تھوڑا تھوڑا جادو سکھاتا، جب جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کا وقت پورا ہو جاتا تو وہ بچہ چل کر اپنے گھر پر آجاتا، اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھو، بادشاہ نے اور جادوگر نے اس بچہ کو جادو سکھانا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بچہ کے لئے کچھ اور فیصلہ تھا۔

اس بچہ کا جو راستہ تھا اس راستہ پر ایک بہت بڑے عالم، اللہ والے، اللہ کے ولی رہتے تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور وہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا تھا اور انجیل کتاب کے وہ عالم تھے اور بڑے اللہ کے ولی تھے، ان کا گھر بھی راستہ میں آتا تھا۔

یہ بچہ Detective Mind کا تھا اور بچوں کا دماغ کچھ قدرتی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نئی نئی چیزوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، ڈھونڈتے رہتے ہیں تو جب یہ بچہ اس جادوگر کے پاس جاتا تو ایک دن تھوڑی دیر کے لئے اس عالم کے پاس بیٹھ گیا، عالم نے اس کو اللہ کی کتاب انجیل پڑھائی، وہ اللہ کی کتاب تھی اس میں نور تھا، اس میں برکت تھی، خیر تھی۔

اور اُس زمانہ میں انجیل کتاب کی باتیں آسمانی تھیں، اب تو انجیل میں بہت ساری ملاوٹیں ہو گئیں، اس قدر ملاوٹ ہے کہ آسمانی بات کونسی اور ملاوٹ کونسی، سمجھنا بھی مشکل

ہے، اور اب تو دنیا میں انجیل ہی نظر نہیں آتی، بائبل نام سے کتاب ملتی ہے، اس میں باتیں کس نے جمع کیں؟ کہاں سے جمع کیں، وہ بتانا بھی مشکل ہے۔

بہر حال اس بچہ کو جادوگر کے پاس جو جادو سیکھنے کو ملتا اس میں گندگی تھی، برائی تھی، شر تھا، دونوں چیزوں کے درمیان بہت بڑا فرق تھا کہ عالم کے پاس کتاب میں نورانیت ملتی، اچھے اخلاق سیکھنے کو ملتے اور وہاں جادوگر کے پاس اس کو برائی ہی برائی، گندگی ہی گندگی سیکھنے کو ملتی۔ قدرتی طور پر اس بچہ کا دل اس عالم کے ساتھ لگ گیا۔

﴿اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام اور اس کی کتاب کی نورانیت﴾

دیکھو! اللہ تعالیٰ کا نظام اس دنیا میں کس طرح چلتا ہے، یہ سمجھنے کی چیز ہے، یہ بچہ جب صبح کے وقت جادوگر کے پاس جاتا تو اس عالم کے پاس بیٹھ جاتا، عالم اس کو انجیل پڑھاتے اور اس بچہ کو اتنا مزہ آتا تھا کہ وہ بہت دیر تک وہاں بیٹھا رہتا تھا، پھر وہ عالم اس سے کہتے کہ ''بیٹا جاؤ وہ جادوگر تمہارا انتظار کر رہا ہوگا'' تو وہ بچہ اٹھ کر جادوگر کے پاس جاتا تھا، دل نہیں چاہتا تھا، لیکن چونکہ ماں باپ بھیجتے، بادشاہ کا آرڈر تھا اس لئے وہ بچہ جاتا تھا۔

لیکن جادوگر کے پاس جانے کا جو ٹائم ہوتا اس میں اکثر دیر ہو جاتی، اس لئے وہ جادوگر اس کو مارتا تھا، یہ بچہ اس جادوگر کی مار کھا لیتا لیکن Daily (روزانہ) وہ اس عالم کے پاس ضرور جاتا اور کتاب کو وہ پڑھتا تھا اور جادوگر کے پاس دیر سے جاتا اور جادوگر کی مار کھاتا پھر جب جادوگر کے پاس وقت پورا ہو جائے تو وہاں سے نکلتا اور آ کر پھر اس عالم کے پاس بیٹھ جاتا اور آ کر پھر اللہ کی کتاب انجیل پڑھتا تھا، اتنی دیر ہو جاتی کہ گھر جانے میں تاخیر ہو جاتی تھی تو گھر میں اس کی اماں اس کے ابا جان اس کو ڈانٹتے تھے، مارتے تھے ''کہاں جاتا ہے؟ بہت دیر دیر سے آتا ہے، تیرا وقت تو اتنے بجے پورا ہو جاتا ہے پھر بھی تو کیوں دیر کرتا ہے''؟

غرض میری دینی بہنو! اس بچہ کو Double Side (دونوں طرف) سے مار پڑتی تھی، یہ اس عالم کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالی کی کتاب پڑھتا تو جادوگر کے پاس لیٹ جاتا اور جادوگر مارتا تھا اور جادوگر کے پاس سے نکل کر جب واپس اپنے گھر جانا ہوتا تو پھر وہ اس عالم کے پاس پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتا تو گھر پر دیر سے پہنچتا تو ماں باپ اس کو مارتے تھے، اللہ تعالی کی قدرت دونوں طرف سے روزانہ مار کھاتا تھا جادوگر کی مار کھاتا اور ماں باپ کی مار کھاتا لیکن آتے اور جاتے دونوں وقت اس عالم کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالی کی کتاب پڑھتا تھا۔ تکلیف برداشت کرتا اور صبر کرتا رہا اور اللہ تعالی کا دین سیکھتا اور پڑھتا رہا۔

یہ ہے اللہ تعالی کی کتاب کی نورانیت کی بات کہ جس کو اللہ تعالی کی مبارک کتاب کی مٹھاس معلوم ہو جائے، مزہ آجائے تو وہ چھوٹا سا معصوم بچہ بھی مار کھاتے کھاتے اللہ تعالی کی کتاب پڑھتا ہے، کیسا عجیب وہ بچہ ہوگا؟ لیکن دین کی تعلیم کے خاطر مار کھانے کی برکت ہوئی، وہ بچہ با کرامت اور علم والا بن گیا۔

﴿ہمیں اپنے بچوں کے time table کی خاص فکر کرنی چاہیے﴾

لیکن میری دینی بہنو! ایک سمجھنے کی بات یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنے بچوں کے اسکول مدرسہ جانے کے Time Table اور اوقات پر خاص نظر رکھنی چاہئے کہ اس کی اسکول کا Time کتنے بجے شروع ہوتا ہے، مدرسہ کا وقت کتنے بجے شروع ہوتا ہے، کتنے بجے ختم ہوتا ہے، کتنے بجے یہ گھر پر آتا ہے، اس Time Table پر خاص نظر Watch رکھنی چاہئے، کہیں ہمارا بچہ مدرسہ سے نکل کر کہیں ادھر ادھر گھومنے نہ چلا جائے غلط دوستوں کے ساتھ نہ چلا جائے اور اس کی زندگی برباد نہ ہو جائے اس لئے بچوں کے Time Table پر نظر رکھنے کی خاص عادت بناؤ، یہ بہت ضروری ہے۔

اب ہوا یہ کہ اس عالم کی صحبت کی برکت سے اور اللہ تعالی کی کتاب پڑھنے کی

برکت کی وجہ سے وہ بچہ بچپن ہی میں اللہ کا ولی ہوگیا، بچپن میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ولی بنادیا۔

﴿بچوں کو اللہ تعالیٰ کا ولی بنانے کا طریقہ﴾

حقیقت بات یہ ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں بچپن ہی سے ان کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے پاس لے جاؤ، علماء کے پاس لے جاؤ، اللہ والوں کے پاس بھیجو، اولیاء اللہ کے پاس بھیجو، ان کے پاس دعائیں کرواؤ، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بچپن ہی سے نیک اور صالح بنادیں گے۔

﴿بچوں کے بارے میں ہماری ایک بری عادت﴾

آج کل ہم لوگ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تب تو اللہ والوں کے پاس بھیجتے نہیں اور جب یہ بگڑ کر بڑے ہوجاتے ہیں تو بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں تب تو وقت بہت آگے نکل چکا ہوتا ہے، بچپن ہی سے ان کو اللہ کے نیک بندوں کے پاس لے جانے کی عادت بناؤ۔

﴿خادمِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات﴾

حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔

جب نبی کریم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہارے گھر کا کوئی چھوٹا بچہ ہو تو ہمارے گھر کے کام کاج کے لئے دے دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بیٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور مجھے آپ کے حوالے کیا کہ یہ آپ کی خدمت کے لئے ہے، اس وقت حضرت انسؓ کی عمر دس سال کی تھی اور دس سال انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت حضرت انسؓ کی عمر بیس سال کی

تھی، حضرت ابوطلحہ ؓ حضرت انس ؓ کے سوتیلے والد ہوتے تھے، ان کے حقیقی والد کا انتقال ہوگیا تھا، اس کے بعد ان کی والدہ حضرت ام سلیمؓ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے نکاح کیا تھا، اس لئے وہ ان کے سوتیلے ابا ہوتے تھے۔

بخاری شریف میں حضرت انس ؓ کی روایت ہے کہ میری والدہ، خالہ، نانی وغیرہ گھر کی عورتیں مجھ سے پابندی کرواتی تھیں، چونکہ بچوں کی طرف سے غفلت تو ہو ہی جاتی ہے۔فرماتے ہیں کہ مجھے یہ عورتیں تاکید کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجتی رہتی تھیں اگر میں ادھر ادھر ہو جاتا تو میرا خیال رکھا جاتا تھا اور میں نے دس سال خدمت کی۔

نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کسی کرنے کے لئے کہے گئے کام کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا؟ اور نہیں کرنے کے لئے کہے گئے کام کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟

یہ نبی کریم ﷺ کی کامل شفقت اور اونچے اخلاق کا نمونہ تھا، ورنہ ظاہر ہے کہ دس سال کے بچے سے بھول ہونا اور خدمت کے معاملے میں کوتاہی ہونا، یہ تو فطری چیز ہے لیکن آپ ﷺ نے کبھی ٹوکا نہیں، بلکہ کبھی تو حضور ﷺ کسی کام کے لئے فرماتے تو حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بچہ ہونے کی وجہ سے کہہ دیتا تھا کہ نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں ہوتا تھا کہ میں جاؤں گا، لیکن زبان سے یوں کہتا تھا، اس طرح بچوں کی عادت ہوتی ہے۔

خیر! یہی حضرت انس ؓ جو نبی کریم ﷺ کے خادم تھے، ان کی والدہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اپنے خادم انس کے لئے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں اور ان کے مال میں اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی، چنانچہ ان کی عمر سو سال کے قریب ہوئی اور اخیر میں جن صحابہ کرام کی وفات ہوئی، ان میں حضرت انس ؓ بھی ہیں، اور انہوں نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کی کئی پشتیں

دیکھیں، انہوں نے اپنے ہاتھ سے خود کے ۱۲۰ لڑکے لڑکیاں دفن کئے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے مال میں بھی اتنی برکت دی کہ ان کے باغات سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتے تھے، ان کے باغ میں ایک پھول تھا جس کے اندر سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے، حضور پاک ﷺ نے آپ کیلئے تین خاص دعائیں کیں، جو یہ ہے، **اللهم اكثر ماله وولده وادخله الجنة**۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! آپ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے مال اور اولاد میں زیادتی عطا فرما اور ان کو جنت میں داخل فرما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ انصار صحابہ میں میں بہت مالدار تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے ایک سو بیس سے بھی زائد صلبی لڑکے لڑکیاں دفن کئے ہیں، اور انشاء اللہ جنت میں بھی داخل ہوں گا۔

﴿میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ کے ذکر اور صحبت کی برکت﴾

ہمارے سلسلۂ چشتیہ میں ہمارے بزرگوں میں ایک بہت بڑے ہمارے پردادا پیر حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ گذرے ہیں۔

میرے پیر حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ۔

ان کے پیر حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ۔ (فضائل اعمال کتاب والے)

ان کے پیر حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ۔

اور ان کے پیر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔

ان کے پیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔

اور حضرت حاجی صاحبؒ کے پیر حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ، وہ عجیب اللہ

کے ولی تھے آج بھی لوہاری (جو جلالہ باد کے پڑوس میں ایک گاؤں ہیں) وہاں حضرت کا روم ہے، جہاں بیٹھ کر حضرت ذکر کیا کرتے تھے۔

حضرت میاں جیؒ کے انتقال سے تقریباً ایک سو اسی سال سے زیادہ سال گذر چکے لیکن جس چھوٹے سے روم میں بیٹھ کر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، آج تک اس روم میں ان کے ذکر کی خوشبو محسوس ہوتی ہے، ایسا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو الف با اور ناظرہ قرآن وغیرہ پڑھایا کرتے تھے، یوپی میں جو چھوٹے بچوں کو قرآن پڑھائے اس کو "میاں جی" کہتے ہیں، اسی سے ان کا لقب مشہور ہے "قطب عالم حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ" ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے پاس جو چھوٹے چھوٹے بچے "الف، با" پڑھنے آتے، قرآن پڑھنے آتے ان کو بچپن ہی میں سلوک کے تمام مراحل طے کرا دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے بچوں کو اپنی روحانیت کی طاقت کی برکت سے اپنے زمانہ کا ولی بنا دیا کرتے تھے۔

تو قصہ یہ بیان ہو رہا تھا کہ وہ معصوم بچہ جو اس عالم کے پاس آنے جانے لگا تھا، اس عالم کی برکت سے اپنے زمانہ کا ولی بن گیا، ایک دن عجیب قصہ پیش آیا، ان بچوں کا دماغ Detective ہوتا ہے، وہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔

معصوم بچہ کے سامنے دو چیزیں

اب اس بچہ کے سامنے دو چیزیں تھیں:

ایک جادوگر استاذ تھا۔

ایک عالم اس کے استاذ تھے۔

اس عالم کے پاس اپنی خوشی سے جاتا تھا اور جادوگر کے پاس زبردستی جانا پڑتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے زمانہ کے علماء اور مکتب کے اساتذہ کو طلباء سے ایسی شفقت اور

پیار، محبت عطا فرمائے کہ بچے ان کے پاس خوشی خوشی جانے والے بن جائے۔

الغرض اس بچے کے معاملہ میں دو چیزیں تھیں کہ جادوگر استاذ کے پاس زبردستی جاتا، عالم استاذ کے پاس خوشی خوشی جاتا، اب اس بچہ کو دل میں یقین تو تھا کہ میرا یہ جادوگر استاذ غلط راستہ پر ہے، وہ گندی باتیں سکھاتا ہے اور یہ عالم استاذ بھلی اور پیاری اور دین کی باتیں مجھ کو سکھاتے ہیں، یہ اس بچہ کو یقین تھا لیکن اس بچہ نے سوچا ہوگا کہ کبھی مجھ کو امتحان لینا چاہئے کہ ان دونوں استاذوں میں سے کون سے استاذ کا علم صحیح ہے؟ جادوگر استاذ کا علم صحیح ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھانے والے استاذ کا علم صحیح ہے۔

امتحان کا ایک عجیب موقع

ایک مرتبہ قدرتی طور پر عجیب موقع آ گیا کہ ایک دن وہ بچہ دونوں استاذ کے پاس جانے کے لئے صبح اپنے وقت پر نکلا تو دیکھا کہ راستہ بند Block ہے Traffic Jam ہے اور پورے شہر کے لوگوں کا ایک بہت بڑا مجمع بھیڑ لگا کر کھڑا ہے، اس لڑکے نے قریب جا کر پوچھا کہ: کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ: آج راستہ کے بیچ میں ایک بہت بڑا اژدہا یا بڑا شیر بیٹھ گیا ہے، جس کی وجہ سے راستہ بند ہے، کسی کو آگے جانے کی ہمت نہیں ہے اور وہ جانور اتنا بڑا ہے کہ کوئی اس کو مارنے کی ہمت نہیں کر سکتا، پورے شہر کے لوگ وہاں بھیڑ لگا کر جمع ہے لیکن کوئی آگے چلنے کی بھی ہمت نہیں کرتا اور کوئی اس جانور کو مارنے کی بھی ہمت نہیں کرتا۔

اس بچہ کے دل میں ایک قدرتی بات آئی، دیکھو! اللہ تعالیٰ کیسے کیسے ایمانی حالات پیدا فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی علاقہ کے لوگوں ایمان کی دولت سے نوازنا چاہتے ہیں تو کیسے کیسے حالات پیدا فرماتے ہیں، اس لڑکے نے سوچا کہ آج بہت اچھا موقعہ ہے کہ میں Exam (امتحان) لے لوں کہ کس کا دین، کس کا علم صحیح اور اچھا ہے؟ تو اس نے ہاتھ

میں ایک تیر لے کر اس کو کمان پر چڑھایا اور اس بڑے جانور کی طرف اس نے تیر تانکا اور پھر اس نے اپنی زبان سے (چونکہ اس کو پورا یقین تھا کہ جادوگر استاذ کا دین اور علم غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھانے والے استاذ کا علم اور دین صحیح اور سچا ہے تو اس بچہ نے تیر چلایا، بعض روایات میں ہے کہ اس نے پتھر اٹھا کر پھینکا اور پتھر مارتے وقت) یہ نیت کی کہ ”میرے استاذ جن کے پاس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتا ہوں، جن سے میں اللہ تعالیٰ کا دین پڑھتا ہوں اگر اس کا دین صحیح ہے اس کا علم صحیح ہے تو یہ بڑا جانور مر جائے ختم ہوجائے“ یہ کہہ کر اس نے زور سے ایک پتھر اس جانور کی طرف پھینکا یا تیر چلایا۔سبحان اللہ.....

﴿جنگ بدر میں آپ ﷺ کا کنکر پھینکنا﴾

قرآن مجید میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں:

بدر کی جنگ کے موقعہ پر جب خطرناک حالات تھے، اسی طریقہ پر جب ہجرت کے موقع پر مکہ کے کافروں نے حضور ﷺ کو گھیر لیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ میں ایک مٹھی کنکر اور ریت کی اٹھائی اور دشمنوں کی طرف پھینکی اور قرآن کی آیت پڑھتے گئے:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى .[پارہ:۱۰،سورہ انفال: آیت ۱۷]

ترجمہ:”اور (اے پیغمبر!) جب تم نے ان پر (مٹی) پھینکی تھی تو وہ تم نے نہیں، بلکہ اللہ نے پھینکی تھی،“

اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھنے میں تو ایسا لگا کہ اللہ کے نبی نے ایک مٹھی کنکری ڈالی، دنیا نے ایسا دیکھا لیکن حقیقت بات یہ ہے کہ وہ کنکریاں جو پھینکی وہ اللہ نے پھینکی تھی۔سبحان اللہ.....

﴿آپ ﷺ کی عجیب شان﴾

اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو عزت کا،محبت کا کیسا مقام اور مرتبہ عطا فرمایا

کہ کنکریاں حضور ﷺ پھینکے اور اللہ یہ فرمائے کہ ''اے میرے نبی وہ کنکر آپ نے نہیں پھینکی وہ تو اللہ نے پھینکی ہے'' جس کام کو میرے حضور کرے اس کام کو اللہ تعالیٰ فرمائے کہ وہ کام میں نے کیا ہے۔

﴿آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی دوسری مثال﴾

قرآن کی ایک دوسری آیت میں ہے صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت ہو رہے ہیں (یہ بیعت ہونا اور کرنا حضور ﷺ کے زمانہ سے مبارک سنت ہے) صحابہؓ جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں بیان فرمایا۔ سبحان اللہ..... کتنی پیاری بات اللہ نے فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ [پارہ:۲۶،سورۂ فتح: آیت۱۰]

ترجمہ: ''(اے پیغمبر!) جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔''

عجیب بات تھی بیعت فرمارہے تھے نبی کریم ﷺ، حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک اوپر ہوتا صحابیؓ کا ہاتھ مبارک نیچے ہوتا اور حضور ﷺ درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت فرمارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ''جن صحابہ نے، جن خوش نصیب لوگوں نے اس درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں نے حقیقت میں اللہ سے بیعت کی ہے'' سبحان اللہ...... میرے حضور اللہ کے یہاں کتنے پیارے، کتنے لاڈلے کہ بیعت حضور ﷺ کرے اور اللہ یہ فرمادے کہ ''ان لوگوں نے اللہ سے بیعت کی ہے''

﴿ہم بہت خوش نصیب ہیں﴾

ایک قدم آگے چل کر سنو! ہم بہت خوش نصیب ہیں، بہت خوش نصیب ہیں، بہت

خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہم کو ایسے رحمت والے نبی کا امتی بنایا ہے، اللہ ہم گنہگاروں کی گندی زبان کو اس نبی پر درود پڑھنے کے لئے قبول فرمایا ہے، ہم بہت خوش نصیب ہیں، کہاں ہماری گندی زبانیں؟ کہاں ہمارے گندے منہ اور کہاں حضور ﷺ پر مبارک درود؟ یہ اللہ کا مجھ پر اور آپ پر اللہ کا بڑا کرم ہے۔

اللہ فرماتے ہیں ''دنیا کے لوگوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کا ہاتھ اوپر تھا اور نیچے اس صحابیؓ کا ہاتھ تھا، حقیقت بات یہ ہے کہ اللہ کا ہاتھ اوپر تھا اور صحابی کا ہاتھ نیچے تھا'' اللہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھ کو اپنا ہاتھ بتلادے، يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (ترجمہ: اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے)

وہ ہاتھ جو دکھنے میں حضور ﷺ کا تھا وہ حقیقت میں اللہ کا ہاتھ تھا سبحان اللہ... سبحان اللہ.....

يا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ کے کروڑوں درود اترے، اللہ کی کروڑوں رحمتیں اترے، اللہ کے کروڑوں سلام اترے ہمارے حضور کے ان نورانی اور برکتوں والے ہاتھوں پر۔

انشاء اللہ ہم بڑے خوش نصیب ہونگے، انشاء اللہ بڑے خوش نصیب ہوں گے ایسے نورانی اور مبارک ہاتھوں سے، جن ہاتھوں کو اللہ اپنا ہاتھ بتلائے، قیامت کے دن ہم پاپی اور گنہگار امتیوں کو اللہ تعالیٰ ان نورانی ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی عطا فرمائیں گے، ہم سے بڑا خوش نصیب کون؟ کہ ان گندے اور گنہگار امتیوں کو اللہ تعالیٰ ایسے مبارک اور نورانی ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی عطا فرمائیں گے۔

ایک اور خوش نصیبی کی بات

اس سے بڑھ کر اور عجیب خوش نصیبی کی بات۔ سبحان اللہ......

ایسے گنہگار امتیوں کو ان مبارک ہاتھوں سے ہاتھ ملانے کا اور مصافحہ کرنے کا موقع

نصیب ہو، نبی کریم ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرنے اور ہاتھ میں ہاتھ ملانے کا موقع اللہ تعالیٰ امتیوں کو عطا فرمائیں گے۔ کتنا پیارا اور نورانی وقت ہوگا کہ قیامت کے میدان میں حضور ﷺ کا مصافحہ اور آپ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

﴿پچاس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ کی روایت میں ہے ''جو مسلمان روزانہ پچاس مرتبہ درود پڑھے (یہ Special الگ حدیث ہے) پچاس مرتبہ اسی نیت سے درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا مبارک مصافحہ مبارک ملاقات عطا فرمائیں گے'' سبحان اللہ.....سبحان اللہ..... سبحان اللہ....

﴿آپ ﷺ کا معجزہ﴾

میری دینی بہنو! ایک کنکری مٹھی حضور ﷺ نے ڈالی اور تمام دشمنوں کے آنکھوں میں پہنچ گئی، کوئی حضور ﷺ کو دیکھ نہیں سکا اور حضور ﷺ اطمینان کے ساتھ گھر سے نکل کر مدینہ کے لئے روانہ ہوگئے اور بدر میں ایک مٹھی کنکری دشمنوں پر گری اور تمام دشمن آنکھ ملتے رہ گئے اور اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرامؓ کو فتح اور کامیابی عطا فرمادی۔ ایسے ایسے زبردست معجزات ہمارے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔

﴿اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے جانور مر گیا﴾

تو اس بچہ نے تیر مارا، پتھر مارا اور یہ نیت کی کہ اگر عالم کا دین سچا ہے تو یہ جانور مر جائے یہ جانور قتل ہو جائے، اس نیت سے اس نے پتھر مارا، اللہ کی عجیب قدرت وہ تیر لگا اور لگتے ہی وہ جانور مر گیا، قتل ہو گیا اور لوگوں نے بڑی خوشی سے اس مرے ہوئے جانور کو راستہ سے ہٹا دیا اور لوگوں کا راستہ کھل گیا۔

پورے شہر میں یہ بات پھیل گئی، پورے شہر میں اس بات کا چرچا ہو گیا کہ یہ لڑکا صحیح دین پر ہے، صحیح ایمان پر ہے اور اس بچہ کی پورے شہر میں لوگ تعریف کرنے لگے اور دھیمے دھیمے لوگ اس بچہ کے پاس آتے، آکر اس بچہ سے پوچھتے "بیٹا تیرا دین کیا ہے؟ تیرا مذہب کیا ہے؟ تو کونسے دین اور مذہب پر عمل کرتا ہے؟" تو وہ بچہ ایک اللہ تعالیٰ کی بات بتلاتا تھا اور لوگ اس کے مذہب پر، ایک اللہ پر ایمان لاتے تھے اور اللہ پر ایمان لاکر مسلمان اور مومن بنتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ایک معصوم بچہ کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ اپنے دین کو پھیلانا شروع کر دیا اور یمن میں ایمان کا ماحول بننے لگا۔

خدا کی قدرت دیکھئے! اس بادشاہ کے دربار میں ایک اندھا آدمی بھی بیٹھتا تھا، جو بادشاہ کا خاص آدمی تھا، بادشاہ اس پر بڑا بھروسہ کرتا تھا اور بادشاہ اس کے ساتھ بڑے محبت کا برتاؤ کرتا تھا، وہ آدمی اندھا ہو گیا تھا، پہلے اس کی آنکھیں اچھی تھیں بعد میں اس کی آنکھے خراب ہو گئی تھی، اس اندھے آدمی کی بات سننے سے پہلے بیچ میں ایک Point کی بات سمجھ لو اس چھوٹے سے بچہ نے اس بچہ کا نام حدیث کی کتابوں میں "عبد اللہ بن تامر" آتا ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کو پیارے نام﴾

حدیث میں ہے کہ تم اپنے بچوں کا نام عبد اللہ رکھو، عبد الرحمٰن رکھو، عبید اللہ رکھو، یہ نام اللہ کو بہت پسند ہیں، اللہ کی نظر میں بڑے پیارے نام ہے۔

"محمد" نام بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے۔ حدیث شریف میں ہے،

اذا سميتموا الولد محمداً فاكرموه وأوسعوا له في المجلس ولا تقبحوا له وجهاً. (طبراني)

ترجمہ: جب تم اپنے لڑکے کا نام "محمد" رکھو تو اس کی عزت کرو اور اس کو مجلس میں

جگہ دو اور اس کو تکلیف پہنچے ایسا کوئی کام نہ کرو۔

﴿بچوں کو سکھانے کی بات﴾

میری دینی بہنو! سوچو.. اس بچہ نے لوگوں کے لئے جو تکلیف تھی، وہ ختم کر دی اور لوگوں کے لئے راحت کا کام کر دیا، راستہ Block بند تھا، Traffic Jam تھا، اس بچہ نے تیر مار کر پتھر مار کر اس جانور کو مار ڈالا اور راستہ کھول دیا لوگوں کی تکلیف کو دور کر دیا، لوگوں کو راحت نصیب ہوگئی۔

اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اپنے چھوٹے بچوں کو بچپن ہی سے یہ بات سکھاؤ کہ بیٹا لوگوں کو راحت پہنچانے کا کام کرو، لوگوں کی تکلیف دور کرنے کا کام کرو، لوگوں کی خدمت کا کام کرو، تمہارے ذریعہ سے اللہ لوگوں کی تکلیف اور مصیبت کو دور کر دے، تمہارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو راحت پہنچائے، ایسے ایسے کام کرو۔

﴿مکہ میں افطاری کے وقت عرب بچوں کی خدمت﴾

وہاں آپ مکہ میں دیکھتے ہیں کہ عربوں کے چھوٹے چھوٹے بچے حرم شریف میں رمضان میں عمرہ کرنے والوں کی کیسی خدمت کرتے ہیں؟ زبردستی پکڑ پکڑ کر ان کو افطار کے دسترخوان پر بٹھاتے ہیں اور عربی میں کتنی پیاری پیاری باتیں بولتے ہیں ''امی، ابی، عمی، ابا، اماں، چچا آؤ ہمارے دسترخوان پر بیٹھ کر افطار کرلو'' کیسا عجیب منظر حرم شریف میں دیکھنے کو ملتا ہے؟ کہ چھوٹے چھوٹے بچے عمرہ کرنے والوں کو پکڑ پکڑ کر افطار کے دسترخوان پر بٹھاتے ہیں۔

منیٰ، عرفہ، مزدلفہ میں پیدل چلنے والے حاجیوں کو اصرار کر کے زبردستی Drinks اور پانی کی pauch اور بوتلیں دیتے، وہ چھوٹے چھوٹے بچے کیسی خدمت کرتے ہیں۔

﴿جنت کمانے کا بہت آسان راستہ﴾

اپنے معصوم معصوم بچوں کو بھی لوگوں کی خدمت کرنا، لوگوں کو راحت پہنچانا سکھلاؤ کہ اگر بچپن سے اس کی عادت بنے گی تو یہ بڑے ہو کر انشاء اللہ لوگوں کے اور ماں باپ کے خدمت گذار بنیں گے اور صحیح بات ہے کہ خدمت کے راستہ سے آسانی سے جنت ملتی ہے، جنت کمانے کا یہ بہت آسان راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ماحول ہمارے یہاں عام اور قائم فرمائے۔

﴿بادشاہ کے ایک اندھے آدمی کا واقعہ﴾

اس بادشاہ کے دربار میں ایک آدمی تھا جو اس بادشاہ کا خاص تھا، پہلے اس کی آنکھیں اچھی تھیں بعد میں وہ اندھا ہو گیا تھا، جب اس کو پتہ چلا کہ یہ کوئی عجیب و غریب بچہ ہے اور اس کے پاس کوئی اللہ کی کتاب کا علم ہے تو اس بچے کے پاس لوگ آنے لگے، بیمار لوگ آتے، پریشان لوگ آتے وہ ان سب کی خدمت کرتا تھا اور سب کو کہتا تھا کہ "بھائیوں ایک اللہ پر ایمان لے آؤ"

اللہ تمہیں بیماری سے شفا دے دیں گے۔

اللہ تمہاری پریشانی کو دور کر دیں گے۔

اللہ تمہاری مصیبت کو دور کر دیں گے ہر ایک کو وہ بچہ یہی تعلیم دیتا تھا۔

اب اس اندھے آدمی کو پتہ چلا تو وہ بھی گیا اس عبد اللہ کے پاس، کہا کہ "بھائی میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں تو میری آنکھوں کو اچھا کر دے اور ساتھ میں بہت سارے تحفے بھی لیکر گیا اور تحفوں کی بچہ کو لالچ دی کہ میں اچھا ہو گیا تو یہ سب تحفے تجھے دے دونگا، اس پر اس بچے نے جواب دیا کہ تحفے تو تم واپس رکھ لو۔" تو اس بچہ نے کتنا پیارا ایمان سے بھرا ہوا جواب دیا کہ "تیری آنکھوں کو اچھا کرنا میرے بس میں نہیں ہے، میرے قابو میں نہیں

ہے اللہ کی قدرت میں ہے، تو اللہ پر ایمان لے آ، میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تیری آنکھوں کو اچھا کر دیں گے'' اس پر اندھے آدمی نے کلمہ پڑھا، اس بچہ نے دعا کی ''اے اللہ! تو اس آدمی کو شفا دے دے''

چنانچہ اللہ کے کرم سے اس کی دونوں آنکھیں اچھی ہوگئیں اور وہ آدمی صحیح سلامت بادشاہ کے دربار میں گیا تو بادشاہ یوسف کو بڑا تعجب ہوا، کہ کل تک اندھا تھا اور آج کیسے اچھا ہوگیا؟ بادشاہ نے پوچھا ''اے اندھے تجھے کس نے اچھا کر دیا؟'' تو اس نے جواب دیا: میرے مالک اللہ نے میری آنکھوں کو اچھا کر دیا۔

اس بات پر بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اور غصہ میں کہنے لگا کہ ''تیرا مالک تو میں ہوں کون تیرا دوسرا مالک ہے؟'' تو اس نے کہا کہ ''تو بادشاہ ہے مالک نہیں ہے، مالک تو اللہ ہے، اسی اللہ نے مجھے اچھا کر دیا ہے'' تو بادشاہ کو اور بھی غصہ آیا اور اس نے اس آدمی کو جیل میں ڈلوا دیا، بہت مروایا، بہت پٹائی کروائی، صحیح صحیح بتا کون تیری آنکھوں کو اچھا کرنے والا ہے؟ تو اس نے اس لڑکے کا نام بتا دیا اور اس عالم کا نام بتا دیا۔

﴿اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پر ظلم﴾

بادشاہ نے اس عالم کو بلوایا اور زبردستی کی ظلم کیا اور کہا کہ تو اپنا دین چھوڑ دے، ایمان چھوڑ دے، تو اس پر اس عالم نے ایمان چھوڑنے سے انکار کیا تو اس ظالم بادشاہ نے اس عالم کو سر پر آرہ (کروتی) رکھوا کر زندہ قتل کر دیا، دو ٹکڑے کر دیئے۔

دیکھو ایمان کے خاطر کتنی تکلیف اٹھائی، زندہ چیر دیا گیا اور اس آدمی کو جو اس بادشاہ کا درباری تھا اور پہلے اندھا تھا، اب اس بچہ کی دعاء اور ایمان کی برکت سے اچھا ہوگیا تھا اس کو بھی قتل کر دیا، اس طرح ان دونوں کو بادشاہ نے قتل کر دیا۔

لیکن اس نے ابھی اس بچہ کو قتل نہیں کروایا کہ اس کے ساتھ اس کی غرض لگی ہوئی تھی

کہ وہ بچہ بڑا جادوگر بن جائے اور جادوگر بن کر اس کی مدد کرے، اس لئے اس نے اس بچہ کو قتل نہیں کروایا، بلکہ بادشاہ نے خود اس بچہ کو بلا کر کہا کہ بیٹے تو نے جادوگر سے بہت جادو سیکھ لیا تو اندھوں کو بھی جادو کے ذریعہ اچھا کرنے لگا ہے لیکن لڑکے نے تو صاف جواب دیا کہ میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ ہی شفاء دیتا ہے، بادشاہ نے بچے کو بہت تکلیف دی، بہت دکھ دیا، تب لڑکے نے اس عالم کا نام بتا دیا کہ مجھے عالم صاحب آسمانی کتاب کی باتیں سکھاتے تھے۔

آگے والی آیت میں جو واقعہ ہے انشاءاللہ آئندہ کل کی مجلس میں ہم ذکر کریں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو بھی ایسا ایمان اور یقین نصیب فرمائے اور ہمارے بچوں کو بچپن سے نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کی اور رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا عالم اور زمانہ کا ولی اور متقی بنائے، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہمارے گھروں میں اللہ اپنے فضل کرم سے علماء صلحاء اور اولیاء اللہ پیدا فرمائے، جو ہمارے لئے آخرت میں صدقۂ جاریہ بنے اور اللہ ہمیں ایسا پاکیزہ ماحول اور پاکیزہ یقین عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم اللهم صل علي سيدنا ومولانا محمد وعلي ال سيدنا ومولانا محمد كما تحب وترضي عدد ما تحب وترضي يا كريم

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين

لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين

اے مالک الملک! ہم ظاہر میں باطن میں باہر اور اندر گنہگار ہیں مجرم اور خطاکار ہیں۔ اے مولائے کریم! تو بڑا معاف کرنے والا اللہ ہے تو ہمارے ظاہری، باطنی، جسمانی،

ذہنی ہر طرح کے گناہوں کو اپنے فضل سے معاف فرمادے، ہماری مغفرت معاف فرمادے۔

اے اللہ! یہ رمضان تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے، ختم ہونے کے قریب آرہا ہے، اے مالک! ہم تجھ سے بھیک مانگتے ہیں، اے اللہ! تو ہم سب کی مکمل مغفرت فرما۔ جہنم کی آگ سے چھٹکارا عطا فرما۔ قبر کے عذاب سے حفاظت فرما۔ سکرات موت سے حفاظت فرما۔ دنیا آخرت کی ذلتی رسوائی سے حفاظت فرما۔ دنیا آخرت کی پریشانیوں سے حفاظت فرما۔

اے اللہ! تیرے کرم سے فضل سے مہربانی سے ہم سب کو جنت الفردوس کا اولین داخلہ نصیب فرما۔

اے اللہ! ہماری عمروں میں برکت عطا فرما۔ ہماری اولادوں کو نیک اور صالح بنا۔ ان کی اسلامی تعلیم اور تربیت فرمادے۔ ہماری اولاد میں ذاکرین، شاکرین، علماء، صلحاء، اولیاء اللہ پیدا فرما۔ ان کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنادے۔ برے ماحول، بری صحبت، بری دوستی سے اے اللہ! ہماری اولاد کی مکمل حفاظت فرما۔

اے اللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفا عطا فرمادے۔ جو جس پریشانی میں ہے اپنے کرم سے ان کی پریشانی کو دور فرما۔ ہمیں زندگی میں بار بار مکہ مدینہ کی حاضری نصیب فرما۔ ہمیں ایمان کامل، یقین کامل عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی پکی کامل، محبت اور پیار عطا فرما۔ اے اللہ! زندگی کا ہر کام حضور ﷺ کی سنت کے مطابق کرنے کی ہم کو توفیق اور سعادت عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت نبی کریم ﷺ نے جتنی بھلائیاں مانگی اور بتلائی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے جن شرور سے پناہ چاہی ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

﴿ ۴ ﴾

ایک عورت کا ایمان تازہ کرنے والا واقعہ (اصحاب اخدود کا واقعہ)

(قسط دوم)

اس بیان کے چیدہ چیدہ

جواہر پارے

''مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ عورتیں اس دنیا میں ایسی گذری ہیں کہ وہ تمام عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں (۱) حضرت مریمؑ (۲) فرعون کی بیوی حضرت آسیہؒ (۳) حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۴) حضرت فاطمۃ الزہراءؓ (۵) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ''	
''اللہ کے سامنے دعا آہستہ آہستہ کرنی چاہئے، چپکے چپکے کرنی چاہئے، دھیمی دھیمی آواز سے کرنی چاہئے، دعا میں بہت شور نہیں مچانا چاہئے''	
''حدیث قدسی میں ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ ''جہاں دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے، میں وہاں ہوتا ہوں''	
''اللہ کے ایک ولی کا ملفوظ ہے کہ اللہ والوں سے تعلق کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت سے اللہ ایمان پر موت عطا فرمائیں گے..... انشاء اللہ ''	
''ولادت کے سلسلہ کو رکوانا انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت کی مخالفت ہے''	
''حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کی خدمت میں لوگ بچوں کو دعا کروانے لاتے تو حضرت ''پانچ عین'' سے دعا فرماتے ''اللہ تمہارے بچے کو علم، عمل، عمر، عزت، عافیت سے نوازے، پھر فرماتے ذاکر، شاکر، داعی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے''	
'اللہ تعالیٰ جس بندہ پر بھی سلام بھیجیں وہ اس بندہ کے لئے بڑی عزت اور بڑی شرافت کی بات ہے''	

۴

حضرت مریمؑ کی زندگی میں دینی بہنوں کے لئے سبق (قسط اول)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَرۡسَلَہٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمَنۡ یَّعۡصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفۡسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیۡئًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ......

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ وَشَاھِدٍ وَّمَشۡھُوۡدٍ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ اِذۡ ھُمۡ عَلَیۡھَا قُعُوۡدٌ وَّھُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُھُوۡدٌ وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡھُمۡ اِلَّآ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَھِیۡدٌ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَھُمۡ عَذَابُ جَھَنَّمَ وَلَھُمۡ عَذَابُ

الْحَرِيْقِ [پارہ:۳۰، سورۂ بروج: آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰]

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للّٰہ رب العالمین

﴿معصوم بچہ کو قتل کرنے کی بادشاہ کی سازش﴾

گذشتہ کل اس آیت میں جو واقعہ ہے وہ آپ کے سامنے شروع کیا گیا تھا، بات یہاں تک پہنچی تھی کہ یمن کے بادشاہ یوسف نے اس عالم دین کو قتل کروادیا اور وہ اندھا آدمی جس کو اس معصوم بچہ عبداللہ کی دعا کی برکت سے شفا ہوگئی تھی اور وہ آنکھوں سے دیکھتا ہوگیا تھا اس کو بھی قتل کروادیا۔ اب بادشاہ کا پورا پورا غصہ اس چھوٹے سے معصوم بچہ عبداللہ پر تھا، بادشاہ کی کوشش یہ تھی کہ کسی طریقہ سے اس عبداللہ کو بھی قتل کردیا جائے۔

میری دینی بہنو! جیسا کہ جب واقعہ شروع ہوا تب آپ نے سنا تھا کہ اس بچہ سے با دشاہ کو اپنی ایک غرض اور مطلب تھا، اس بچہ کو جادو سکھایا جارہا تھا اور جادو سکھانے کے لئے خود بادشاہ نے اس کو پسند کیا تھا، لیکن جب یہ بچہ ایمان لے آیا تو ایمان کی وجہ سے بادشاہ کو اس بچہ سے دشمنی ہوگئی۔

﴿دشمنی ہوتی ایمان کے خاطر بھی ہے﴾

ایسا دنیا میں بہت سی مرتبہ ہوا کہ ایمان کی خاطر دشمنی ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں یہی بات فرمائی:

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ [پارہ:۳۰، سورۂ بروج: آیت ۸]

(''اور وہ ایمان والوں کو کسی اور بات کی نہیں، صرف اس بات کی سزا دے رہے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو بڑے اقتدار والا، بہت قابلِ تعریف ہے'')

ان کی دشمنی بس اسی وجہ سے تھی کہ وہ ایک اللہ پر ایمان لائے تھے۔

﴿بچہ کو پہاڑ پر لے جانا﴾

اب بادشاہ نے اس معصوم بچہ کو قتل کرنے کا پلان بنایا تو اپنی پولیس کو کہا کہ "اس بچہ کو لے کر پہاڑ پر جاؤ، پہاڑ پر لے جا کر اس بچہ کو گرا دو، نیچے پھینک دو اور اس بچہ کو قتل کر دو، پولیس کے لوگ اس معصوم بچہ عبداللہ کو لے کر ایک پہاڑ پر گئے، ان کی ناپاک نیت یہ تھی کہ اس معصوم بچہ کو نیچے گرا کر قتل کر دے۔

جب پہاڑ کے اوپر پہنچے ہیں تو چونکہ یہ بچہ اس عالم کی صحبت میں رہنے کی برکت سے بڑا عالم اور ولی بن گیا تھا، جب اس نے پہاڑ پر جانے کے بعد دیکھا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر ڈالیں گے، مجھے نیچے گرا دیں گے تو اس بچہ نے فوراً اللہ کے سامنے دعا مانگنا شروع کر دیا، ایک چھوٹا سا معصوم بچہ ہے لیکن اس کی سوچ کتنی پیاری ہے کہ ایسی تکلیف کے موقعہ پر بھی میرے اللہ میری مدد فرمائیں گے، اس بچہ نے دعا مانگنا شروع کیا۔

اے اللہ! یہ لوگ مجھے قتل کرنے کے لئے لائے ہیں، مجھے اوپر سے نیچے گرانے کے لئے لائے ہیں تو میری مدد فرما اور تو میری حفاظت فرما۔

بس اس معصوم بچہ نے معصوم معصوم ہاتھ اٹھا کر معصوم معصوم زبان سے کیا پیاری دعا مانگی کہ ایک دم زلزلہ شروع ہو گیا، ایسا خطرناک زلزلہ (Earthquake) آیا کہ جتنے بادشاہ کے آدمی اس بچہ کو پکڑ کر لے گئے تھے، وہ تمام آدمی پہاڑ کے اوپر سے نیچے گر گئے اور ان تمام ظالموں کی موت ہو گئی، ایک بھی نہیں بچ سکا اور اللہ تعالی نے اس بچہ کو زندہ اور سلامت رکھا، یہ اس بچہ کی دعا کی برکت تھی۔

جب وہ تمام آدمی مر گئے تو وہ بچہ آہستہ آہستہ نیچے اترا اور دھیمے دھیمے شہر میں داخل ہوا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا، بادشاہ اس کو دیکھ کر کہتا ہے: ارے تو کیسے زندہ اور

سلامت آ گیا؟ میرے آدمی کہاں گئے؟ بچہ نے پوری بات سنائی کہ" اے بادشاہ! میں نے میرے مالک اللہ کے سامنے دعا کی اور دعا کی طاقت اور دعا کی برکت سے زلزلہ آیا اور تیرے تمام آدمی مر گئے اور میرے اللہ نے مجھ کو زندہ اور سلامت رکھا" اس بچہ نے پوری ہمت کے ساتھ بادشاہ کے سامنے جواب دیا۔

﴿بچہ کو قتل کرنے کا دوسرا پلان﴾

پھر بادشاہ نے اس بچہ کو قتل کرنے کا دوسرا Plan بنایا، اپنے بہت سارے لوگوں کو بلا کر کہا: اس بچہ کو لے کر ایک کشتی میں بٹھاؤ اور گھومنے پھرنے کے نام پر اس کو دریا میں لے جاؤ اور وہ کشتی جب دریا کے بیچ میں پہنچے تو اس بچہ کو اٹھا کر دریا میں پھینک دینا اور پانی میں ڈوبو کر ختم کر دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے آدمی اس بچہ کو گھومنے پھرنے کے نام پر لے کر نکلے، کشتی میں بٹھایا اور لے کر دریا میں آگے بڑھے، جب دریا کے بیچ میں کشتی پہنچی اور ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ بچہ کو پکڑ کر اٹھا کر دریا میں ڈال دے، تو پھر اس بچہ نے اللہ کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے دعا مانگنا شروع کیا" اے مصیبت میں مدد کرنے والے اللہ! یہ لوگ مجھے ڈبونا چاہتے ہیں تو میری حفاظت فرما لے، تو میری مدد فرما"

چنانچہ خدا کی شان دیکھئے! آندھی اور طوفان شروع ہوا اور ایسی خطرناک آندھی اور طوفان آیا کہ پوری کشتی الٹ گئی اور جتنے لوگ اس بچہ کو لے کر گئے تھے، تمام مر کر ختم ہو گئے اور اس بچہ کو اللہ تعالیٰ نے پانی پر تیراتے ہوئے اطمینان کے ساتھ کنارہ پر پہنچا دیا، دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کی حفاظت فرمالی۔

﴿دعاء کی برکت سے مصیبت دور ہو جاتی ہے﴾

میری دینی بہنو! ہمیشہ یہ بات یاد رکھو بڑی سے بڑی تکلیف اور مصیبت کے موقع

پر دعا ایک ایسی طاقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مصیبت کو دور فرما دیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ[پارہ:۲۰،سورۃ نمل: آیت۶۲]

ترجمہ: ''بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اس کو پکارتا ہے تو اس کی دعا کو قبول کرتا ہے، اور تکلیف دور کر دیتا ہے''

کوئی مجبور مرد یا عورت اللہ کو پکارے اللہ اس کی دعا کی قبول فرما لیتے ہیں اور اس کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیتے ہیں۔

پھر یہ بچہ کنارہ پر آیا اور چلتے چلتے بادشاہ کے دربار میں پہنچا، بادشاہ اس کو دیکھ کر حیران ہوا اور کہا: کہاں گئے وہ لوگ جو تجھے ڈبونے کے لئے گئے تھے؟ اس نے کہا وہ سب ڈوب کر ختم ہو گئے اور میرے اللہ نے میری حفاظت فرمالی، بڑے ایمان اور یقین کے ساتھ اس نے جواب دیا۔

اب یہ بادشاہ یوسف ذونواس پریشان ہے کہ کس طرح اس بچہ کو قتل کرے، جو بھی اس کو مارنے جاتا ہے وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے، اور یمن کے لوگوں میں یہ خبر بھی مشہور ہو گئی کہ یہ بچہ سلامت رہ جاتا ہے اور جو بھی اس کو مارنے جاتا وہ مر جاتا ہے اور یہ بچہ زندہ اور سلامت آتا ہے۔

﴿بچے نے اپنے قتل کا طریقہ خود بتایا﴾

تو پھر اس بچہ نے اس بادشاہ سے کہا اے بادشاہ سلامت! اگر تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو میں خود تجھے بتلاتا ہوں کہ تو مجھے کیسے قتل کر سکتا ہے؟ میں جو طریقہ بتلاتا ہوں، اس طریقہ کے مطابق اگر تو مجھے قتل کرے گا تو میں مروں گا، ورنہ میں نہیں مر سکتا۔

بادشاہ نے کہا جلدی سے بتاؤ وہ کیا طریقہ ہے کہ جس طریقہ سے تو مر جائے اور تو قتل ہو جائے اس بچہ نے جواب دیا کہ: ایک بہت بڑے میدان کے بیچ میں ایک لکڑی کھڑی کرو اور اس لکڑی پر مجھے لٹکاؤ اور پورے یمن کی Public (عوام) کو جمع کرو اور سب لوگوں کے مجمع میں تم مجھے لٹکانے کے بعد اس طرح مجھے قتل کرو کہ اے بادشاہ تو اپنے ہاتھ میں ایک تیر لے لے اور دور سے کھڑے ہو کر تو مجھ پر تیر چھوڑنا لیکن تیر چھوڑتے وقت اپنی زبان سے یوں کہنا: باسم رب هذا الغلام (میں اس بچہ کے جو اللہ ہے اس اللہ تعالی کے نام سے تیر چلاتا ہوں) ایسا کہنا اور ایسا کہہ کر تو مجھ پر تیر چلا دینا تو میرا قتل ہو جائے گا۔

میری دینی بہنو! یہ بادشاہ جو ایک اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا، اسی ایمان کی خاطر وہ سب کا دشمن بن گیا تھا لیکن آج جب اس بچہ کو قتل کرنے کا موقع آیا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بچہ کے کہے ہوئے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا، یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے، ایمان کی دعوت کی تیاری ہو رہی ہے، یہ بچہ اپنی جان دے رہا ہے لیکن ہزاروں انسانوں کے لئے ایمان کا ذریعہ بن رہا ہے۔

﴿بچہ کی شہادت اور اس کی برکت﴾

بادشاہ نے ایک بڑا میدان تیار کیا اور اس کے بیچ میں ایک لکڑی لگائی اور اس پر اس بچہ کو زندہ لٹکا دیا اور یمن کے لوگوں کو جمع کیا، چونکہ پورے یمن کے لوگ اس بچہ کو دیکھ کر حیران تھے، یہ کیسا بچہ! یہ کیسا بچہ کہ دعا کر کے بیماروں کو اچھا کر دیتا ہے!!!

سب لوگ جمع ہو گئے، بادشاہ نے اپنے ہاتھ میں تیر لیا اور تیر لے کر زور سے اس نے پڑھا باسم رب هذا الغلام (اس بچہ کا رب جو اللہ ہے اس اللہ کے نام سے میں تیر چلاتا ہوں) یہ کہہ کر اس نے زور سے ایک تیر چلایا اور وہ تیر بچہ کے کان کے پاس آ کر اس کے سر میں لگ گیا، خون کا فوارہ اڑا اور اس بچہ کو شہادت نصیب ہو گئی، وہ معصوم بچہ شہید ہو

گیا، انتقال کر گیا، اس نے اپنی جان دے دی، قربانی دے دی۔

اس کی قربانی پر اللہ نے یمن میں ایمان کی ہواؤں کو چلایا اور جو لوگ اس میدان میں جمع ہوئے تھے، سب نے اس حق چیز کو آنکھوں سے دیکھ کر نعرہ لگایا اور تقریباً تمام کے تمام لوگوں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا، سب لوگ کلمہ پڑھنے لگے، سب کی زبان پر کلمہ تھا امنا بو رب ھذا الغلام (اس بچہ کے جو اللہ ہے اس اللہ تعالی پر ہم ایمان لاتے ہیں) ہزاروں لوگوں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا کہ جو بچہ کسی طرح قتل نہیں ہو سکا، صرف بچہ کے رب کا مبارک نام لیا گیا تو وہ شہید ہو گیا، معلوم ہوا کہ وہ بچہ جس اللہ تعالی کی دعوت دیتا تھا وہ حق ہے۔

جب بادشاہ نے یہ منظر دیکھا تو بادشاہ بہت پریشان ہوا، ''ارے! میں تو لوگوں کو ایمان سے روکنا چاہتا تھا''

ایمان سے روکنے کے لئے اندھے کو قتل کر دیا۔
ایمان سے روکنے کے لئے عالم کو میں نے قتل کر دیا۔
ایمان سے روکنے کے لئے اس معصوم بچہ کو قتل کر دیا۔

لیکن یہ تو الٹا ہو گیا کہ جیسے ہی بچہ کو قتل کیا، ہزاروں لوگ کلمہ پڑھ کر ایمان میں داخل ہو گئے۔

﴿ایمان قربانی سے پھیلتا ہے﴾

حقیقت ہے کہ ایمان قربانی کی برکت سے پھیلتا ہے، جتنی قربانی ہوتی ہے اتنا ایمان چمکتا ہے، اس بچہ نے جان دے دی، شہید ہو گیا لیکن اس کی برکت سے ہزاروں لوگوں کو ایمان نصیب ہو گیا۔

بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس بچہ کے خون کا فوارہ نکلا، خون بہنا شروع ہوا اور اس بچہ نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی، اس کا انتقال ہو گیا۔

﴿بادشاہ کا خندق کھدوانا﴾

جب ہزاروں لوگ ایمان میں داخل ہو گئے تو بادشاہ اور جو کافر لوگ تھے بہت پریشان ہوئے کہ یہ تو الٹا ہو گیا تو بادشاہ نے غصہ میں اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ: یہ جتنے لوگ ایمان لا رہے ہیں ان تمام ایمان لانے والوں کو بھی قتل کر ڈالو، لیکن اب ہزاروں آدمی ایمان لائے ان کو کیسے قتل کرے؟ تو بادشاہ نے اپنی فوج کو بڑی بڑی خندقیں کھودنے کا حکم دیا، کھائی کھدوائی، اسی خندق کی بات کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس واقعہ کو قرآن میں ''اخدود'' سے تعبیر کیا۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ [پارہ:۳۰، سورۃ بروج: آیت ۴، ۵]

ترجمہ: ''کہ خدا کی مار ہے، ہلاکت ہے اس خندق (کھودنے) والوں پر، ان آگ والوں پر جو ایندھن سے بھری ہوئی تھی''

بادشاہ نے یمن میں چاروں طرف بڑی بڑی خندقیں کھدوائی اور اس میں آگ جلائی، کئی دنوں تک جل جل کر آگ تیار ہو گئی تو بادشاہ نے اپنی فوج کو حکم دیا ''جتنے کلمہ پڑھنے والے ہیں تمام کو پکڑ پکڑ کر لاؤ، رسیوں میں باندھ باندھ کر لاؤ اور سب کو زندہ آگ میں ڈال کر جلا دو''

چنانچہ ان ظالم فوج والوں نے پورے یمن سے ایمان والوں کو پکڑنا شروع کیا، وہ ایمان لانے والے بھی عجیب ایمان والے تھے، ان کو جو ایمان نصیب ہوا تھا اتنا مضبوط ایمان، استقامت والا ایمان تھا کہ سامنے جلتی ہوئی آگ کو دیکھ رہے ہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کلمہ پڑھنے والوں کو پکڑ کر آگ میں ڈالا جا رہا ہے، جلایا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ایمان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے، ایک ایک دو دو تین تین چار چار

مردوں کو عورتوں، جوانوں کو بوڑھوں کو بچوں کو پکڑ پکڑ کر فوج والے لا رہے ہیں، سب کو آگ میں جلا رہے ہیں۔

میری دینی بہنو! وہ کافر لوگ آ کر اس خندق کے اغل بغل میں بیٹھ گئے اور بیٹھ کر مسلمانوں کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں "واہ! تم نے کلمہ پڑھا اور اس کلمہ کی وجہ سے آج تم جلائے جا رہے ہو" مسلمان آگ میں ڈالے جاتے، ان کو تکلیف ہو تی پریشانی ہوتی تو وہ سب کافر بیٹھ کر اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور خوش ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ اس منظر کو قرآن مجید میں بیان فرماتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ [پارہ:۳۰، سورہ بروج: آیت ۴، ۵، ۶، ۷]

ترجمہ: "کہ خدا کی مار ہے ان خندق (کھودنے) والوں پر، اس آگ والوں پر جو ایندھن سے بھری ہوئی تھی، جب وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے"

یہ کافر چاروں طرف بیٹھ گئے اور ایمان والوں کو جو تکلیف دی جا رہی تھی، اس تکلیف کو دیکھ کر وہ خوش ہو رہے تھے۔

تکلیف آئے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

میری دینی بہنو! آج دنیا میں ایسا ہوتا ہے، مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے تو اس سے یہ دشمن خوش ہوتے ہیں لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں، یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرما دی:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا [پارہ:۴، سورہ آل عمران: آیت ۱۲۰]

ترجمہ: "اگر تمہیں (مسلمانوں کو) کوئی بھلائی مل جائے تو ان کو (کافروں) برا لگتا ہے، اور تمہیں (مسلمانوں کو) کوئی تکلیف پہنچے تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں"

مسلمان مارے جاتے ہیں۔
مسلمانوں پر کوئی بیماری آتی ہے۔
مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔
مسلمان پریشانی میں ہوتے ہیں تو اس سے یہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔

﴿اللہ تعالیٰ کی دو زبردست نصیحتیں﴾

لیکن گھبراؤ مت اللہ تعالیٰ نے ہم کو دو زبردست نصیحت فرمائی:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا [پارہ۴:سورۃ آل عمران: آیت۱۲۰]

ترجمہ:''اگر تم صبر اور تقوی سے کام لو تو ان کی چالیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا ئیں گی''

اے ایمان والو! ان کافروں کی تکلیفوں پر صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالیٰ ان کی اسکیموں کو ناکام فرمادیں گے، ان کی تدبیر کو، ان کی پلاننگ کو اللہ تعالیٰ ناکام فرمادیں گے۔

﴿ایک خوشی کی بات﴾

خوشی کی ایک بات اور سن لو، خوشی کی بات یہ ہے کہ قرآن کی ایک دوسری آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آج دنیا میں مسلمانوں کی تکلیف پر یہ کافر ہنستے ہیں لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو موقع دیں گے کہ جب ان کافروں کو جہنم میں ڈالا جارہا ہوگا ،مومن اس منظر کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور وہ خوشی ہمیشہ کی خوشی ہوگی ،ان کو جب آگ میں ڈالا جائے گا، جہنم میں ڈالا جائے گا، فرشتے ان کو کھینچ کھینچ کر آگ میں ڈال رہے ہوں گے تو ایمان والے اس منظر کو دیکھ کر بڑے خوش ہوں گے۔

﴿بارہ ہزار مسلمانوں کو جلا دیا﴾

چنانچہ حدیث میں ہے یہ واقعات مسلم شریف کی روایت میں موجود ہے۔ ایک، دو، تین، چار، سو ہزار نہیں بلکہ بارہ ہزار مسلمانوں کو آگ میں جلا دیا گیا، بارہ ہزار مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر آگ میں جلایا گیا اور یہ ایمان والے بھی اتنے مضبوط تھے کہ آگ میں جل رہے ہیں، پھر بھی کلمہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے، ایمان میں اتنے پکے تھے، اللہ نے ان کو اتنا مضبوط ایمان عطا فرما دیا تھا۔

﴿ایک عورت کا پیچھے ہٹنا اور چھوٹے بچہ کا بولنا﴾

حدیث میں ہے کہ جب سب کو پکڑ کر آگ میں ڈالا جا رہا تھا ایک عورت پکڑ کر لائی گئی، اس عورت کی گود میں چھوٹا سا دودھ پیتا ہوا بچہ تھا، وہ ماں اپنی گود میں بچہ کو اٹھائے ہوئے ہیں کلمہ پڑھنے والی عورت ہے اور پولیس والے آگ میں ڈالنے کے لئے اس کو پکڑ کر لا رہے ہیں تو اس ماں کو اپنے دودھ پیتے بچہ کی وجہ سے رحم آگیا اور وہ آگ میں گرنے سے پیچھے ہٹنے لگی، اس کے دل میں بچہ کی محبت جوش مار رہی تھی کہ میں جل جاؤں لیکن میرا یہ دودھ پیتا معصوم بچہ ہے۔ اس کا کیا ہوگا؟ جب ماں جھجکنے لگی، پیچھے ہٹنے لگی تو عجیب اللہ کی قدرت ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اس دودھ پیتے بچہ کو زبان عطا فرمائی، وہ بچہ بولنے لگا اور اپنی ماں کو تسلی دینے لگا ''اے میری ماں! تو کیوں گھبراتی ہے؟ تو آگ میں گرنے سے کیوں ڈرتی ہے؟''

آگ میں کود جا۔
آگ میں چلی جا۔
تو حق بات پر ہے۔
تو ایمان پر ہے۔

تو کلمہ پر ہے اور ایمان کے واسطے جو تکلیف آئے، اس تکلیف کو اٹھانے میں تجھے گھبرانا نہیں چاہئے۔

(اے میری ماں! صبر کر تو حق بات پر ہے) بغیر گھبرائے ہوئے تو آگ میں گر جا۔

ایک دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کو تسلی دیتا ہے، جب اس بچہ کی بات سنی تو ماں کو ہمت آئی اور وہ ماں اپنے معصوم بچہ کو لے کر آگ میں کود پڑی۔ سبحان اللہ........ بارہ ہزار لوگوں نے اپنے ایمان کے خاطر جان کی قربانی دے دی۔

﴿اللہ تعالیٰ کی مسلمانوں کے ساتھ مدد﴾

میری دینی بہنو! حدیث میں ہے کافر لوگ اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے کہ یہ مسلمان آگ میں گر رہے ہیں، ان کو جلنے کی تکلیف ہو رہی ہے لیکن حقیقت بات یہ تھی کہ جب وہ خندق میں گرتے تھے تو آگ میں پہنچنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کی روح کو قبض کر کے جنت میں پہنچا دیتے تھے، جتنے بھی لوگ آگ میں گرے ان میں سے کوئی بھی زندہ آگ میں نہیں گرا، سب کی مردہ لاش، مری ہوئی لاش آگ میں گری اور کسی مومن کو بھی آگ کی تکلیف نہیں ہوئی، یہ اللہ تعالیٰ کی کھلم کھلا مدد تھی کہ آگ میں گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو قبض کر کے جنت کے اعلیٰ مقام میں پہنچا دیا۔

بارہ ہزار ایمان والے آگ میں جل گئے، لیکن اللہ تعالیٰ آگے کی آیت میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ [پارہ:۳۰، سورۂ بروج: آیت ۸، ۹]

ترجمہ: ”اور وہ ایمان والوں کو کسی اور بات کی نہیں، صرف اس بات کی سزا دے

رہے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے تھے جو بڑے اقتدار والا، بہت قابل تعریف ہے، جس کے قبضے میں سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔"

ان کی دشمنی کی وجہ یہی تھی کہ وہ آسمان اور زمین کے بادشاہ اور ایک اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اتنا بڑا ظلم کیا کہ:

بارہ ہزار ایمان والوں کو ماردیا۔

اس اندھے کو قتل کردیا۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے جاننے والے عالم دین کو قتل کردیا۔

عبداللہ نام کے معصوم بچہ کو اللہ کے ولی کو قتل کردیا۔

﴿اللہ تعالیٰ کی مہربانی﴾

لیکن اے میرے اللہ.... تیری مہربانی تو کتنا مہربان ہے کہ اتنے بڑے ظالموں یمن کے کافروں کو بھی تو دعوت دے رہا ہے"اے کافرو! اے ظالمو! توبہ کرلو، معافی مانگ لو، معافی مانگ کر کلمہ پڑھ لو، میں تم سب کو معاف کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آگے والی آیت میں کتنی زبردست بات فرمائی:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا [پارہ: ۳۰، سورۃ بروج: آیت ۱۰]

ترجمہ: "یقین رکھو کہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ظلم کا نشانہ بنایا ہے، پھر توبہ نہیں کی ہے،" سبحان اللہ......

مفسرین نے خواجہ حسن بصریؒ کا ملفوظ نقل کیا ہے، ارشاد فرماتے ہیں "یہ میرے اللہ کی مہربانی ہے، میرے اللہ کی شان رحمت ہے کہ یمن کے جن ظالموں نے کافروں نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے بندوں کو جلایا، اللہ ان کو توبہ کی دعوت دے رہے ہیں، ایمان

کی دعوت دے رہے ہیں، آؤ ایمان لے آؤ، توبہ کرلو، میں تم کو معاف کر دوں گا۔" کیسا مہربان ہمارا اللہ ہے۔

میری دینی بہنو! جو اتنے ظالم کافروں کو توبہ اور ایمان کی دعوت دے، وہی اللہ ہم مومنوں کو بھی کہتے ہیں "اے میرے گنہگار بندو اور بندیو! آؤ معافی مانگ لو، توبہ کرلو، اپنی زندگی کو سدھار لو، میں تمہارے بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کر دوں گا۔"

اللہ ہمیں صحیح معنی میں توبہ کرنے والا بنادے، اس کے دربار میں رونے والا بنادے۔

﴿توبہ نہ کرنے اور ایمان نہ لانے پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ﴾

وہ لوگ ایمان نہیں لائے، اللہ تعالیٰ نے دعوت دی پھر بھی ایمان نہیں لائے تو ان کے لئے اللہ کی طرف سے زبردست سزا آئی۔

اللہ نے فرمایا:

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ [پارہ:۳۰، سورۂ بروج: آیت:۱۰]

ترجمہ: "پھر توبہ نہیں کی ہے، ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کو آگ میں جلنے کی سزا دی جائے گی۔"

میں نے ایسے ظالموں کو ایمان کی دعوت دی، پھر بھی انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا ،توبہ نہیں کی ایک سزا تو ان کو آخرت میں جہنم کی ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں ایک نقد سزا دی اور وہ سزا یہ ہوئی کہ وہ آگ جو انہوں نے مومنوں کے واسطے بھڑکائی تھی، (پھر آگ تو اللہ کے حکم سے چلتی ہے ،آگ پر بھی اللہ کو قدرت ہے،) اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو خطرناک طریقہ سے بھڑکایا کہ پہلے یہ آگ خندق کے اندر تھی، اب یہ آگ خندق سے باہر نکلی اور ایسی چلی ایسی چلی کہ یمن کے جتنے کافر تھے، ان تمام کافروں کے مکانوں کو جلا کر رکھ

دیا۔سبحان اللہ......

اللہ کی عجیب قدرت کہ خندق میں سے آگ باہر نکلے اور باہر نکل کر چلے اور وہ کافر اس آگ کو بجھا نہیں سکے، وہ آگ ایسی چلی ایسی چلی کہ یمن کے کافروں کے مکانوں اور شہر اور گاؤں کو جلا ڈالا اور سب کو جلا کر ختم کر دیا۔

وہ ظالم بادشاہ یوسف اپنی جان بچانے کے لئے بھاگا، آگ آرہی ہے، وہ بھاگ رہا ہے، اس نے آگ سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو ایک کشتی میں سوار کیا کہ میں کشتی میں سوار ہو جاؤں کہ پانی میں آگ نہیں آسکتی، وہ ایک کشتی میں بیٹھ کر دریا کی طرف بھاگا، اللہ تعالی نے اس کی کشتی کو الٹ دیا اور وہ یوسف بادشاہ بھی ڈوب کر ختم ہو گیا۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ [پارہ:۳۰،سورہ بروج: آیت ۱۲]

ترجمہ: ”حقیقت یہ ہے تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے۔“

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ”اے لوگو! میری پکڑ، میری سزا، میرا عذاب بڑا سخت ہے، جب میں عذاب دینے پر آتا ہوں تو آگ لگانے والوں کو اسی آگ میں جلا کر ختم کر دیتا ہوں۔انہوں نے آگ لگائی تھی ان مومنوں کے لئے وہ تو سب جنت میں چلے گئے لیکن یہی آگ ان سب کافروں کے لئے عذاب بن گئی اور وہ یوسف بادشاہ پانی میں ڈوب کر ختم ہوا ۔سبحان اللہ.....اللہ کی پکڑ، اللہ کا عذاب ایسی چیز ہے کہ جب اللہ عذاب دینے پر آتا ہے تو کوئی اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد (خدا کی پکڑ خدا کا عذاب بڑا سخت ہے)

﴿ایک عجیب بات﴾

آگے کی ایک عجیب بات میں آپ کو سنا دوں، جیسا میں نے کل آپ کو بتلایا تھا کہ

یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے ستر (۷۰) سال پہلے ہوا، پھر حضور ﷺ دنیا میں تشریف لا ئے اور حضور ﷺ کی تریسٹھ (۶۳) سالہ زندگی گذر گئی، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا ،حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے چلے گئے، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا یعنی تقریباً اس قصہ کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال گذر گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں یمن میں ایک جگہ نہر کھودی جا رہی تھی نہر کھودتے کھودتے اسی معصوم بچہ عبداللہ کی قبر نکل آئی اور عجیب اللہ کی قدرت (جب کسی انسان کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو تھوڑے عرصہ میں تو اس کا کفن بھی ختم ہو جاتا ہے، انسان کا بدن بھی ختم ہو جاتا ہے) جب انہوں نے اس کی قبر کو کھود ڈالا تو وہ معصوم، اللہ کے ولی عبداللہ کی لاش جیسی کی ویسی نکلی، اس کے بدن پر سے ایک بال بھی گرا نہیں تھا، ایسا لگتا تھا کہ آج ہی یہ لاش دفن کی گئی ہے، ایک دم تازہ تازہ اس کی لاش اور ایکدم نورانی نورانی اس کا بدن۔ سبحان اللہ.....

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صحیح بات فرمائی:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ [پارہ:۲، سورۂ بقرہ: آیت ۱۵۴]

ترجمہ: ”اور جو لوگ اللہ کے راستہ میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو۔ دراصل وہ زندہ ہیں، مگر تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا“

جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں، ان کو تم مرا ہوا مت سمجھو، مردہ مت کہو، اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے زمین پیغمبروں کی لاش کو کھا نہیں سکتی، زمین شہیدوں کی لاش کو کھا نہیں سکتی، اللہ تعالیٰ نے اس شہید ولی عبداللہ کی لاش کو جیسا کا ویسا رکھا۔

آگے کی بات سنئے! اس کا داہنا ہاتھ اس کے زخم پر رکھا ہوا تھا، جس جگہ اس کو تیر لگا

تھا اس جگہ اس کا ہاتھ رکھا ہوا تھا، صحابہ کرامؓ جو نہر کے پاس تھے انہوں اس کے ہاتھ کو ہٹایا تو جب اس کے ہاتھ کو زخم سے ہٹایا گیا تو تازہ تازہ خون اس کے زخم سے بہنا شروع ہوا، ایسا لگ رہا تھا کہ آج ہی اس بچہ کو تیر لگا ہے، پھر اس کے ہاتھ کو اس کے زخم پر رکھ دیا تو خون نکلنا بند ہو گیا، اس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی، اس انگوٹھی پر ایک پتھر میں لکھا ہوا تھا۔

اللّٰہ ربی (اللہ میرے رب ہیں) یہ اس معصوم بچہ کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا۔

صحابہ کرامؓ پریشان ہوئے کہ اس معصوم بچہ کی لاش کو کیا کرے؟ انہوں نے فوراً یمن سے مدینہ منورہ حضرت عمرؓ کو اطلاع بھیجی اور حضرت عمر ﷺ کو پورا قصہ بتایا گیا، حضرت عمرﷺ نے جواب میں کہا کہ ''اس معصوم اللہ کے ولی اور شہید کو جیسی اس کی لاش نکلی ہے بالکل اسی طرح دوبارہ اس کو دفن کردو۔''

حضرت عمرﷺ کا حکم نامہ پہنچا تو وہاں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے پھر سے ایک قبر تیار کی اور اس معصوم بچہ کی لاش کو اس کے کفن، اس کی انگوٹھی، اس کے زخم اور زخم پر اس کے ہاتھ کے ساتھ دوبارہ اسی طرح دفن کردیا۔

﴿اس پوری سورت میں ہماری لئے بڑی نصیحت کی باتیں ہیں﴾

میری دینی بہنو! اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا، جیسا میں نے آپ سے عرض کیا تھا، چار قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو بیان کیا ہے:

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ

[پارۃ:۳۰، سورۂ بروج: آیت ۳،۲،۱]

﴿ایک نصیحت﴾

میری دینی بہنو! اس میں ہمارے لئے بڑی نصیحت ہے، ایک بات جو میں نے کل آپ کو عرض کی تھی کہ ''اپنے بچوں کو بچپن ہی سے عالموں کے پاس، نیک لوگوں کے پاس بھیجو

’’اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی صحبت کی برکت سے تمہاری اولاد کو بچپن ہی سے اپنا ولی بنا دیں گے۔
یہ چھوٹا سا بچہ لیکن ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھانے والے عالم کی خدمت میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس عالم کی خدمت سے اس کو اپنے زمانہ کا ولی بنایا، شہید بنایا اور پورے یمن میں ایمان پھیلنے کا اس کو ذریعہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک اور صالح بنائے، ہماری اولاد میں بھی اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ پیدا فرمائے، صلحاء ذاکرین اور نیک لوگوں کو پیدا فرمائے، لیکن اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کی فکر کریں۔

﴿بچوں کی تربیت کی بچپن ہی میں فکر کرنی چاہیے﴾

آج تو ایسا زمانہ ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں اس زمانہ میں ہم فکر نہیں کرتے حالانکہ ان کی تعلیم اور تربیت کا زمانہ بچپن ہے، جب یہ چھوٹے ہوتے ہیں اسی زمانہ میں خاص اس کی تعلیم تربیت کی فکر کرو، بچپن میں اگر آپ نے ان کی صحیح فکر کر لی تو انشاء اللہ جوان ہو کر یہ بچے نیک اور صالح بنیں گے، آج ماں باپ بچوں کی محبت میں اندھے ہو کر بچپن میں ان کو گناہ کرنے دیتے ہیں، فلم دیکھنے دیتے ہیں، ٹی وی اور میوزک پر ان کو بٹھاتے ہیں، ان کو بڑے بڑے قیمتی قیمتی موبائل فون لا کر دے دیتے ہیں اور جب یہ بچے بگڑ جاتے ہیں تو ماں باپ پریشان ہوتے ہیں، روتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ محبت کیا ہے؟

میری بہنو! بچوں کے ساتھ محبت یہی ہے کہ
ان کو اخلاق سکھاؤ۔
پاکیزہ اخلاق سکھاؤ۔
ان کو دین داری سکھاؤ۔

ان کو غلط چیزوں سے بچاؤ۔

گندی گندی بگاڑنے والی چیزوں سے بچاؤ۔

اگر یہ بچپن میں سدھر گئے، نیک ہوگئے تو بڑے ہونے کے بعد یہ انشاء اللہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گے، نیک بنیں گے اور بچپن میں اگر آپ نے ان کی فکر نہیں کی تو بڑے ہونے کے بعد ان کو قابو میں کرنا بہت مشکل ہو جائے گا، اللہ ہمیں اپنی اولاد کی صحیح تعلیم اور تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ سال آپ لوگوں کے سامنے اولاد کی تعلیم اور تربیت کے سلسلہ میں بہت تفصیلی بیانات کئے تھے اور وہ CD میں بھی موجود ہیں اور ابھی ہمارے بیانات کا جو دوسرا حصہ چھپ کر آیا ہے اس میں بھی وہ بیانات موجود ہیں، لیکن آج اس مجلس کے اختتام پر میں آپ کو چند بہت ہی اہم حدیثیں سناتا ہوں۔

﴿ تربیت اولاد کے بارے میں ایک حدیث ﴾

اولاد کی تعلیم اور تربیت کے سلسلہ میں ایک چیز حدیث میں آتی ہے کہ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس موقع پر کیا کرنا چاہئے۔

حضرت ابو رافع ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "جب حضرت فاطمہؓ کے گھر میں حضرت حسن ﷺ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ان کے کان میں اذان پڑھی۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کے داہنی طرف کے کان میں اذان پڑھی جائے، اور بائیں طرف اقامت پڑھی جائے اور بہتر یہ ہے کہ کسی عالم، کسی اللہ والے کو لا کر اس کے کان میں اذان پڑھی جائے۔

﴿ دوسری حدیث ﴾

حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ "جب نبی کریم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا

تھا تو حضور ﷺ ان کے لئے کھجور چبا کر ان کے منہ میں رکھ دیتے تھے اور ان کے لئے برکت کی دعا کرتے تھے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی اللہ والے کے پاس کھجور چبوا کر اس کے منہ میں رکھنی چاہئے۔

دیکھو! یہاں غلط فہمی یہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ہم پہلے دودھ پلا دیتے ہیں، حالانکہ بچہ کے منہ میں سب سے پہلے کسی نیک اللہ والے عالم کی چبائی ہوئی کھجور رکھنی چاہئے، بعد میں اس بچہ کو دودھ پلانا چاہئے اور بچہ کے لئے دعا بھی کروا دینی چاہئے۔

﴿تیسری حدیث﴾

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ساتویں دن بچہ کا عقیقہ کیا جائے، عقیقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس بچہ کی حفاظت فرما لیتے ہیں۔

﴿چوتھی حدیث﴾

یہ بھی ہے کہ "ساتویں دن بچہ کے بال کٹوا دو اور بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو، ناخن اس کے کاٹ لو اور اس کی ختنہ کی چمڑی بھی کاٹ کر دفن کر دو۔"

﴿پانچویں حدیث﴾

ایک حدیث میں آتا ہے کہ "جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اس کو قرآن مجید کی آیت سکھاؤ:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا [پارہ:۱۵، سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۱۱۱]

ترجمہ: ''اور کہو کہ: ''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا، نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے، اور نہ اسے عاجزی سے بچانے کے لئے کوئی مددگار کی ضرورت ہے۔'' اور اس کی ایسی بڑائی بیان کرو جیسی بڑائی بیان کرنے کا اسے حق حاصل ہے۔''

حدیث میں آتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے خاندان میں کوئی بچہ بولنا سیکھتا تھا تو سب سے پہلے نبی کریم ﷺ اس کو یہ آیت کریمہ سکھاتے تھے۔ اسی طرح **لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** بھی بچوں کو سکھایا جائے۔

چھٹی حدیث

حدیث میں آتا ہے کہ ''جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دو، دس سال کا ہو جائے اور وہ نماز نہ پڑھے تو تم اس کو مارو، ان کی پٹائی کرو۔''

''جب بچے دس سال کے ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دو'' لڑکے اور لڑکی کو ساتھ مت سلاؤ، یہ بھی حدیث میں حکم ہے۔

ساتویں حدیث

حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ ''بچوں کو بچپن ہی سے ایسے کلمات سکھاؤ جس سے ان کے عقیدے درست ہوں اور ان کو اچھی اچھی اور پاکیزہ باتیں سکھاؤ اور گندی باتوں سے بچوں کی حفاظت کرو، اسلامی اخلاق سکھاؤ، پیار اور محبت کا ان کے ساتھ برتاؤ کرو۔

آٹھویں حدیث

ایک حدیث میں عجیب مضمون آیا ہے کہ ''حضرت نبی کریم ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے، وہاں حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ حضور! میرے تو دس بیٹے ہیں، میں نے تو کبھی ان کو بوسہ نہیں دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو رحم

نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتے‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے ساتھ پیار کا محبت کا، بوسہ کا، چوم لینے کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

﴿نویں حدیث﴾

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’ اپنے گھر میں کوڑا لٹکا کر رکھو‘‘ یعنی چابک لکڑی لٹکا کر رکھو، تا کہ بچہ اس کو دیکھے اور اس کو تنبیہ ہو اور ضرورت کے موقعہ پر اس کو استعمال بھی کرو۔

﴿دسویں حدیث﴾

مسلم شریف کی حدیث میں آتا ہے کہ ’’بچوں کے لئے بددعا مت کرو۔‘‘

﴿گیارہویں حدیث﴾

بخاری شریف کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ ’’ تمام اولاد کے درمیان برابری کرو ‘‘ ایک بیٹے کو دو اور دوسرے بیٹے کو نہ دو، ایسا مت کرو، سب اولاد کے ساتھ برابری کرو۔

﴿بارہویں حدیث﴾

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ’’ لڑکیوں کے ساتھ خاص طور پر اچھا برتاؤ کرو جس نے لڑکیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو یہ لڑکیاں کل قیامت کے دن جہنم کی آگ سے حفاظت کا ذریعہ بنے گی‘‘ اپنی لڑکیوں کو پردہ کی عادت سکھاؤ۔

لڑکے لڑکی جس وقت چھوٹے ہوں تو ذرا ان کا خیال رکھو، ان پر زیادہ سختی مت کرو ،نرمی کا برتاؤ کرو۔ ہاں! اگر شریعت کی کوئی بات ہو، دین کی کوئی بات ہو تو سختی سے بھی کام لو اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ اور ضرورت کے موقع پر ان پر لکڑی بھی استعمال کرو۔

ایک خاص بات یہ کہ ’’ کبھی بچوں پر احسان مت جتاؤ‘‘ میں نے بہت محنت سے

تجھے بڑا کیا، میں نے بہت محنت سے تجھے کھلایا، پلایا، بڑا کیا، ایسا احسان کبھی مت جتاؤ۔

ساتھ میں دعا بھی کرتے رہو، انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو نیک اور صالح بنائیں گے اور سب سے بڑی چیز اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی طرف دھیان دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالى جدک ولا اله غیرک

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد وعلى ال سیدنا مولانا محمد كما تحب وترضى عدد ماتحب وترضى يا كريم يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين

اے اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں تو ہماری اولادوں کو نیک اور صالح بنادے،

اے اللہ! ہماری اولادوں کی تو اسلامی تعلیم اور تربیت فرمادے۔

اے اللہ! تیرے لاڈلے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی ہم بھی تجھ سے وہ دعا مانگتے ہیں:

ربنا واجعلنا مسلمين لک ومن ذريتنا امةمسلمة لک[پارہ: ۱، سورۃ البقرۃ: ۱۲۸]

اے اللہ! ہم کو بھی اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد کو بھی اپنا فرمانبردار بنادے اور فرمانبرداروں کی ایک جماعت ہماری اولاد میں سے قائم فرمادے۔

اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا تجھ سے مانگی تھی ہم بھی تجھ سے مانگتے ہیں:

رب جعلني مقيم الصلاة ومن ذريتي[پارہ: ۱۳، سورۃ ابراهيم: ۴۰]

اے اللہ! ہم کو اور ہماری اولادوں کو نماز کا قائم کرنے والا بنادے۔

اے اللہ! آج کل کے برے ماحول کے اثرات سے تو ہم سب کی اولاد کی حفاظت

فرما، برے دوستوں سے ہماری اولاد کی حفاظت فرما، برے اخلاق سے حفاظت فرما۔

اے اللہ! ٹی وی، میوزک، موبائل ان تمام گندی چیزوں سے تو ہماری اولاد کی حفاظت فرمالے۔

اے اللہ! ہماری اولاد کو حافظ قرآن بنا، عالم دین بنا، ذاکر شاکر بنا، مبلغ بنا، دین کا داعی بنا، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بنا اور ہماری امیدوں سے بڑھ کر بنا۔

اے اللہ! دین کی امانت جو ہمارے بڑوں کی طرف سے ہم تک پہنچی ہے، بڑی دیانت اور امانت داری کے ساتھ اس دین کی امانت ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کی ہم کو توفیق اور سعادت عطا فرما۔

اے اللہ! ارتداد سے، گمراہی سے، بھٹکنے سے، شقاق، نفاق، جھگڑوں اور فتنوں سے، کفر سے ہماری اولاد اور نسلوں کی حفاظت فرما۔

اے اللہ! تا قیامت ہم کو ہماری اولادوں کو، ہماری نسلوں کو اپنے دین کے لئے قبول فرمالے۔

اے اللہ! تو ہم سب سے راضی ہو جا، جنۃ الفردوس عطا فرما، جہنم کی آگ سے حفاظت فرما، رمضان میں ہماری مغفرت کے فیصلے فرما دے، ہمارے چھوٹے بڑے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔

اے اللہ! ہماری ان مجالس کو اپنے کرم سے فضل سے قبول فرما۔

نبی کریم ﷺ نے جتنی بھلائیاں مانگی اور بتلائی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما، نبی کریم ﷺ نے جن شرور سے پناہ چاہی اے اللہ! ان سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔

وصل اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

۵

درود شریف کی فضیلت

(قسط اول)

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

جنت میں پینے کے لئے ایک "حوضِ کوثر" ہوگا، جس میں جنت کی نہروں میں سے پانی آرہا ہوگا، بالکل سفید رنگ کا، بہت میٹھا اور بہت ٹھنڈا پانی ہوگا۔ دنیا کے اعتبار سے سمجھو کہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا حوضِ کوثر کا پانی ہوگا۔	☙
ایک عجیب حدیث میں آپ کو سناؤں "جس مرد نے یا جس عورت نے صبح میں دس مرتبہ اور شام میں دس مرتبہ، پابندی کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا قیامت کے دن اس کو نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی"۔	☙
حضرت خضر اور حضرت الیاس فرماتے ہیں کہ: ہماری حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ملاقات ہوئی تو حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو مسلمان مجھ پر (نبی کریم ﷺ پر) درود پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو خوش رکھیں گے، اللہ اس کے دل کو خوشیوں سے بھر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور والا بنا دیں گے، نورانی بنا دیں گے۔	☙
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: تم مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، تم درود پڑھو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمالیں گے۔	☙
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث میں ہے کہ "تم درود پڑھا کرو کہ اس کی برکت سے اللہ تم سے راضی اور خوش ہو جائیں گے، اللہ کی رضامندی تم کو حاصل ہو جائے گی"۔	☙
ایک حدیث میں تو ایک عجیب مضمون آیا ہے کہ "جس کے پاس صدقہ و خیرات کرنے کے لئے مال نہ ہو، روپیہ پیسہ نہ ہو، اگر وہ صدقہ اور خیرات کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا کرے، درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو صدقہ و خیرات کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے، صدقہ کی فضیلت عطا فرمائیں گے"۔	☙
درود شریف پڑھ کر مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنے سے ان کو عذابِ قبر نہیں ہوتا۔	☙

﴿۵﴾

﴿درود شریف کی فضیلت﴾

(قسط اول)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ شَفِیۡعَنَا وَحَبِیۡبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَاَھۡلِ طَاعَتِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡراً کَثِیۡراً...... اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا. [پارہ:۲۲ سورۃ احزاب: آیت ۵۶]

تین مرتبہ درود شریف پڑھ لو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی یَا کَرِیۡمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ـ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آج جمعرات کا دن ہے اور آج جو رات آئے گی اس رات کو ''جمعہ کی رات'' کہا جاتا ہے اور رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے، ہوسکتا ہے کہ آج کی پہلی رات ''شب قدر'' ہو، اس لئے کہ بہت ساری برکتیں، بھلائیاں اور خوبیاں آج آنے والی رات میں جمع ہو رہی ہیں، اسی چیز کو سامنے رکھ کر کے آج کی اس مجلس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق اور درود شریف کے متعلق کچھ ضروری بات آپ سے عرض کرنی ہے، اللہ تعالی ہم سب کو حضرت نبی کریم ﷺ سے زیادہ سے زیادہ محبت اور پیار عطا فرمائے۔

دینی بہنو! ہم میں سے ہر ایک کی یہ چاہت ہے کہ میدان محشر میں حضرت نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے ''حوض کوثر'' کا پانی نصیب ہو جائے۔

قیامت کے دن کوئی پانی نہیں ہوگا۔
بڑی سخت پیاس لگی ہوئی ہوگی۔
سخت گرمی کا ماحول ہوگا۔
سورج اتنا قریب ہوگا جتنے ہماری گھروں میں پنکھے لٹکتے ہوتے ہیں۔

﴿حوض کوثر اور اس کے مستحق﴾

ایسی سخت گرمی میں جہاں سب لوگوں کو پیاس لگی ہوگی، پینے کے لئے ایک ''حوض کوثر'' ہوگا، جس میں جنت کی نہروں میں سے پانی آرہا ہوگا، بالکل سفید رنگ کا، بہت میٹھا اور بہت ٹھنڈا پانی ہوگا۔ دنیا کے اعتبار سے سمجھو کہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا حوض کوثر کا پانی ہوگا۔

﴿کوثر کے پانی میں بڑی خوبی﴾

وہاں اتنا ٹھنڈا، میٹھا، سفید پانی، سونے چاندی کے پیالہ میں اور جو پانی پلا رہے ہوں گے وہ میرے اور آپ کے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہوں گے۔

﴿حوض کوثر کی باتیں﴾

اصل نہر جنت میں ہے، وہاں سے پانی لا کر قیامت کے میدان میں ایک حوض میں جمع کیا جاوے گا، حضور ﷺ نے معراج کی رات میں اس نہر کو دیکھا تھا۔

اس نہر کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

یہ مبارک حوض اور اس میں آنے والی نہر جس زمین پر بہتی ہے وہ مٹی کی نہیں ہے، جس سے دنیا کی نہروں میں کیچڑ ہوتا ہے، وہاں تو موتیوں کی زمین پر پانی بہتا ہے، زبرجد، یاقوت، مرجان جیسے قیمتی قیمتی پتھر اور ہیرے اس کے کنارے پر رکھے ہوئے ہیں، بہت قیمتی ہیرے سے جڑی ہوئی دیواریں اس کی بنی ہوئی ہیں۔

اس نہر پر پرندے بھی ہیں، بہت ہی خوبصورت اونٹ کی طرح لمبی گردن والے، جن کا گوشت بھی بہت مزے دار ہوگا، ظاہر سی بات ہے کہ کوثر جیسا پیارا پانی جو پرندے پی رہے ہوں، ان کا گوشت کتنا لطیف، عمدہ، لذیذ اور پیارا ہوگا۔

اس نہر اور حوض کے کنارے پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے ہونگے، اور پانی پینے کے لئے سونے چاندی کے برتن ہونگے، ہمارے یہاں تو مسجد کے کولر پر پلاسٹک کے گلاس ہوتے ہیں، وہ بھی لوگ اِدھر اُدھر لے جاتے ہیں، اور پانی پینے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، جب کہ کوثر پر جو سونے چاندی کے برتن ہیں، وہ اتنی تعداد میں ہے کہ ہم گن بھی نہیں سکتے، جتنے آسمان میں ستارے ہیں اتنی تعداد میں وہاں برتن ہیں، اور سونے چاندی کے ان جنتی برتن سے پانی پینا ہوگا۔

اور اس حوض کی مسافت ایلہ شہر سے صنعاء شہر جتنی ہوگی، اندازہ لگائے کتنا بڑا وہ حوض ہوگا۔ اور جنت سے ہر وقت مسلسل پانی چالو ہو تو پھر کم ہونے یا ختم ہونے کا کوئی امکان ہی نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نہر کا پانی اور وہاں کے پرندوں کا گوشت نصیب فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ اپنے نورانی اور مبارک ہاتھوں سے اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے، ہم سب کو اس دن پانی پینے کی ضرورت پڑے گی، جس نے دنیا میں حضور ﷺ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا، حضور ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو حوض کوثر کا پانی نصیب فرمائیں۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کے نورانی ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔ آمین

میری دینی بہنو! ہمارے اعمال کتنے گندے ہیں... ہم سب جانتے ہیں، ہماری زندگیوں میں کیسے کیسے گناہ ہیں... ہم میں سے ہر ایک کو معلوم ہے۔

قیامت کے دن اگر حضور ﷺ ہماری شفاعت فرماویں تو اللہ سے امید ہے کہ اللہ ہماری مغفرت فرمادیں گے، باقی قیامت کے دن اور کوئی سہارا نظر نہیں آتا۔

جس بھائی کی یا جس بہن کی یہ خواہش ہو کہ حضور ﷺ اس کی سفارش کرے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے شفاعت کرے اور اللہ کے سامنے درخواست کر کے اس کو جنت میں لے جائے تو اس بھائی اور اس بہن کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنا چاہئے، جو جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا حضور ﷺ کی محبت اس کو نصیب ہوگی اور حضور ﷺ اس کی سفارش کریں گے، اور حضور ﷺ کی شفاعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے مالا مال فرما دیں گے۔

﴿عجیب حدیث﴾

ایک عجیب حدیث میں آپ کو سناؤں ''جس مرد نے یا جس عورت نے صبح میں دس مرتبہ اور شام میں دس مرتبہ، پابندی کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا قیامت کے دن اس کو نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی''۔

اس لئے میری دینی بہنو! آج ہی سے اس حدیث پر عمل شروع کر دو، اس حدیث پر عمل کی نیت سے کہ قیامت کے دن مجھ کو حضور ﷺ کی سفارش مل جائے، شفاعت مل جائے، روزانہ صبح میں دس مرتبہ اور شام میں دس مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو۔ انشاء اللہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی سفارش نصیب ہو جائے گی۔

آج دنیا میں ہماری بہت سی بہنوں اور بھائیوں کے دل غم سے بھرے ہوئے رہتے ہیں، دلوں کے اندر غم رہتا ہے، الجھن رہتی ہے اور دل میں سیاہی اور کالا پن معلوم ہوتا ہے، ٹینشن معلوم ہوتا ہے، غم اور فکریں لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

﴿خوشی حاصل کرنے کا بہترین نسخہ﴾

علامہ سخاویؒ نے ''القول البدیع'' میں ایک عجیب حدیث نقل فرمائی ہے کہ ''اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ الصلاۃ والسلام اور اللہ کے نبی حضرت الیاس علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی (بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام سے بلکہ تمام ہی انبیاء کرام علیہم السلام سے حضور ﷺ کی معراج میں ملاقات ہونا حدیث سے ثابت ہے) تو حضرت خضر اور حضرت الیاسؑ فرماتے ہیں کہ: ہماری حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ملاقات ہوئی تو حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو مسلمان مجھ پر (نبی کریم ﷺ پر) درود پڑھتا رہے گا اللہ تعالی اس کے دل کو خوش رکھیں گے، اللہ اس کے دل کو خوشیوں سے بھر دیں گے اور اللہ تعالی اس کے دل کو نور والا بنا دیں گے، نورانی بنا دیں گے۔

میری بہنو! کیسی عجیب حدیث ہے..... درودشریف زیادہ سے زیادہ پڑھو، اللہ اس کی برکت سے دل کو خوشیوں سے بھر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے دل کو انشاء اللہ نورانی بنادیں گے۔

درود شریف کی برکت سے اعمال پاک ہوں گے

ایک اور حدیث میں آپ کو سناتا ہوں ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص درودشریف پڑھے گا تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو پاک فرمادیں گے''۔

آج ہمارے اعمال کا حال ہم کو معلوم ہے۔

ہماری نمازوں میں دنیا کے خیالات آتے ہیں۔

ہم تلاوت کرتے ہیں دنیا کے خیالات آتے ہیں۔

ہم تسبیح پڑھتے ہیں دنیا کے خیالات آتے ہیں۔

ان دنیا کے گندے خیالات کی وجہ سے ہمارے اعمال خراب ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ: تم درود شریف پڑھو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو پاکیزہ بنادیں گے، اعمال میں جتنی گندگیاں ہوں گی اس کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیں گے۔

اس لئے دینی بہنو! ہم سب ہر نماز کے بعد ہر عمل کے بعد کچھ نہ کچھ درودشریف پڑھ لیں تاکہ اس کی برکت سے ہمارا وہ عمل گندگیوں سے پاک ہو جائے اور ہمارا عمل اللہ کے دربار میں مقبول ہو جائے۔

نماز کے اخیر میں درود شریف کیوں؟

دیکھئے! ہم جو نماز پڑھتے ہیں تو نماز کے بالکل اخیر میں درودشریف کو رکھا گیا ہے،

حکمت یہ سمجھ میں آئی کہ پوری نماز میں ہم سے جو کچھ غلطیاں گندیاں ہوگئیں، اللہ اخیر میں درود شریف کی برکت سے ان گندگیوں کو دور فرماوے، ہماری نماز کو پاکیزہ بنادیں گے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

﴿درود شریف کی برکت سے دعاء قبول ہوگی﴾

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ’’نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: تم مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، تم درود پڑھو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمالیں گے۔

عجیب بات ارشاد فرمائی........ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اتنی زبردست ہے کہ درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرمالیتے ہیں۔ اس لئے ہم جب بھی دعا مانگے حضور ﷺ پر درود ضرور پڑھیں۔

دعا کی ابتداء میں بھی درود شریف پڑھیں۔
دعا کے بیچ بیچ میں بھی درود شریف پڑھیں۔
دعا کے اخیر میں بھی درود شریف پڑھیں۔
اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے ہماری دعاؤں کو قبول فرمالیں گے۔

﴿درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث میں ہے کہ ’’تم دورد پڑھا کرو کہ اس کی برکت سے اللہ تم سے راضی اور خوش ہوجائیں گے، اللہ کی رضا مندی تم کو حاصل ہوجائے گی‘‘۔

میری بہنو! ہم سب چاہتے ہیں کہ اللہ ہم سب سے راضی اور خوش ہوجائے تو ہم

زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں ،انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی اور خوش ہو جائیں گے، یہ عجیب وغریب فضیلت رکھنے والی چیز ہے۔

﴿درود شریف کی برکت سے خیرات وصدقہ کا ثواب﴾

ایک حدیث میں تو ایک عجیب مضمون آیا ہے کہ ''جس کے پاس صدقہ وخیرات کرنے کے لئے مال نہ ہو، روپیہ پیسہ نہ ہو، اگر وہ صدقہ اور خیرات کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا کرے، درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو صدقہ وخیرات کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے، صدقہ کی فضیلت عطا فرمائیں گے''۔

کیسی بڑی عجیب فضیلت ہے.....؟ میری دینی بہنو! اگر اللہ نے مال دیا ہو تو صدقہ اور خیرات بھی کرو اور ساتھ میں درود شریف بھی پڑھو تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ڈبل ڈبل (دوہری) فضیلت ہم کو عطا فرمائیں گے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

﴿ایک عجیب واقعہ﴾

میں آپ کو ایک عورت کا عجیب قصہ سناتا ہوں:

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ: ایک عورت ان کی خدمت میں آئی اور ان سے کہنے لگی ''حضرت میری لڑکی کا انتقال ہوگیا ہے، اور میں خواب میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں''

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ: عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھو (دیکھو! عجیب عمل ہے اگر آپ کو بھی اپنے کسی مرحوم کو خواب میں دیکھنا ہو تو بڑا عجیب یہ

عمل ہے) عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھو اور ہر رکعت میں "الحمد شریف" کے بعد ایک مرتبہ "الھکم التکاثر "کی سورت پڑھو، نماز سے سلام پھیرنے کے بعد بستر پر سو جاؤ اور نیند آئے وہاں تک لگاتار درود شریف پڑھتے رہو، درمیان میں کسی کے ساتھ بات مت کرو، درود شریف پڑھتے پڑھتے نیند آجائے تو سو جاؤ۔

چنانچہ وہ عورت گھر گئی اور اس نے یہ عمل کیا اور درود پڑھتے پڑھتے سو گئی، اس عورت نے خواب میں اپنی جس لڑکی کا انتقال ہو گیا تھا اس کو دیکھا کہ اس کی لڑکی عذاب میں ہے اور جہنم کے سخت عذاب میں مبتلا ہے، اس کے ہاتھ اور پیر آگ کی زنجیر سے باندھے ہوئے ہیں اور تارکول یعنی یہ Road جو بنتا ہے اس پر جو کالا کالا مادہ (ڈامر) استعمال ہوتا ہے، اس تارکول کے کپڑے اس کو پہنائے گئے ہیں اور وہ لڑکی سخت عذاب میں ہے۔

جب ایک ماں نے اپنی لڑکی کو عذاب میں دیکھا تو وہ بہت پریشان ہوئی اور صبح پھر سے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ حضرت آپ نے جو عمل بتلایا تھا، وہ عمل میں نے کیا لیکن میری لڑکی تو جہنم کے عذاب میں مبتلا ہے، اس کو جہنم کی آگ میں عذاب ہو رہا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ: جاؤ بہن! صدقہ اور خیرات کرو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقہ اور خیرات کی برکت سے تمہاری بیٹی کی مغفرت فرمادے اور تمہاری بیٹی کو جہنم کی آگ سے نجات مل جائے" چنانچہ وہ عورت چلی گئی۔

اللہ کی عجیب قدرت کہ دوسری رات میں خود حضرت حسن بصریؒ نے اس لڑکی کو خواب میں دیکھا لیکن حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے عجیب چیز دیکھی کہ ایک لڑکی جنت کے باغیچہ میں ہے اور جنت میں ایک تخت لگا ہوا ہے اور اس تخت پر وہ لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، بہت خوبصورت ہے، اس کے سر پر نور کا تاج ہے۔

اس لڑکی نے خواب میں کہا: اے خواجہ حسن بصریؒ! تم مجھ کو پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا: نہیں نہیں میں تجھے نہیں پہچانتا، بیٹی تو کون ہے؟

اس لڑکی نے جواب میں کہا: حضرت میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کل گذشتہ آپ کے پاس آئی تھی اور آپ نے اس کو خواب میں مردوں کو دیکھنے کا عمل بتلایا تھا اور میری ماں نے دیکھا تھا کہ میں عذاب میں ہوں میں وہی لڑکی ہوں، آج جنت کے باغیچوں میں ہوں۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ: پھر تمہاری مغفرت کیسے ہوئی؟ کیسے تم کو جنت مل گئی؟ عذاب سے چھٹکارا تم کو کیسے مل گیا؟ جہنم کی آگ سے تو جنت میں کیسے پہنچ گئی؟

اس لڑکی نے بڑا عجیب جواب دیا، وہ لڑکی کہتی ہے کہ: ''حضرت! آج ایسا ہوا کہ اللہ کا ایک نیک بندہ قبرستان کے پاس سے گذر رہا تھا، اس نے قبرستان کو دیکھا تو اس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اور درود شریف پڑھ کر کے قبرستان کے تمام مرحومین کو ایصال ثواب کر دیا، اس اللہ کے نیک بندہ کے ایک مرتبہ درود شریف کے ایصال ثواب کی برکت سے اللہ نے پورے قبرستان کے مردوں کی مغفرت فرما دی اور سب کو اللہ تعالی نے جنت عطا فرما دی''۔

مرحومین کو درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرے

میری دینی بہنو! ایک مرتبہ درود شریف پورے قبرستان کے مردوں کی مغفرت کروا دے، میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں، درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے مرحومین کے لئے جو انتقال کر گئے ہیں، اپنی اماں، ابا اور جو رشتہ دار دنیا سے چلے گئے ہیں، روزانہ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان کو ایصال ثواب کر دیا کرو اللہ تعالی ان کی مغفرت کریں گے، جنت میں ان کے درجات کو بلند کریں گے، لیکن ساتھ میں آپ کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ جس دن ہم قبر میں جائے اللہ ہماری مغفرت فرما دے، اللہ ہم کو معاف فرما دے تو ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دیں، اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اللہ تعالی درود شریف کی برکت سے ہم سب کی آخرت میں مغفرت

فرمادیں گے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا کَرِیْمُ

حضرت شبلیؒ کا واقعہ

حضرت شبلیؒ ایک بہت بڑے اللہ کے ولی گذرے ہیں، بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: میرے پڑوس میں ایک آدمی رہتا تھا، اس کا انتقال ہوگیا، کچھ وقت کے بعد حضرت شبلیؒ نے اپنے اس پڑوسی کو خواب میں دیکھا تو حضرتؒ نے سوال کیا کہ ”بھائی! اللہ کے یہاں تمہارا کیا ہوا؟“ وہ آدمی جواب میں کہنے لگا: حضرتؒ بہت تکلیف ہوئی، بہت پریشانی ہوئی، اللہ کے فرشتے قبر میں سوال کرنے کے لئے آئے تو ان کے سوال کے جواب دینے میں میں ادھر ادھر ہونے لگا، مجھ کو پریشانی ہونے لگی، سوال کے جواب نہیں آئے تو میں اپنے دماغ میں سوچنے لگا کہ شاید میری موت اسلام پر نہیں ہوئی ہے نعوذباللہ نعوذباللہ کسی وجہ سے میرا ایمان ختم ہوگیا تھا اس لئے میں فرشتوں کو جواب نہیں دے پارہا ہوں، میری زبان پر جواب نہیں آرہے ہیں، میں اپنے ذہن میں ایسی باتیں سوچ رہا تھا تو فرشتوں نے مجھے یوں کہا کہ: یقیناً تو ایمان پر تھا (بہت عجیب جواب ہے) فرشتوں نے کہا کہ: یقیناً تو مسلمان تھا لیکن آج جو تیری زبان چل نہیں رہی ہے، تیری زبان پر سوالوں کے جواب نہیں آرہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تو زندگی میں اپنی زبان کو استعمال کرنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا، جیسے چاہے ویسے زبان کو استعمال کرتا تھا، جھوٹ، غیبت، تہمت، بے کار اور فضول باتوں میں تیری زبان چلتی رہتی تھی تو نے اپنی زبان پر قابو نہیں رکھا، اس کی نحوست کی وجہ سے آج تیری زبان پر جوابات نہیں آرہے ہیں۔

میری دینی بہنو! اپنی زبان کو بہت قابو میں رکھو، بہت قابو میں رکھو، اللہ حفاظت میں رکھے، اگر زبان کو قابو میں نہیں رکھا تو فرشتوں کے جواب مشکل ہو جائیں گے، زبان سے اچھی باتیں بولو، غلط باتیں مت بولو۔

وہ آدمی خواب میں حضرت شبلیؒ سے کہتا ہے کہ تھوڑی دیر ہوئی اور میری زبان سے جواب برابر نہیں نکلے تو فرشتوں نے مجھ کو مارنے کا ارادہ کیا، اتنے میں میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میری قبر میں آیا، اس کے پورے بدن سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، عجیب خوشبو آ رہی تھی، وہ آدمی آ کر بیچ میں کھڑا ہو گیا اور فرشتوں کو مارنے سے روک دیا۔

میں تو خوش ہو گیا، میں نے اس آنے والے آدمی سے سوال کیا ''اے اللہ کے بندے! اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ تو نے آ کر فرشتوں کی مار سے میری حفاظت کر لی ورنہ یہ فرشتے قبر میں مجھے مارنے جا رہے تھے مجھے بتا تو کون ہے؟ تیرا بدن بھی خوشبو والا ہے'' تو اس آدمی نے دھیرے سے مجھے کہا: تو نے مجھے نہیں پہچانا کہ میں کون ہوں؟ تو اپنی زندگی میں جو درود شریف پڑھا کرتا تھا میں وہی درود شریف ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کو ایک خوشبو والے انسان کی شکل میں تیری قبر میں مدد کے لئے بھیج دیا۔ سبحان اللہ..... سبحان اللہ......

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخُلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

درود شریف قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے

میری دینی بہنو! درود شریف پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کو ایک خوبصورت، خوشبو والے انسان کی شکل میں قبر میں بھیجا، جس نے عذاب سے حفاظت کر

لی اس لئے خوب درود پڑھو، زیادہ سے زیادہ درود پڑھو، آج تک ہم نے اپنی زبان سے بہت گناہ کر لئے، غیبتیں کر لیں، جھوٹ بول دیا، گالیاں بک دی، حرام باتیں بول دیں، اب میری دینی بہنو! زیادہ سے زیادہ مقدار میں درود شریف پڑھو، تا کہ یہ درود قبر میں ہمارے لئے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے۔

﴿حضرت ابوالفضل قومائیؒ پر آپ ﷺ کا سلام﴾

ایک اور عجیب بات آپ کو سناتا ہوں، حضرت ابوالفضل قومائیؒ بڑے اولیاءاللہ میں سے گذرے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ''ایک اجنبی آدمی میرے پاس آیا، میں اس کو پہچانتا بھی نہیں تھا کہ یہ کون ہے؟ اور آنے والا بھی مجھ کو نہیں پہچانتا تھا، وہ آدمی ''خراسان'' سے آیا تھا۔

اس آنے والے آدمی نے کہا کہ: میں مدینۂ منورہ میں تھا اور مدینہ میں ایک دن میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی (اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب فرمائے) تو خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ'' جب تم مدینہ سے ہمدان جاؤ تو ابوالفضل کو میری طرف سے سلام کہہ دینا'' سبحان اللہ.....

وہ آدمی کہتا ہے کہ مجھے بہت تعجب ہوا کہ حضور ﷺ سلام کہلوائے؟ تو میں نے خواب میں پوچھا کہ حضور ﷺ! ابوالفضل میں کون سی ایسی خوبی کی بات ہے کہ آپ ﷺ خود ان کو سلام کہلوا رہے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ'' وہ روزانہ سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ ایک درود شریف پڑھ کر مجھے بھیجتے ہیں'' اس درود کی برکت سے خود نبی کریم ﷺ نے ان کو خواب میں سلام بھیجا۔

میری دینی بہنو! کتنی عجیب بات ہے (حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا، اس نے حضور ﷺ ہی کو دیکھا، شیطان کبھی حضور ﷺ کی شکل میں نہیں

آسکتا۔) حضور ﷺ نے خود سلام بھیجا..... اللہ کرے حضور ﷺ کا سلام ہم سب کو بھی نصیب ہو جائے۔آمین

وہ درود میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، آپ بھی اس درود کو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیجیے، انشاء اللہ امید ہے کہ حضور ﷺ کی طرف سے سلام نصیب ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ.

یہ وہ درود شریف ہے، جس کی برکت سے خود نبی کریم ﷺ نے سلام کہلوایا، ابوالفضل فرماتے ہیں کہ: اس آدمی نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو بھی نہیں جانتا تھا، جب حضور ﷺ نے خواب میں بتایا تب پہچانا۔

عجیب بات ہے کہ درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کا سلام عطا فرماتے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

درود شریف کی برکت سے پل صراط پر حفاظت

ایک صحابی حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ ؓ ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”کل رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا (حضور ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد صحابہؓ سے پوچھتے تھے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ کسی صحابی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اپنا خواب بیان کرتے، پھر اگر حضور ﷺ نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو حضور ﷺ اپنا خواب بھی بیان فرماتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی پل صراط پر چلنے لگا اور پل صراط ایسا راستہ ہے

کہ ہر ایک کو اس پر سے گذرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا [پارہ:۱۶،سورہ مریم:۷۱]

ترجمہ: اورتم میں سے کوئی نہیں ہے جس کا اس (دوزخ) پر گذر نہ ہو۔اس بات کا اللہ نے حتمی طور پر ذمہ لے رکھا ہے۔

ہر ایک کو پل صراط سے گذرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی پل صراط پر مدد فرمائے، حفاظت فرمائے، اللہ تعالیٰ ایمان کے نور کے ساتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز گذرنا ہم سب کو نصیب فرمائے۔آمین

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی پل صراط پر چلنے لگا، اس کے قدم ڈگمگانے لگے، وہ پھسلنے لگا تھا، قریب تھا کہ وہ پھسل کر جہنم میں گر جائے، کٹ کے جہنم میں گر جائے، وہ پل سے چمٹ جاتا تھا، لپٹ جاتا تھا تاکہ وہ اندر نہ گر جائے۔

جب وہ ایسی خطرہ کی حالت میں تھا تو اس خطرہ کی حالت میں اللہ کی جانب سے عجیب مدد ہوئی اور وہ مدد یہ ہوئی کہ اس انسان نے اپنی زندگی میں جو درود شریف پڑھا تھا، وہ درود شریف آیا اور اس درود شریف نے پل صراط پر اس کے پیروں کو جما دیا، اس کی مدد کی اور اس کو آرام کے ساتھ پل صراط سے پار کروادیا"۔

میری دینی بہنو! پتہ چلا کہ درود شریف ایسا عمل ہے کہ اس کی برکت سے پل صراط سے گذرنا آسان ہوجاتا ہے، اس لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کا اہتمام کرو۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

﴿عبرت خیز واقعہ﴾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے "جذب القلوب" نامی کتاب میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ: میں نے صفا، مروہ پر اور طواف میں ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صرف درود پڑھ رہا ہے۔

صفا پر درود۔

مروہ پر درود۔

طواف میں درود۔

حج کے مناسک (ارکان) ادا کررہا ہے اور ہر ایک میں درود شریف پڑھ رہا ہے۔

میں نے اس آدمی سے سوال کیا کہ "بھائی! حدیث میں صفا پہاڑ پر پڑھنے کی دعا، مروہ پر پڑھنے کی دعا، طواف کی دعا، سب کی الگ الگ دعائیں آئیں ہیں تو کوئی دعا نہیں پڑھتا اور صرف درود ہی درود پڑھتا رہتا ہے، حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں وہ بھی پڑھ۔"

﴿سود کا وبال﴾

اس آدمی نے جواب دیا کہ حضرت! میرے ابا کا انتقال ہو گیا تو موت کے بعد فوراً ان کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا، (اللہ تعالیٰ ایسے عذاب سے میری اور آپ کی حفاظت فرمائے. آمین) مجھے بہت غم ہوا، مجھے بہت رنج ہوا، اسی غم کی حالت میں میں سو گیا تو خواب میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تیرا باپ سود کھاتا تھا اور جو آدمی سود کھائے ایسے آدمی کو دنیا اور آخرت میں ایسی ہی سزا ہوتی ہے"

میری دینی بہنو! اگر ہمارے گھروں میں، ہمارے کاروبار میں بینک والی لون لی جاتی ہو تو اس کو اللہ کے واسطے بند کروادو، اس کو ختم کروادو، بڑی خطرناک سزا ہے۔ سود لینا اور دینا اور اس کے چکر میں پڑنا، سود والی لون لینا یہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔

الغرض نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ سود کھاتا تھا اور سود کھانے والوں کی یہی سزا ہوتی ہے اس لئے اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا ہے''

﴿درود شریف کی برکت سے عذاب سے حفاظت﴾

لیکن پھر اس کے بعد حضور ﷺ نے ایک عجیب خوش خبری سنائی، حضور ﷺ نے فرمایا: ''گھبرانے کی ضرورت نہیں میں نے تیرے باپ کی اللہ تعالی کے سامنے سفارش کی اور اللہ تعالی نے میری سفارش کو قبول فرمالیا۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے خواب میں مجھے یہ خوش خبری دی کہ ''تیرا باپ سود کھاتا تھا لیکن وہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے سو مرتبہ (۱۰۰) میرے لئے درود پڑھتا تھا، اس کی برکت سے میں نے اللہ کے سامنے اس کی سفارش کی اور اللہ تعالی نے میری سفارش کی وجہ سے تیرے باپ کی مغفرت فرمادی۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نیند سے اٹھا اور میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا، بالکل نورانی ہو چکا تھا اور غیب سے آواز آئی کہ ''اللہ تعالی نے درود کی برکت سے تیرے باپ کی مغفرت فرمادی، درود کی برکت سے تیرے باپ کی مغفرت ہوگئی''

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا كَرِيْمُ

﴿سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾

امام حاکمؒ نے اپنی مستدرک میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے: نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر سو مرتبہ رحمتیں

نازل فرماتے ہیں''۔

آگے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ'' جو مجھ پر سو مرتبہ (۱۰۰) درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار اللہ یہ لکھ دیتے ہیں کہ یہ آدمی نفاق سے پاک ہے اور جہنم کی آگ سے بھی پاک ہے'' (بچا ہوا ہے)۔

میری دینی بہنو! سو مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں یہ نفاق سے پاک ہے اور جہنم کی آگ سے پاک ہے، کتنی زبردست فضیلت ہے۔

نیز سو (۱۰۰) مرتبہ درود پڑھنے والے کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کا مرتبہ عطا فرمائیں گے، شہیدوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو رکھیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' جو آدمی سو (۱۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھے گا، اللہ اس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری فرمائیں گے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' جو آدمی فجر کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سو (۱۰۰) مرتبہ درود پڑھ لے، مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سو (۱۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھ لے اللہ اس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری فرمائیں گے، تیس (۳۰) ضرورتیں دنیا کی ہوں گی اور ستر (۷۰) ضرورتیں آخرت کے لئے ہوں گی جو اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بن جائیں گی''۔

میری دینی بہنو! کیسی کیسی عجیب فضیلتیں حدیث شریف میں درود شریف کی آئی ہیں.....؟ اللہ تعالیٰ ہم کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا بنا دے، کثرت سے درود پڑھنے والا بنادے...آمین

جیسا کہ میں نے آپ سے ابتداء میں کہا تھا کہ آج جمعہ کی نورانی رات ہے اور رمضان کا مبارک مہینہ ہے، ہو سکتا ہے'' شب قدر'' ہو اس لئے میں آپ سب سے

درخواست کرتا ہوں حدیث میں جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں، اس لئے بہت زیادہ درود پڑھو۔

﴾درود شریف کی برکت سے آپ ﷺ کی مبارک بادی ملی﴿

ایک مرتبہ ایک شہر کے لوگوں نے بہت بڑی مقدار میں درود شریف پڑھا تو حضرت نبی کریم ﷺ کی طرف سے مبارک بادی آئی۔ میری بھی چاہت ہے کہ آج کی جمعہ میں لیلونگوے شہر کی بہنوں سے درخواست کروں کہ آج مغرب کے بعد سے لے کر آئندہ کل جمعہ کے افطار تک میں ہماری بہنیں ہمت کرلیں کہ ہمیں ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھنا ہے اور یہ کوئی مشکل نہیں ہے میں آپ کو ایک آسان ترتیب سمجھاتا ہوں، میں آپ کو ایک چھوٹا سا درود شریف بتلاتا ہوں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

بہت چھوٹا درود شریف ہے، آپ یقین مانئے آپ تسبیح لے کر بیٹھیں گے تو انشاء اللہ آپ سو مرتبہ (۱۰۰) دو منٹ میں پڑھ لوں گے، ہماری چاہت ہے کہ ہماری شہر کی بہنیں چوبیس گھنٹوں میں ایک لاکھ مرتبہ درود کا تحفہ اللہ کے رسول ﷺ کو بھیج دیں تاکہ حضور ﷺ کی توجہ اور حضور ﷺ کی روحانیت ہماری طرف آئیں۔

اس لئے ہر ایک بہن اپنی اپنی ہمت کے مطابق زیادہ سے زیادہ نیت کرے اور ذمہ دار بہنیں ایک کاغذ میں نام نوٹ کرلیں کہ کونسی بہن کتنی مرتبہ درود پڑھے گی، میں ہر بہن سے کہوں گا کم از کم ایک ایک ہزار مرتبہ کی تو ہر بہن نیت کریں، ہوسکے تو تین ہزار، ہوسکے تو پانچ ہزار لیکن ایک ہزار سے کم کوئی بہن نیت نہ کریں۔

پانچ ہزار کی نیت بھی کوئی مشکل نہیں ہے آج مغرب سے لے کر کل افطار تک چوبیس گھنٹے میں پڑھنا ہے، آپ کی نیت اور ارادے آجائے، انشاء اللہ ایک لاکھ مرتبہ یہ

درود شریف حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے گا تو حضور ﷺ کی خصوصی توجہ اور عنایت ہمارے اس شہر کی طرف آئے گی، انشاء اللہ اس کی رحمت اور برکت آپ سب اپنی آنکھوں سے دیکھوں گے، جو جتنا زیادہ پڑھے گا اس کو اتنا زیادہ فائدہ ہوگا۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غيرک

اللهم صل وسلم وبارک علي سيدنا ومولانا محمد وعلي ال سيدنا مولانا محمد كما تحب وترضي عدد ماتحب وترضي يا كريم

يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين

﴿ ٦ ﴾

درود شریف کی فضیلت

(قسط دوم)

اس بیان کے چندہ

جواہر پارے

✪	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جمعہ کی روشن رات اور جمعہ کے روشن دن میں زیادہ درود پڑھا کرو کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچایا جاتا ہے، میں تمہارے لئے دعاء کروں گا تمہارے لئے استغفار کروں گا۔
✪	ہمارا کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوا کہ نہیں اس کی ایک نشانی اللہ والوں نے بیان فرمائی ہے کہ اس عمل کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس عمل کے کرنے کی دوسری مرتبہ توفیق ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہمارا پہلی مرتبہ والا عمل قبول ہو گیا۔
✪	درود شریف ایک ایسا عمل ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کو چالیس نعمتیں عطا فرمائیں گے''
✪	ایک نیکی، ایک عمل ایسا ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہونے کا ہم کو پکا یقین ہے اور وہ درود شریف والا عمل ہے۔
✪	ہم میں سے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اس کو قیامت کے میدان میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بالکل پاس میں جگہ ملے، تو اگر کوئی آدمی قیامت کے میدان میں حضور ﷺ کے نزدیک رہنا چاہتا ہے تو اس کا بہترین عمل ہے ''درود شریف''
✪	''جو مسلمان روزانہ پچاس مرتبہ درود پڑھے گا، قیامت کے دن اس مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی ملاقات نصیب ہوگی''
✪	''اگر کسی مسلمان پر کوئی بڑی سے بڑی مصیبت آئے، ستر مرتبہ (70) یہ درود تنجینا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور فرما دیں گے''

﴿ ۶ ﴾

درود شریف کی فضیلت

(قسط دوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ شَفِیۡعَنَا وَحَبِیۡبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَاَھۡلِ طَاعَتِہٖ وَبَارِکۡ وَ سَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡراً کَثِیۡراً...... اَمَّا بَعۡدُ !

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡما. [پارہ:۲۲ سورۃ احزاب: آیت ۵۶]

﴿جمعہ کا دن چمکتا ہوا دن ہے﴾

آج جمعہ کا دن ہے، جمعہ کے دن کو حدیث شریف میں روشن یعنی چمکتا ہوا دن کہا گیا ہے اور جمعہ کی رات کو (ابھی جو کل رات گئی، وہ جمعہ کی رات تھی اس کو) روشن اور چمکدار

رات بتلایا گیا ہے۔

حضرت عمر فاروق ؓ نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جمعہ کی روشن رات اور جمعہ کے روشن دن میں زیادہ درود پڑھا کرو کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچایا جاتا ہے، میں تمہارے لئے دعاء کروں گا، تمہارے لئے استغفار کروں گا۔

ہم جیسے گنہگاروں کا تحفہ آپ ﷺ کو پہنچے یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے۔

ہمارے لئے ہمارے حضور ﷺ دعاء فرمائے یہ ہمارے لئے بڑی سعادت ہے۔

ویسے تو درود شریف روزانہ پڑھنا بہت ہی برکت والا عمل ہے، لیکن جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں درود شریف کا پڑھنا یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اس کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔

اعمال قبول ہو جائے اس کی دعاء کرتے رہنا چاہیے

ہم جو اعمال کرتے ہیں، نیکیاں کرتے ہیں، وہ نیکی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوئی یا نہیں ہوئی، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس لئے ہم جو بھی عمل کرے، جو بھی کام کرے وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جائے اس کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بہت ہی بڑے نبی ہیں، بلکہ حضرت نبی کریم ﷺ کا نمبر پہلا ہے اور دوسرا نمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف بنایا، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے ابراہیم! ہمارا گھر بناؤ۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور ان کے لاڈلے اور چہیتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے، دونوں باپ بیٹے نے مل کر کعبہ بنایا، جب کعبہ بن گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پارہ ۱: سورۂ بقرہ: آیت ۱۲۷)

اے اللہ! ہم نے جو یہ کعبہ بنایا، اس بنانے کی خدمت کو تو قبول فرمالے۔ اللہ کا گھر بنایا، اللہ کے حکم سے بنایا پھر بھی اللہ کے یہاں قبول ہو جائے اس کی دعا کر رہے ہیں اور وہ بھی اللہ کے ایک جلیل القدر نبی دعا کر رہے ہیں لہذا ہم سب کو بھی ہم جو اعمال کرے جو نیکیاں کرے وہ اللہ تعالی کے یہاں قبول ہو جائے اس کی دعا کرتے رہنا چاہئے جیسے ہم اللہ تعالی سے دعامیں یوں کہے کہ:

اے اللہ! ہماری نمازوں کو قبول فرما۔

اے اللہ! ہماری تراویح کو قبول فرما۔

اے اللہ! ہم جو زکوۃ صدقہ خیرات دیتے ہیں اس کو قبول فرما۔

اے اللہ! ہم قرآن پڑھتے ہیں اس کو قبول فرما۔ جتنے نیک کام ہم اللہ تعالی کی توفیق سے کرتے ہیں، وہ اللہ تعالی کے یہاں قبول ہو جائے اس کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

﴿عمل قبول ہونے کی علامت﴾

لیکن ہمارا کوئی نیک عمل اللہ تعالی کے یہاں قبول ہوا کہ نہیں اس کی ایک نشانی اللہ والوں نے بیان فرمائی ہے کہ اس عمل کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس عمل کے کرنے کی دوسری مرتبہ توفیق ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہمارا پہلی مرتبہ والا عمل قبول ہو گیا۔

آج ہم نے سو مرتبہ کلمہ لا اله الا الله پڑھا، پھر سنیچر کو پڑھنے کی توفیق ہو گئی تو سمجھ لو کہ جمعہ کے دن ہم نے جو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا تھا وہ قبول ہو گیا، جو نیک عمل نیک کام دوسری مرتبہ کرنے کی توفیق ہو جائے تو سمجھ لینا کہ پہلی مرتبہ والا اللہ تعالی کے یہاں قبول ہو گیا، یہ تمام اعمال اور نیکیوں کے بارے میں ہے۔

﴿درود شریف اللہ تعالی کے یہاں قبول ہو ہی جاتا ہے﴾

لیکن درود شریف کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی درود شریف

پڑھتا ہے تو درود شریف یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو ہی جاتا ہے۔ ایک نیکی، ایک عمل ایسا ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہونے کا ہم کو پکا یقین ہے اور وہ درود شریف والا عمل ہے۔

﴿ایک عمل ایسا ہے جو خود اللہ تعالیٰ کرتے ہیں﴾

جو اعمال اور نیکیاں انسان اور جنات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر ان کو اجر عطا فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ تو کوئی عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ تو عمل کو قبول فرماتے ہیں اور عمل پر ثواب عطا فرماتے ہیں۔ صرف ایک عمل ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کو کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم بھی دیا ہے گویا تمام نیکیوں میں ایک نیکی ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندے شریک ہیں، اور وہ عمل ہے درود والا عمل۔

اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰـئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ [پارہ:۲۲سورۃ احزاب: آیت۵۶]

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم (ﷺ) پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ (ﷺ) پر درود اور سلام زیادہ سے پڑھا کرو۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود بھی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اللہ کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں لہذا اے ایمان والو! تم بھی درود پاک بھیجو۔

ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ جو عمل خود اللہ تعالیٰ کرے، جو عمل اللہ تعالیٰ کے فرشتے کرے، وہ عمل مسلمان کو کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا، گویا پوری ایک جماعت بن گئی، پوری ایک اجتماعیت ہوگئی۔ یعنی خود اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور تمام ایمان والے سب درود بھیجتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر۔

﴿ایک درود شریف کی برکت سے چالیس نعمتیں﴾

درود شریف ایک ایسا عمل ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ”جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کو چالیس نعمتیں عطا فرمائیں گے“

ایک درود بھیجو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو چالیس نعمتیں مل جائے، کونسی چالیس نعمت؟ فرمایا: (۱) ایک درود پڑھو اللہ تعالیٰ اس ایمان والے پر دس رحمتوں کو اتاریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہم سب کو ضرورت ہے۔

حدیث میں ارشاد فرمایا:

قال قال النبی ﷺ من صلی علی واحدة صلی الله علیه عشرة

جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر

(۱) دس رحمتیں اتاریں گے۔

دس نعمت ہو گئیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

(۴) اللہ تعالیٰ اس کے دس درجہ جنت میں بلند فرمائیں گے۔

ایک مرتبہ درود پر چالیس نعمتیں:

دس رحمت۔

دس نیکی۔

دس گناہ معاف۔

اور دس درجہ اللہ تعالیٰ جنت میں بلند فرمائیں گے، کتنی بڑی فضیلت کی چیز ہے۔

﴿عجیب حدیث﴾

حضرت ابوطلحہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ ایک روز ہم نے حضرت نبی کریم ﷺ کو بہت خوش دیکھا، چہرۂ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا تو لوگوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول آج آپ بہت خوش ہے؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام آیا ہے ،آپ کی امت میں سے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں عطاء فرماویں گے ،دس درجے اس کے (جنت میں) اونچے کردیں گے ،اس کے دس گناہ معاف ہوجاویں گے۔

﴿قیامت کے دن حضرت نبی کریم ﷺ کے قریب جگہ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے﴾

ہم میں سے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اس کو قیامت کے میدان میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بالکل پاس میں جگہ ملے ،تو اگر کوئی آدمی قیامت کے میدان میں حضور ﷺ کے نزدیک رہنا چاہتا ہے تو اس کا بہترین عمل ہے ''درود شریف''

جو آدمی زندگی میں جتنا زیادہ درود بھیجے گا وہ قیامت کے دن حضور ﷺ کے اتنے زیادہ قریب ہوگا ،جس کو جتنا نزدیک جانا ہو وہ اتنا زیادہ درود پڑھے، کتنا بہترین عمل ہے۔

دنیا میں کسی بادشاہ، کسی وزیر کے قریب پہنچنا ہو تو یا تو اس کو ''ووٹ(Wote) دو یا نوٹ(Note) دو اور قریب ہو جاؤ'' دو طریقے ہیں ووٹ(Wote) اور نوٹ(Note) اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے قریب جانا ہے تو اس کا بہترین عمل ہے درود پاک پڑھو، اس کی برکت سے آدمی قیامت کے دن حضور ﷺ کے قریب ہوجائے گا۔

﴿درود شریف راحت وسکون کا ذریعہ ہے﴾

درود شریف وہ مبارک عمل ہے کہ اس کی برکت سے انسان کو دنیا اور آخرت میں بڑی راحت ملتی ہے، بڑا چین ملتا ہے۔

﴿درود شریف کی برکت سے ہمارا اکرام﴾

یہ کتنا مبارک اور نیک عمل ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے لئے فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت مقرر کی ہے جو محلوں میں، گلیوں میں، مسجدوں میں، مدرسوں میں، گھروں میں، پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، لاکھوں کروڑوں اربوں کی تعداد میں فرشتے ہیں اور ان فرشتوں کا ایک ہی کام ہے اور وہ کام یہ ہے کہ "پوری دنیا میں جو مسلمان درود پڑھتا ہے، وہ فرشتے وہ درود شریف لیتے ہیں اور اس کو مدینہ منورہ حضرت نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک میں پہنچا دیتے ہیں"

کتنا بڑا اکرام ہے! اگر مسلمان درود پڑھے تو فرشتے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور سیدھے مدینہ جائیں گے، جا کر ہمارا نام لیں گے اور حضور ﷺ سے کہیں گے:

"اے آقا! آپ کے فلانے امتی نے آپ کو درود کا تحفہ بھیجا ہے"

یہ اس امتی کے لئے کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گنہ گاروں کا، ہم گندے لوگوں کے درود کا تحفہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اللہ کے نورانی فرشتے لے جا کر کے پہنچاوے، کتنی بڑی ہماری سعادت ہے، ہماری خوش نصیبی کی بات ہے۔

﴿آپ ﷺ قبر میں زندہ ہے﴾

اور جو آدمی مدینہ منورہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر جاتا ہے اور قبر مبارک پر کھڑے ہو کو صلوۃ وسلام پڑھتا ہے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں اور پھر حضور ﷺ خود جواب بھی دیتے ہیں اس لئے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ "حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہے" جو امتی بھی وہاں قبر مبارک پر جائے گا اور پڑھے گا:

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یاشفیع المذنبین

تو خود حضور ﷺ قبر میں سے جواب دیں گے۔

اللہ کے کچھ نیک بندے ایسے گذرے ہیں کہ جنہوں نے مدینہ میں قبر مبارک پر جا کر سلام پڑھا، حضور ﷺ نے جواب عطا فرمایا اور حضور ﷺ نے جو جواب دیا وہاں مسجد میں جتنے لوگ موجود تھے، ان سب موجودین نے وہ جواب سنا، ایسے بھی اللہ کے نیک بندے گذرے ہیں۔

﴿شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا واقعہ﴾

میرے والد صاحب کے استاذ میرے پیر اور مرشد حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی ؒ کے استاذ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی یہ کرامت ساری دنیا جانتی ہے، حضرت جوان تھے اپنی جوانی میں مدینہ منورہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر پہنچے اور قبر مبارک پر جا کر سلام پیش کیا:

السلام علیک یا رسول اللہ

تو قبر مبارک میں سے جواب آیا، زور سے جواب آیا اور مسجد نبوی ﷺ میں جتنے عرب علماء بیٹھے ہوئے تھے، جتنے نمازی لوگ بیٹھے ہوئے تھے سب لوگوں نے اپنے کانوں سے وہ جواب سنا، پورے مدینہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ آج ہندوستان سے دیوبند کے ایک نوجوان عالم آئے انہوں نے سلام پڑھا اور ان کے سلام کا قبر مبارک میں سے جواب ملا۔

جواب کیا ملا؟ جواب ملا:

وعلیک السلام یا ولدی (اے میرے بیٹے! تیرے لئے بھی سلامتی ہو)

ایک تو جواب مل گیا اور دوسری یہ بات یقینی ہوگئی کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی حقیقت میں حضور ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

چونکہ وہ زمانہ کچھ نازک تھا، ہندستان میں جنگ آزادی آخری دور میں تھی اور مسٹر محمد علی جناح اور لیگ کے لوگ پاکستان الگ مانگ رہے تھے اور جمعیت علماء اور حضرت مدنیؒ اور دیوبند کے بزرگوں کا کہنا تھا کہ پاٹیشن نہیں ہونا چاہئے، ملک کے دو حصے نہیں ہونے چاہئے، پاکستان نہیں بننا چاہئے۔ جس کی ایک بڑی لمبی داستان ہے........

اس زمانہ میں مولانا حسین احمد مدنیؒ سفر کرتے (آج کے پاکستان میں جو پنجاب ہے، ہمارے ہندستان کا جو پنجاب ہے، ہریانہ ہے اور سندھ میں جاتے تھے) اور مسلمانوں کو سمجھاتے تھے کہ "بھائی! پاکستان الگ مت مانگو، ایک ملک رہنے دو" تو محمد علی جناح کی طرف داری کرنے والے لیگی مسلمان حضرت مدنیؒ کو گالیاں دیتے تھے اور حضرت کو کافر کہتے تھے، "شیخ الاسلام" کے بجائے "شیخ الاصنام" کہتے تھے اور اسی پنجاب کے لوگوں نے حضرت کے سامنے اپنی جوان لڑکیوں کو نچوایا بھی تھا۔

بعض لوگوں نے گستاخی کر کے حضرت کو یہ کہا کہ "تو حرامی کی اولاد ہے" تو وہ جو حرامی کی اولاد کا الزام حضرت پر لگا تو اس الزام کا جواب مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کی طرف سے مل گیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"حسین احمد کو حرامی مت کہو، یہ میرے خاندان میں سے ہے، پکے سید ہے اور حلالی اولاد ہے" حضور ﷺ نے یہ جواب دیا، یہ کتنے بڑے اکرام کی بات ہے کہ حضرت مدنیؒ کو قبر مبارک سے سلام کا جواب ملا۔

میرے گھر کی سعادت

میرے والد حضرت مدنیؒ کے عاشق تھے، خادم تھے، پڑھنے کے زمانہ میں دیوبند میں حضرت مدنیؒ کی خدمت کرتے تھے، گھریلو کام کاج کرتے تھے، دورۂ حدیث شریف کے بعد ایک سال مستقل حضرت مدنیؒ کی خدمت میں رہے، سفر میں، حضر میں ساتھ رہے۔

ہمارے یہاں گھر میں پہلے نمبر پر بڑی بہن صاحبہ کی ولادت ہوئی تو والد صاحب نے حضرت مدنیؒ سے نام کے لئے درخواست کی، تو حضرت نے دو نام لکھ کر دیئے ، ایک مریم، دوسرا خدیجہ۔

اللہ کے ولی حضرت مدنیؒ کی عجیب کرامت: ہمارے یہاں دو ہی بہنیں ہوئیں، اور والد صاحب نے اسی ترتیب سے پہلی بچی کا نام مریم اور دوسری کا نام خدیجہ رکھا، بڑی بہن کی ولادت کے بعد جب بڑے بھائی کی ولادت ہوئی تو والد صاحب نے پھر اپنے استاذ اور پیر حضرت مدنیؒ سے درخواست کی۔

حضرت مدنیؒ نے تین نام لکھ کر دیئے، احمد، محمد، محمود۔ اور حضرت مدنیؒ کی عجیب کرامت: ہمارے گھر میں ہم تین بھائی ہوئے، اور والدین نے حضرتؒ کی لکھی ہوئی ترتیب ہی سے نام رکھے۔

﴿حضرت مدنیؒ کے تبرکات﴾

حضرتؒ کے تبرکات میں حضرتؒ کی دی ہوئی عیدی کا روپیہ جو والد صاحب کو حضرتؒ نے دیا تھا، الحمد للہ وہ میرے پاس محفوظ ہے۔

اس سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اللہ تعالی کے نیک بندوں سے اپنی اولاد کے نام رکھوائیں اور اللہ والے جو نام دیوے وہ نام ہی رکھ لیوے۔

الغرض مدینہ منورہ میں جو آدمی درود پڑھے گا اس کو نبی کریم ﷺ خود جواب عنایت فرماتے ہے اور باقی پوری دنیا میں جو مسلمان درود پڑھے گا تو اللہ تعالی کے فرشتے وہ درود لے جا کر حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا دیں گے۔

اس لئے ہر مسلمان کو روزانہ جتنا ہو سکے اتنا زیادہ درود پاک پڑھنا چاہئے، جتنا درود زیادہ پڑھیں گے اتنی حضور ﷺ کی محبت زیادہ ہوگی، جتنا درود زیادہ پڑھیں گے اتنا حضو

رﷺ کا پیار اور عشق ہم کو نصیب ہو گا۔

﴿درود شریف کے فوائد﴾

درود کے بڑے فائدے ہیں:

"القول البدیع" میں ایک عجیب حدیث نقل کی گئی ہے، جب سے میں نے یہ حدیث پڑھی ہے اس پر الحمدللہ پابندی سے عمل کر رہا ہوں، آپ کو بھی بتلاتا ہوں اس امید سے کہ آپ بھی اس پر آج ہی سے عمل شروع کرو۔

﴿روزانہ پچاس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾

"القول البدیع" میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے، ہم میں سے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو حضور پاک ﷺ کی ملاقات نصیب ہو اور یہ بھی ہماری چاہت ہے کہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی ہم کو نصیب ہو۔

حدیث میں آتا ہے کہ:

"جو مسلمان روزانہ پچاس مرتبہ درود پڑھے گا، قیامت کے دن اس مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی ملاقات نصیب ہو گی"

پچاس مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھنے کا فائدہ اتنا بڑا ہے۔

﴿بیماری سے شفاء کے لئے درود شریف بہترین نسخہ ہے﴾

ایک درود شریف ہے جس کو کوئی بیماری ہو، چھوٹی بیماری ہو یا کوئی خطرناک بڑی بیماری ہو، اس درود کو شفا کی نیت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری سے شفا عطا فرمائیں گے، جیسی بیماری اس حساب سے اس درود پاک کو پڑھو، اگر چھوٹی بیماری ہے تو روزانہ تین (3) مرتبہ وہ درود پڑھو، بڑی بیماری ہے تو روزانہ گیارہ (11) مرتبہ

اکتالیس(41)مرتبہ،سو(100)مرتبہ جتنی آسانی سے اور پابندی ہو سکے، اتنا اس درود کو پڑھو لیکن طاق عدد پر(5،3،7،9،11،13،17،41،51،101 ایسے عدد پر۔)اس درود کا نام ہی ہے ''درود شفاء'' بہت چھوٹا درود ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ! جتنی بیماریاں ہیں اور جتنی دوائیں اتنی مرتبہ حضور ﷺ پر رحمت، برکت، سلام بھیجئے۔

حضور ﷺ پر درود ہوگا اور ہمارے لئے شفا کا کام ہو جائے گا۔

﴿حیرت انگیز واقعہ﴾

ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ وہ کشتی میں بیٹھ کر جا رہے تھے، طوفان آیا اور قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔

حضور ﷺ کی زیارت بعض کو خواب میں بھی ہوتی ہے اور ''جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً حضور ﷺ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان بھی حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا'' اور بعض اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کر لیتے ہیں۔

ہمارا جوڑا بھیل کا مدرسہ ہے اس کے جو اِس وقت کے مہتمم ہے، ان کے دادا (وہ بھی مہتمم تھے اور ان کا نام بھی وہی تھا، جوان کا نام ہے مولانا احمد بزرگ) واقعی اللہ تعالی کے بہت بڑے ولی اور بزرگ تھے، ان کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ حدیث شریف پڑھتے تھے تب پڑھتے پڑھتے بیداری میں جاگتے ہوئے سامنے نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتے تھے، جس وقت دیوبند میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ سے بخاری شریف پڑھتے تھے تب چار پانچ مرتبہ بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی سعادت

حاصل ہوئی، ایسے چوٹی کے وہ بزرگ تھے۔

جیسے ہمارا سلسلۂ چشتیہ ہے (جو ہندستان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے پھیلا) اسی طرح ایک سلسلہ ہے نقشبندیہ، ایک ہے سلسلۂ سہروردیہ، ایک ہے قادریہ (جو حضرت عبد القادر جیلانیؒ سے چلا) اسی طرح ایک سلسلہ ہے، سلسلۂ رفاعیہ دنیا میں آج بھی کہیں کہیں یہ سلسلہ ہے، سورت میں رفائی خانقاہ ہے، ایک خانقاہ بنگلور میں بھی ہے۔

حضرت رفائیؒ کا واقعہ

اس سلسلۂ رفاعیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے "سید احمد رفائیؒ" بہت عجیب وغریب اللہ تعالی کے ولی گذرے ہیں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ جب سید احمد رفائیؒ مدینہ منورہ قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا تو جالی میں سے حضور ﷺ کا نورانی ہاتھ باہر نکلا اور پوری مسجد آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ سے جگمگا اٹھی، چمک اٹھی اور سید احمدؒ نے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا پھر ہاتھ مبارک قبر مبارک میں واپس چلا گیا، ایسے بھی اللہ تعالی کے برگزیدہ بندے گذرے ہیں۔

علامہ جامیؒ کا عجیب قصہ

ایک بزرگ گذرے ہیں علامہ جامیؒ، یہ بھی بڑے عجیب وغریب انسان تھے، حضور ﷺ کی قبر مبارک پر محبت میں شاعری لے کر جارہے تھے کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر میں شاعری پڑھوں گا اور وہ شاعری ایسی عجیب شاعری لکھی کہ جب حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جارہے ہیں تو مکہ کے امیر نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی، حضور ﷺ نے خواب میں ان کو ارشاد فرمایا کہ: اس (جامی) کو مدینہ نہ آنے دیں، مکہ کے امیر نے ان پر پابندی لگادی، مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ کی طرف چل

دیے، مکہ کے امیر نے دوبارہ خواب دیکھا، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو، مکہ کے امیر نے دو آدمی دوڑائے اور شیخ جامیؒ کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، اور ان پر سختی کی اور جیل میں ڈال دیا، اس پر مکہ کے امیر کو تیسری مرتبہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جامی کوئی مجرم نہیں ہے، بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں، جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا، جس میں فتنہ ہوگا، اس پر ان کو جیل سے نکالا اور بہت اعزاز اور اکرام کیا گیا۔

بادشاہ نے معافی مانگی اور چھوڑ دیا۔

کیسے کیسے عاشق گذرے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضور ﷺ کا عاشق بنا دے (آمین) جو جتنا بڑا عاشق ہوگا وہ اتنا زیادہ درود پڑھے گا، اتنی زیادہ حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے گا۔

﴿درود تنجینا کی برکت﴾

تو ایک اللہ کے ولی کشتی میں جا رہے ہیں اور وہ کشتی ڈوب رہی ہے، حضور ﷺ نے خود ان کو فرمایا کہ: ”تم **درود تنجینا** پڑھو، تمہاری کشتی ڈوبنے سے محفوظ ہو جائے گی“

انہوں نے وہ درود پڑھنا شروع کیا، اللہ تعالیٰ نے اس درود کی برکت سے ان کی کشتی کو ڈوبنے سے سلامت رکھا اور صحیح سلامت وہ اپنے مقام پر پہنچ گئے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ فرمایا کرتے تھے کہ:

”اگر کسی مسلمان پر کوئی بڑی سے بڑی مصیبت آئے، ستر مرتبہ (70) یہ **درود تنجینا** پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور فرما دیں گے“

الحمد للہ! مجھے خود اس درود پاک کا تجربہ ہے، اس کو پڑھنے کی برکت سے مصیبت

کہاں جاتی ہے پتہ بھی نہیں چلتا ہے۔ آپ بھی یہ درود پاک یاد کرلو۔

اس کی فضیلت میں یہ بھی ہے کہ ”گھر میں لگا کر رکھوں گے تو اس درود کی برکت سے گھر میں بھی عافیت اور برکت رہے گی“

زیادہ نہیں تو روزانہ تین مرتبہ پڑھ لو اور دعاء کرو کہ اے اللہ! اس درود کی برکت سے الا بلا، مصیبت سے ہماری حفاظت فرمالے اور اللہ تعالی سلامت رکھے، لیکن کبھی کوئی مصیبت آئے تو اس درود شریف کو ستر مرتبہ (70) پڑھو، انشاء، اللہ اللہ تعالی اس مصیبت کو دور فرمادیں گے۔

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد صلاۃ تنجینا بھا من جمیع الاحوال والافات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر .

یہ ہے صلوۃ تنجینا، جس کو درود تنجینا کہا جاتا ہے۔ بہت سے اللہ کے ولیوں نے بڑے بڑے مقصد کے لئے اس کو آزمایا ہے، جو اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالی اس کو نوازتے ہیں، اس لئے اس کو یاد کرلو اور اس کے علاوہ بھی خوب درود پاک پڑھنے کا معمول بناؤ۔

اب دیکھو کہ درود شریف بہت سارے ہیں، آدمی سوچتا ہے کہ کونسا درود پڑھوں، نماز والا درود ”درود ابراہیمی“ وہ سب سے افضل درود ہے، اگر پڑھ سکو تو وہی پڑھنا چاہئے، ورنہ چھوٹے چھوٹے درود بھی حدیث شریف میں آئے ہیں، آپ اگر تین سو (300) مرتبہ پڑھنا چاہو تو پانچ چھ منٹ میں پڑھ سکتے ہو۔

ایک چھوٹا درود نسائی شریف کی حدیث میں آیا ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اسی طرح یہ درود شریف بھی ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

ایسے ہی یہ درود بھی ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

غرض یہ کہ اپنے معمولات میں درود پاک کو بڑھاؤ، جتنا درود پڑھیں گے اتنا ہمارے لئے دنیا اور آخرت میں بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ درود پڑھنے والا بنا دے (آمین)

کوشش یہ کرو کہ ہر جمعہ کی رات میں اور جمعہ کے دن میں ہم تین سو (300) مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

﴿صبح وشام دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾

حدیث شریف کی ایک کتاب ہے، جس کا نام ہے "مجمع الزوائد" اس میں حضرت ابو دردہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: صبح وشام دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھے گا، وہ قیامت کے دن میری شفاعت کو پائے گا۔

اسلئے اس مجلس کے ختم ہونے سے پہلے دس مرتبہ درود شریف پڑھ لو اور آج ہی سے اس پر عمل شروع کر دو صبح شام دس مرتبہ، انشاء اللہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ .

اللہ اور اللہ کے فرشتے اللہ کے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

اے ایمان والو! تم بھی خوب درود اور سلام بھیجو اللہ نبی ﷺ پر۔
اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ درود پڑھنے والا بنا دے۔ (آمین یا رب العالمین)

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین.